سِلسلۂ انجمن ترقیٔ اُردو نمبر ۱۱

قُطب مُشتری

تصنیف مُلّا وجہی مصنّف سب رس و شاعر

دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتّبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

آنریری سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو (ہند)

شائع کردہ

انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) نئی دہلی

سلسلۂ انجمن ترقئ اردو نمبر ۱۱

قطب مشتری

تصنیف ملّا وجہی مصنّف سب رس و شاعر

دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتّبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

آنریری سکرٹری انجمن ترقئ اردو (ہند)

شائع کردہ

انجمن ترقئ اردو (ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین قطب مشتری

مینیجر انجمنِ ترقیِ اردو (ہند) نے نئی دہلی سے شایع کیا

اور

خان صاحب عبداللطیف نے مطبع ترقیِ اردو دہلی میں چھاپا

مقدمہ

وجہی قدیم دکھنی اردو کا بہت بڑا ادیب گزرا ہے۔ اُسے نثر اور نظم دونوں پر بڑی قدرت تھی۔ اب تک اُس کی تین کتابیں دریافت ہوئی ہیں۔ ایک سب رس جو اس سے قبل انجمن کی طرف سے شایع ہو چکی ہے۔ ایک دوسری کتاب تاج الحقائق ہے اور وہ بھی نثر میں ہے۔ تیسری یہ مثنوی ہے جو **قطب مشتری** کے نام سے موسوم ہے۔

اس مثنوی میں سلطان محمد قلی قطب شاہ بادشاہ گولکنڈہ کے عشق کا حال ہے۔ قصّہ وہی قدیم طرز کا ہے۔ یعنے محمد قلی قطب شاہ کے باپ سلطان ابراہیم قطب شاہ کے کوئی بیٹا نہ ہوتا تھا۔ آخر بیٹا ہؤا، بڑی خوشیاں منائی گئیں، داد و دہش کی گئی۔ بڑے ہوئے، زمانے کے رواج کے موافق تعلیم دی گئی۔ ایک روز خواب میں ایک نازنین کو دیکھا، اس پر عاشق ہو گئے۔ اب جو آنکھ کھُلی تو نظروں میں وہی سماں تھا۔ روز بروز حالت خراب ہونے لگی۔ بہت کچھ سمجھایا، کچھ اثر نہ ہؤا۔ آخر اپنے ایک مشیر عطارد مصور کو ساتھ لے کر پورے ساز و سامان کے ساتھ اُس نازنین کی تلاش میں نکلے۔ رستے میں بڑی بڑی مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا ہؤا، غرض اس ہفتخواں کو طے کرکے

بنگالہ پہنچتے ہیں جہاں کی وہ رہنے والی تھی۔ دونوں میں محبت ہوجاتی ہی۔ اور شاہزادے صاحب اُسے لے کر گولکنڈہ آتے ہیں جہاں بڑے دھوم دھام سے شادی ہوتی ہی۔

یہ مثنوی جیسا کہ خود وجہی نے لکھا ہی، ۱۰۱۸ھ میں تصنیف ہوئی۔

تمام اِس کیا دیس بارا منے
سنہ ایک ہزار ہور اٹھارا بنے

یعنے ۱۰۱۸ھ میں بارہ دن میں لکھ کر پوری کردی۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ ۹۸۸ھ میں تخت نشین ہوئے اور ۱۰۲۰ھ میں انتقال کرگئے۔ اس سے ظاہر ہی کہ یہ مثنوی سلطان کے انتقال سے دو سال قبل لکھی گئی اور اِس وقت سلطان کے والد ابراہیم قطب شاہ زندہ نہ تھے اور اسی لیے اس مثنوی میں ابراہیم قطب شاہ کی جو مدح ہی وہ قصّے کے تعلق سے ہی نہ کہ شاہِ وقت ہونے کے لحاظ سے۔ اور محمد قلی قطب شاہ کی مدح اس لیے نہیں ہی کہ وہ خود قصّے کے ہیروٗ ہیں۔ "سب رس" عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں ۱۰۴۵ھ میں یعنے اس مثنوی سے ستائیس یا اٹھائیس برس بعد لکھی گئی۔ اس وقت ابراہیم قطب شاہ کو مرے ہوئے تقریبًا اٹھّاون برس ہوئے تھے۔ اس حساب سے یہ امر بہت مشتبہ ہی کہ وجہی نے ابراہیم قطب شاہ کا زمانہ دیکھا تھا یا اُس کے دربار سے کچھ تعلق تھا۔ البتہ یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہی کہ اُس کا بچپن ابراہیم قطب شاہ کے آخر عہد میں بسر ہؤا ہو۔

کیونکہ جس وقت اُس نے یہ مثنوی لکھی ہے وہ مشّاق شاعر تھا جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس نے پوری مثنوی بارہ دن میں کہ ڈالی

ایک قیاس اِس مثنوی کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس میں دربردہ سلطان محمد قلی قطب شاہ اور بھاگ متی کے مشہور عشق کی داستان بیان کی گئی ہے۔ وہ واقعہ بھی عالم شہزادگی کا ہے۔ ممکن ہے ایسا ہو، لیکن کتاب سے اس کا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا۔ مثنوی میں جو واقعات بیان کیے گیے ہیں، بھاگ متی کے عشق سے اُن کا کوئی تعلق نہیں پایا جاتا۔ وجہی کا مقصد اس مثنوی کے لکھنے سے بادشاہ کے حُسن و جمال، شجاعت اور لیاقت کی تعریف کرنا ہے اور بس۔

اگرچہ وجہی نے بہت کچھ دعوےٰ کیا ہے اور تعلّی کی لی ہے لیکن یہ مثنوی کوئی اعلیٰ پایہ کی نہیں ہے۔ ہاں اس اعتبار سے کہ قدیم ہے اور اُس زمانے کا ایسا مرتّب کلام کم ملتا ہے، قابلِ قدر ہے۔ چند شعر تعلّی کے ملاحظہ ہوں۔

نہ پہنچے نہ پہنچیا ہے گُن گیان میں ۔۔۔ سو طوطی منج ایسا ہندستان میں
جتے شاعراں شاعر ہو آئیں گے ۔۔۔ سو منج تے طرز شعر کا پائیں گے
دکھن میں جو دکھنی مٹھی بات کا ۔۔۔ ادا نیں کیا کوئی اِس دھات کا
یو بولیا ہوں سب گنج نارنج ہے ۔۔۔ اجھوں میرے دل میں بھوت گنج ہے
جو لک برس کوی ہرلیوے رنج کوں ۔۔۔ نہ پاویں کدھیں اس چھپے گنج کوں
ہوا جیو جب شعر یو بولنے ۔۔۔ خزینے لگیا غیب کے کھولنے
رتن یو اتھے دل کرے کھان میں ۔۔۔ وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں
گھر یو مرے یوں لگے جھمکنے ۔۔۔ کہ پانی ہو گئے موتی سیپیاں منے

اگر غوطے لک برس غوّاص کھائے   تو یک گوہر اِس دھات امولک نہ پائے

وجہی محمود اور فیروز کا جو اُس سے قبل گزرے ہیں بہت قائل ہے اور اُن کا ذکر بڑی تعریف اور ادب سے کرتا ہے۔ اِس موقع پر خواب میں فیروز کی زبانی اپنی تعریف میں یہ شعر کہتا ہے۔

کہ فیروز آ خواب میں رات کوں   دعا دے کے چومے مرے ہات کوں
کھیا ہے توں یو شعر ایسا سرس   کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
تو ایسی طرز دِل تے نپچا نوی   کہ دُسرے کریں سب تری پیروی
وجہی ترا ذہن جیوں برق ہے   تجے ہور بعضیاں میں لی فرق ہے
ترا شعر سُن دل پگلتا ہے یوں   کہ پانی تنے ابلوج گلتا ہے جیوں
تو وجہی کھیا شعر کی دھات کا   ہوا زیاست تج تے مزا بات کا

گو یہ مثنوی اعلیٰ پایہ کی نہ ہو، تاہم اِس میں بعض باتیں بڑی خوبی کی ہیں؛ نمونے کے طور پر چند ایک کا ذکر یہاں کرتا ہوں۔ لیکن پڑھتے وقت یہ بات نہ بھولنی چاہیے کہ یہ مثنوی اب سے تقریباً تین سو چالیس برس پہلے کی لکھی ہوئی ہے۔

اُس کتاب میں وجہی نے ایک باب "در شرح شعر" کے عنوان سے لکھا ہے۔ اِس میں وہ بتاتا ہے کہ شعر کی اصل خوبی کیا ہے اور اُس میں کیا کیا جوہر ہونے چاہییں۔ سب سے پہلی بات وہ یہ کہتا ہے کہ شعر سلیس ہونا چاہیے۔ زیادہ کہنے کی ہوس نہ کر، ایک شعر کہہ پر اچھا کہہ، مگر اس میں کچھ نزاکت ہونی چاہیے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ شعر کہنے میں سب سے بڑی مشکل یہ آ پڑتی ہے کہ لفظ اور معنی میں ایسا ربط ہو کہ دونوں مل کر ایک جان ہو جائیں۔ لفظ موزوں

اور منتخب اور معنی بلند ہوں - معنی میں اگر زور ہی تو بات کا مزہ ہی اور ہو جاتا ہی - البتہ اس کا سنوارنا ضروری ہی، مثلاً اگر کوئی محبوب حسین ہی تو سنوارنے سے نورٌ علیٰ نور ہو جائے گا - ایک بات بڑی اچھی یہ کہی ہی کہ شعر میں کوئی جدت ہونی چاہیے- دوسروں کی تقلید کرنی آسان ہی لیکن شاعر وہی ہی جو اپنے دل سے نئی بات پیدا کرتا ہی - کہتا ہی کہ میں تو اُس رنگین بات کا قائل ہوں جو دل میں جاکر بیٹھ جائے، جس سے دل میں ولولہ پیدا ہو اور آدمی سُن کر اچھل پڑے -

اب ان باتوں کو خود اس کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے -

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات	کہ ہی فائدہ اس منے دھات دھات
جو بے ربط بولے تو بیتاں پچیس	بھلا ہی جو یک بیت بولے سلیس
جسے بات کے ربط کا فام نیں	اُسے شعر کہنے سوں کچ کام نیں
نکو کر تو لئی بولنے کا ہوس	اگر خوب بولے تو یک بیت بس
ہُنر ہی تو کُچ نازکی برت یاں	کہ موٹاں نہیں باندتے رنگ کیاں
وو کُچ شعر کے فن میں مشکل اچھے	کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے
اُسی شعر کو لفظ میں لیائیں توں	کہ لیایا ہی اُستاد جس لفظ کوں
اگر فام ہی شعر کا تجکوں چھند	چُنے لفظ لیا ہور معنی بلند
رکھیا ایک معنی اگر زور ہی	ولے بھی مزا بات کا ہور ہی
اگر خوب محبوب جیوں سور ہی	سنوارے تو نورٌ علیٰ نور ہی
ہنر مشکل اُس شعر میں یوچ ہی	کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سولی
یو سب شعر کہتے یو سب شعر نئیں	کہ بولاں گدھر اور معنی کہیں

جو کرتا یکس کا ہنر دیک کر ہنروند اسے نیں کتے ہی ہنر
نوا دِل تے لیانا ہی مشکل گنا کہ آسان ہی دیک کر بولنا
ہنروند اُس کوں کھیا جائے گا جو کوئی اپنے دِل تے نوا لیائے گا
فرق ہی اول ہور آخیر میں تفاوت اہی نیر ہور شیر میں
دیوانا ہوں میں اُس رنگی بات کا کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ
کہاں بات وو چنچل ہور چُلبُلی کہ دل کوں نہواں سوں کرے گُدگُلی
مری بات سُن بات اِس دھات بول کہ جیو کوں خوشی ہور دِل کوں کلول
سخن گو وہی جس کی گفتار تھے اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار سَتے
شعر بولنا گرچہ اپروپ ہی ولے فامنا کہنے تے خوب ہی

وجہی کا کلام بہت سلیس، صاف اور ستھرا ہی، البتہ زبان قدیم ہی اور وہ اُس کی اپنی اور اپنے زمانے کی زبان ہی، اس لیے متروک اور قدیم الفاظ اور محاوروں کی وجہ سے ہمیں مشکل معلوم ہوتی ہی۔ بعض بعض مقامات پر اُس نے بعض خیالات بڑی خوبی سے بیان کیے ہیں۔ مثلاً عشق کی تعریف میں چند شعر کہے ہیں مگر خوب ہیں۔ دو ایک مثالیں اور یہاں لکھتا ہوں۔

عطارد نقاش جس سے شہزادہ اپنے عشق کے معاملے میں مشورہ کرتا ہی، اس بات کو بیان کرنا چاہتا ہی کہ دنیا میں حسین بہت سے ہیں، کسی میں کوئی خوبی ہی کسی میں کوئی۔ میں کسے اچھا کہوں اور کسے بُرا۔ سب اپنی اپنی جگہ اچھے ہیں۔ لیکن اصل یہ ہی کہ سب سے حسین وہی ہی جو دل کو بھا جائے۔ وہ حسینوں کو پھول سے تشبیہ دے کر یوں کہتا ہی۔

پھلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے — کہ یک رنگ یک روپ یک دھات ہے
کسے باس ہے ہور کسے رنگ ہے — کسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہے
کسی ہیں سو چھند بند ہور ناز بھوت — کسی ہیں صورت شکل کا ساز بھوت
کسے ہیں بُرا کوں کسے ہیں مراووں — کہ خوباں ہے شہ خوب سب اپنے ٹھاووں
نہیں باس سُنبل کی نرگس منے — جو اِس ہیں اہے سو نہیں اُس منے
نہ یک جنس لگ جنس محبوب ہے — جو بھاوے اپس کوں وہی خوب ہے
جو عاشق لبدتا ہے دیک آس تے — وہ کچھ خارج ہے رنگ اور باس تے

شہزادہ جب اپنے باپ سے تلاش معشوق کے لیے جانے کی اجازت مانگتا ہے تو بادشاہ طرح طرح سے اُسے سمجھا کر اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے۔

توں سورج نکو دور ہو اسمان تے — توں ہیرا اہے نا بچھڑ کھان تے
توں پھل ہور ہے ٹھانو تج پھول بن — توں سرو ہور جاگا ہے تیرا چمن
توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہے — تو جم جیو تج تھے مرا جمع ہے
نکوں کر پریشان دل جمع کوں — نکو توں بجھا جھمکتی شمع کوں
جسے یار کہتے سو کئیں یار نیں — اگر ہے تو بھی کوئی وفادار نیں
وفادار سو یار کرتار ہے — توں اُس سات ہو یار اگر یار ہے

یعنے وہ یہ کہتا ہے کہ تو سورج ہے آسمان سے دور نہ ہو۔ تو پھول ہے اور تیرا مقام پھول بن (باغ) ہے، تو سرو ہے اور تیری جگہ چمن میں ہے۔ تو شاہی بزم کی شمع ہے، تو سدا سلامت رہے کہ تو ہی میری پونجی ہے۔ تو اپنے دل کو پریشان نہ کر اور خاطر جمع رکھ اور روشن شمع کو نہ بجھا۔ جسے یار کہتے ہیں وہ کہیں نہیں پایا جاتا

اور کہیں ہی تو وفادار نہیں۔ اگر کوئی وفادار یار ہی تو وہ خدائے پروردگار ہی، تجھے یاری کرنی ہی تو اُس سے کر۔

جب شہزادہ رخصت ہوتا ہی تو وہ مقام کسی قدر دردناک ہوجاتا ہی۔ شہزادہ ماباپ سے کہتا ہی کہ میں دل کے ہاتھوں لاچار ہوں اور اب نہیں رہ سکتا۔ یہ شعر موقع کے لحاظ سے نہایت سچّے اور پُراثر ہیں۔

نکلنا کسے گھر سے بھاتا اہی | منجے دل یوستمی لجاتا اہی
کتا میں رکھوں دل کو رہتا نہیں | یو کیا بھید ہی کوئی کہتا نہیں
بھوت منج کوں لگتا اہی یو عجب | کہ آدم پہ غالب ہی دل کیا سبب
منجے یاں رہنا بھوت مُشکل اہی | کہ اِتنا کیا سب سو یہ دل اہی

ایک مقام پر باغ کی کیفیت اس طرح لکھی ہی:-

یکایک دسیا ایک نزدیک باغ | ہوا اُس کی باساں نتے تر سب دماغ
کہ پاتاں کے پردیاں کو سب پھاڑ کر | پُھلاں جھانکتے تھے سراں کاڑ کر
دو بازو دو دھر جھاڑ دورست ہو | پون مدسوں ڈُلتے تھے سب مست ہو
سرو داں سو مرغاں کے نالے تھے واں | صُراحیاں کلیاں، پھول پیالے تھے واں
سو رنگ سانولے خوب پاتاں بھرے | ندیم ہو کے بلبل جو چالے کرے
سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس | پکڑ پیٹ لُڑنے لگے ہنس ہنس
دو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر | اُچھلتے اتھے مست ہو ڈالیاں اُپر
بھنور جھونڈ ہو بن میں گُھمتے اتھے | سو پھولاں کرے مو کھ چُمتے اتھے
چمن تر نہ شبنم کے ہی آب سوں | کہ موں دھوئے ہیں پھول گُلاب سوں
برگ بار آئے ہیں اِس دھات سب | کہ چُھپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب

خزاں کوں نہ تھا آنے اِس ٹھارٹھار　　بہار ہور بھیترا تھا سب بہار

یعنے قریب ایک باغ نظر آیا جس کی خوشبوؤں سے دماغ معطر ہوگئے - پھول، پتّوں کے پردوں کو پھاڑ کر سر نکال نکال کے دیکھ رہے تھے - دونوں طرف پیڑوں کی دو قطاریں تھیں جو ہوا کی مستی سے جھوم رہے تھے - پرندوں کے نالے سرود تھے، کلیاں صراحیاں تھیں اور پھول پیالے تھے - باتونی خوش رنگ سانولی بلبلیں وہاں ندیم تھیں اور طرح طرح کے ناز و انداز کر رہی تھیں جنھیں دیکھ کر مور، طوطے، کبک اور ہنس مارے ہنسی کے لوٹے جاتے تھے - وہ سب بلبلوں کے ناز وانداز سے خوش ہوکر ڈالیوں پر مست ہو ہوکر اچھلتے تھے - بھونروں کے جُھنڈ گھومتے پھر رہے تھے - چمن اوس سے بھیگا ہؤا نہ تھا بلکہ پھولوں نے گلاب سے منہ دھوئے تھے - پھول اور پھل اس کثرت سے آئے ہیں کہ پتے پھولوں کے تلے چھپ گئے ہیں - خزاں کو اس مقام پر آنے کی اجازت نہ تھی اور اندر اور باہر بہار ہی بہار تھی -

عطارد مشتری کے محل میں نقاشی کرتا ہی، اُسی نقش و نگار میں وہ چالاکی سے شہزادہ (قلی قطب شاہ) کی تصویر کھینچ دیتا ہی - جب مشتری نقش و نگار دیکھنے آتی ہی تو اس کی نظر اُس تصویر پر بھی پڑتی ہی اور پہلی ہی نظر میں تیرِ عشق سے گھائل ہوجاتی ہی اور بے ہوش ہوکر گر پڑتی ہی - دائی یہ حال دیکھ کر بہت پریشان ہوتی ہی اور ہوش آنے پر اصرار کرکے پوچھتی ہی کہ یہ کیا ہؤا - پہلے پہل وہ بتانے سے انکار کرتی ہی لیکن جب دائی نے بہت اصرار کیا اور پُھسلایا تو جو

بات تھی وہ کہہ دی ۔ دائی بھی تصویر دیکھ کر ششدر رہ جاتی ہے، لیکن نصیحت کے طور پر کہتی ہے ۔

اصل اشعار

تو چنچل چستر نار اتنی سی ہے
بڑی چھند بھری بھوت فتنی سی ہے
یو کیسا اہے عشق جو توں کری
بھلی ہے توں شاباش جو نیں ڈری
پرت پنت میں تو نوی آئی ہے
اجھوں نیہ کے چرکے نہیں پائی ہے
عشق بازی دھن کچھ کھنا کام نیں
نھنی ہے تو اجنوں تجے فام نیں
کچی توں تجے بُد کچی آئی ہے
کہ کانداں کے نقشاں سوں جیو لائی ہے
توں اِس نقش سو عشق سازی اہے
یو نیہ نیں ہے طفلاں کی بازی اہے
عشق کیا ہے کر کے پچھانی ہے توں
گڑیاں کا اگر کھیل جانی ہے توں
انگے عشق کیا ہے سو جانے گی توں
بڑی ہووے گی تو پچھانے گی توں
توں صورت ستی جیو کیا لائی ہے

مطلب

تو اتنی سی بڑی چالاک اور چلتر ہے
تجھ میں بڑے گن بھرے ہوئے ہیں اور بڑی فتنہ ہے
یہ کیسا عشق ہے جو توں نے کیا ہے
شاباش تجھ پر جو ذرا نہیں ڈری
محبت کے کوچے میں تو نئی نئی آئی ہے
ابھی تو نے عشق کے چرکے نہیں کھائے ہیں
عشق بازی کوئی معمولی بات نہیں
تو ابھی بچی ہے تجھے ابھی سمجھ بوجھ نہیں ہے
تو خود بھی کچّی ہے اور تیری عقل بھی کچّی ہے
کہ دیوار کی نقاشی سے دل لگایا ہے
تو نے اس نقش سے عشق بازی کی ہے
یہ عشق نہیں ہے بچوں کا کھیل ہے
تو نے عشق کیا سمجھ کر کیا ہے، کیا
تو اسے گڑیوں کا کھیل سمجھی ہے
عشق کیا ہے یہ آگے چل کر معلوم ہوگا
بڑی ہوگی تو سمجھے گی کہ یہ کیا ہے
تو نے صورت سے کیا دل لگایا ہے

توں صورت منے معنی کیا پائی ہی
اگر معنی سوں جیو توں لائے گی
تو صورت تھے پھل بھی توں کچ پائے گی

تو نے صورت میں کیا جوہر دیکھا ہی
اگر تو حُسن سیرت سے دل لگائے گی
تو پھر صورت سے بھی کچھ پھل پائے گی

اس کے جواب میں مشتری کہتی ہی کہ میں نے اس صورت میں کچھ حُسن سیرت بھی دیکھا ہی تبھی تو اس سے دل لگایا ہی - میرا تو یہ حال ہی اور اُس پر تو میرے پیچھے پڑی ہی - سچ ہی دنیا میں کوئی کسی کا نہیں - تیری یہ دلسوزی مجھے اچھی نہیں لگتی، میں دیوانی ہوں مجھے پند نہیں بھاتی - غرض اس طرح کہتے کہتے آخر میں یہ کہتی ہی -

اصل

غرض ایسی باتاں سے کیا ہی تجھے
نصیباں منے تھا سو انپڑیا مجھے
نہ کوئی عشق کوں لانہارا اہے
کہ یو عشق آپے آنہارا اہے
جہاں عشق ہی واں ہی حیران سب
اخل ہور فہم سُدّبد گیان سب
نہ جاسی پرت منج تے اب چھوٹ کر
کہ دل لے گیا ہی مرا لوٹ کر
یو فریاد میں کس کنے جا کروں
نہ ہونا اتھا ہور ہوا، کیا کروں

مطلب

تجھے ایسی باتوں سے کیا حاصل
جو میرے نصیبوں میں تھا وہ مجھے ملا
عشق کسی کے لانے سے نہیں آتا ہی
یہ تو خود بخود ہی آتا ہی
جہاں عشق ہی وہاں سب حیران ہیں
عقل فہم سُدبُد علم سب جاتے رہتے ہیں
اب محبت مجھ سے نہیں چھوٹ سکتی
وہ میرا دل لوٹ لے گیا ہی
اب میں اپنی فریاد کس کو جاکر سناؤں
جو نہ ہوتا تھا وہ ہوگیا، اب کیا کر سکتی ہوں

اس میں خوبی یہ ہی کہ دونوں کی گفتگو موقع کے مناسب اور

موافق فطرت ہی اور کسی قسم کا تصنّع یا تکلّف نہیں پایا جاتا۔ اس قسم کی باتیں وہ بے تکلفی سے کئی جگہ لکھ گیا ہی مثلاً

اصل

جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز
تو معشوق کرتا ہی تیڑ پیچ ناز
کہ خوباں ہیں عادت سو اِس دھات ہی
چھپی نیں ہی مشہور یہ بات ہی

مطلب

جب عاشق عاجز ہو کر نیاز دکھاتا ہی
تو معشوق ناز سے ٹیڑھی ٹیڑھی باتیں کرتا ہی
کہ حسینوں میں اس قسم کی عادت ہوتی ہی
یہ بات چھپی نہیں سب جانتے ہیں

شہزادے کے ہجر میں مشتری کی بیتابی اور اس کی آہ و فریاد کا بیان خوب لکھا ہی۔

کہاں ہی وہ شہ زر ملا نو جواں
کہاں ہی وہ شہ گنونتا گُن ندھاں
کہاں ہی وہ لالن مٹھی چال کا
کہاں ہی وہ ساجن لنبے بال کا
کہاں وہ چتُر چنچلا من ہرن
کہاں وو سُگھر اچپلا ہی سجن
نہ مُنج دیس ہی سُکّھ نہ مُنج رات
نجانوں کہ گمتا ہی شہ کس سنگات
جکوی نار اُس کن ہی اُس نار تھے
منجے رشک آتی ہی اِس ٹھار تے
ہوے جل کُجل نین دیدار باج

وہ بے مثل نوجوان شہ کہاں ہی
وہ گُن بھرا ہنر کا گنج کہاں ہی
وہ دلکش چال والا محبوب کہاں ہی
وہ لمبے بالوں والا معشوق کہاں ہی
وہ چنچل چالاک دل رُبا کہاں ہی
وہ باسلیقہ اچپل کہاں ہی
مجھے نہ دن کو سکھ ہی نہ رات کو
نہ معلوم شہ کس کے ساتھ عیش کر رہا ہی
اگر اس کے ساتھ کوئی عورت ہی تو میں
یہیں سے اُس عورت پر رشک کرتی ہوں
میری آنکھیں تیرے دیدار بغیر جل بجھی ہیں

یکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج
رتن تھے سو تن پر انگارے ہوے
کہ مُکھ چاند آنجھو سو تارے ہوے
ہریک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہی
سُنا تھا اول سو اتال آگ ہی
کہی شاہ کے تیں سو دھن یاد کر
دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر
مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہی
کہ تن منج کنے جیو تج پاس ہی
چُھڑا مُنج برھے کے تو جنجال تھے
توں غافل نکو اچ مرے حال تھے
کیا ہی برہ زیاستی داد دے
پریشان ہی جیو دل شاد دے
کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج مُنج
عجب کام آکر پڑیا آج منج
محبت میں جو زیاست سو زیاست ہی
کہی بات میں راست ہور راست ہی

اب میں یار کے بغیر اکیلی کب تک رہوں
تن پر جو جواہر ہیں وہ انگارے معلوم ہوتے ہیں
چہرہ چاند اور آنسو تارے ہیں
میرے تن کا ہر ایک رُواں مثل ناگ کے ہی
پہلے سونا تھا اور اب آگ ہی
اس حسینہ نے شاہ کو یاد کرکے کہا
کہ اے شہ مرے دُکھے دل کو شاد کر
مجھے تیرے ملنے کی بہت آس ہی
میرا تن تو میرے پاس ہی اور دل تیرے پاس
تو مجھے فراق کے جنجال سے چھڑا
اور میرے حال سے غافل نہ رہ
فراق نے مجھ پر ظلم کر رکھا ہی تو داد کو پُہنچ
میرا دل پریشان ہی تو اُسے شاد کر
کیونکہ تیرے سوا کوئی میری داد کو پہنچنے والا نہیں
مجھ پر اب بُرا وقت آ پڑا ہی
بڑا وہی ہی جو محبت میں بڑا ہی
میں نے یہ سچی بات کہی ہی اور یہ سچ ہی

تشبیہیں اور استعارے بھی بہت صاف اور دلچسپ لکھے ہیں۔ مثلاً زلفیں چہرے پر بکھر گئی ہیں تو اُن کالے بالوں میں دو آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے دو مچھلیاں جو جال میں پھنس گئی ہوں،

اچھیں نین اِس کیس کالے منے
کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے

اسی کی تشبیہ ایک دوسری طرح بیان کرتا ہے کہ آنکھیں بالوں میں اس طرح چمکتی ہیں جیسے بادلوں میں بجلی،

اُچھلتیاں ہیں بجلیاں ابھالاں تلے
کہ نیناں جھمکے ہیں بالاں تلے

معشوق کے بدن پر گوہر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے سرو پر جگنو،

سو دھن کے تن اوپر دسے یوں گہر
کہ بیٹھے ہیں جگنے مگر سرو پر

معشوق گھوڑے پر سوار ہوتی ہے تو اس کی کئی تشبیہیں دی ہیں جیسے دھوئیں میں روشن انگارہ یا ناگ کے سر پر من یا جیسے کوّے پر مور بیٹھا ہو یا جیسے اندھیری رات میں مشعل۔

ہوئی سار شبرنگ تزنگ ہر دو نار
دھویں میں اچھیں جیوں جھمکتا انگار
پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر
کہ طاؤس بیٹھا مگر کاگ پر
سو شبرنگ تزنگ پر اچھے نار یوں
کہ مشعل دسے رات اندھاری میں جیوں

پیٹھ پر پڑی ہوئی چوٹی کو لکھتا ہے کہ گویا تختی پر خط ثلث کا الف ہے۔

رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھب سوں آ
پٹی پر اچھے جیوں الف ثُلث کا

ایک جگہ لکھتا ہے کہ بادشاہ کے انصاف سے دکھن ایسا آباد ہے جیسے پانی سے چمن،

بساشہ کے انصاف تے یوں دکھن
کہ بستا ہی پانی سے جوں پھول بن

کہیں کہیں دکھنی یا عام ضرب الامثال بھی استعمال کی ہیں مثلاً

یہ قصّا وہ مسلا ہوا دکھنی
بھروسے کرے بھینس کٹڑا جنی

یا

وہ قصّا کہ مسکے کوں دانت آئے ہیں

یا

کوا کھودے پر کاج اپے ڈُب مرے

یا

اگے بائیں ہی ہور پیچھیں کوا

قدیم دکھنی شاعر شعر کے وزن کی خاطر لفظ کو بُری طرح توڑ مروڑ دیتے ہیں۔ ضرورت شعری ایک چیز ہی لیکن یہ حضرات حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

ان کے ہاں حرف کا گر جانا معمولی بات ہی جیسے

توں آدم کے فرزند کوں کھانے مدام
ہنر سیک ہنروند ہوا سب منے

ان دونوں مصرعوں میں د گر جاتی ہی۔

جکوئی یار سوں اختیار ہوے گا

اس میں ہ صاف اُڑ گئی ہی

مجھے سوں ہی اُس رنگ بھرے گال کی
دو رنگ تھے اُسے رنگ سیہ ہور سفید

ان دونوں مصرعوں میں گ غائب ہی۔ غرض اس قسم کی مثالیں بہت ہیں۔

حرکات و سکنات میں بے تکلف ردّ و بدل کر دیتے ہیں۔ مثلاً اس مثنوی میں آپ دیکھیں گے کہ عقل، فکر، وقت، صبح، مرد، عشق، اصل، شرم، شرط، طرز، درد، شعر کے درمیانی حروف کو فتح کے ساتھ استعمال کیا ہی، اسی طرح جہاں فتح ہی وہاں ساکن کر دیتے ہیں جیسے غرض کو غرْض۔

اسی طرح وہ ضرورت کے وقت آمالہ اور حذف کو بھی کام میں لاتے ہیں، مثلاً

کروڑ	کو	کرُڑ
عطارد	"	عطارید
بہر	"	بسیر
سورج	"	سوریج
تُج	"	تجّ، توج
کُچ	"	کچھّ، کوچ
بغیر	"	بغر

بعض اوقات لکھتے تو پورا لفظ ہیں مگر پڑھتے اُسے حذف کے ساتھ ہیں جیسے کوئی کو کُئی یا صورت کو صُرت۔ یہ سب ضرورتِ شعری میں داخل ہیں۔

قدیم دکھنی شاعروں اور ادیبوں میں ایک بات اور پائی جاتی ہے کہ لفظ جیسے وہ بولتے ہیں ویسے ہی لکھتے بھی ہیں۔ جیسے :-

مُلمّا	بجائے	مُلمّع
اخل	"	عقل
صفے	"	صفحے
خیریز	"	خارج
وخت	"	وقت
منا	"	منع
نخش	"	نقش
مستید	"	مستعد
نفا	"	نفع
وضا	"	وضع
مُلاذا	"	ملاحظہ

قدیم دکھنی کتابیں پڑھتے وقت ایک بات کا اور خیال رکھنا چاہیے کہ اُس وقت بہت سے الفاظ کا تلفظ آج کل کے تلفظ یا تحریری صورت سے مختلف تھا۔ مثلاً ان کی ماضی مطلق میں آخری آ سے پہلے یؔ ضرور ہوتی ہے جیسے ملیا، رھیا، سُنیا وغیرہ، لیکن ان لفظوں کے تلفظ میں یؔ کا تلفظ الگ نہیں ہے بلکہ یہ یائے مخلوط ہے اور اپنے پہلے حرف سے مل کر بولی جاتی ہے یعنے اس طرح کہ وزن میں ملا اور ملیا، سنا اور سنیا ایک ہوں گے۔

یہی حال جمع کا ہے۔ دکھنی جمع آںؔ سے بنتی ہے جیسے

ہتیاں (ہاتھی) بڈھیاں (بڈھے) وغیرہ - ان کی ی کی بھی مخلوط سمجھنے چاہییے -

اگر ان چند باتوں کا خیال رکھا جائے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہی تو بعض مصرعے جو بظاہر ناموزوں معلوم ہوتے ہیں ناموزوں نہیں رہیں گے -

مثنوی کے بیان میں موقع موقع سے چند غزلیں بھی آگئی ہیں۔ یہ غزلیں خود وجہی کی ہیں - ان میں زبان اور خیال دونوں اعتبار سے ہندی کا پورا اثر پایا جاتا ہی - زبان سادہ اور شیریں ہی، الفاظ زیادہ تر ہندی ہیں اور بعض فارسی عربی لفظوں کو ہندی لب و لہجے میں ڈھال کر ہندی بنالیا ہی - عاشق عورت ہی اور مرد معشوق - فارسی ہندی الفاظ کا تناسب ایک اور اڑھائی کا پڑتا ہی - اور یہی ساری مثنوی کا حال ہی - یہ گویا اردو کی ابتدائی ترقی یافتہ صورت ہی -

اس مثنوی سے ایک یہ بات بھی معلوم ہوتی ہی کہ وہ اپنا تخلص "وجہی" اور "وجیہی" دونوں طرح لکھتا ہی -

یہ مثنوی میں نے دو نسخوں سے مرتّب کی ہی - ایک قلمی نسخہ میرے پاس ہی جو بہت پُرانا معلوم ہوتا ہی لیکن ناقص اور نامکمل ہی اور اوّل و آخر اور بیچ بیچ میں سے ورق غائب ہیں - دوسرا نسخہ برٹش میوزیم لندن کا ہی جس کا عکس منگا لیا گیا تھا - ان دونوں نسخوں سے مقابلہ کرکے یہ نسخہ ترتیب دیا گیا ہی - چونکہ میرا نسخہ ناقص ہی اس لیے بعض لفظ اور بعض مصرعے صاف نہیں ہوئے اور جیسے برٹش میوزیم کے نسخے میں تھے ویسے ہی لکھ دیے گئے۔

جہاں تک میرے نسخے نے ساتھ دیا تصحیح میں دقّت نہیں ہوئی۔ میرے نسخے کی دو خصوصیتیں قابلِ ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ زیادہ بڑا ہے یعنے اس میں بعض بیان ایسے ہیں جو برٹش میوزیم کے نسخے میں نہیں۔ مثلاً سفر میں شہزادے کو جو مہمیں پیش آئی ہیں وہ لندن والے نسخے میں صرف دو ہیں، اژدہے اور دیو کی لڑائی۔ لیکن میرے نسخے میں سیمرغ کا بھی مقابلہ ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی مقامات میں اضافہ ہے۔ اگر یہ بیانات مکمل ہوتے تو میں مثنوی کے متن میں شامل کردیتا، اس لیے مجبوراً جتنا حصہ موجود ہے وہ ضمیمے کے طور پر اضافہ کردیا گیا ہے۔ بعض بعض مقامات پر اشعار بھی زیادہ ہیں، وہ شعر داخل کردیے گئے ہیں اور اُن کے شروع میں (ن) لکھ دیا گیا ہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ یہ میرے نسخے سے لیے گئے ہیں۔ میرے نسخے میں ایک غزل بھی زائد نکلی جو داخل کردی گئی ہے۔ کتاب کے حاشیہ میں جو لفظ دیے گئے ہیں وہ میرے نسخے میں ان لفظوں کا بدل ہیں جو برٹش میوزیم کے نسخے میں ہیں اور پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ میرے نسخے کے لفظ زیادہ مناسب اور برمحل ہیں۔ ایک دوسری خصوصیت میرے نسخے کی یہ ہے کہ اُس کا رسم خط عجیب قسم کا ہے۔ خط نسخ ہے لیکن الفاظ میں اکثر حروف علت کا کام اعراب سے لیا ہے۔ خصوصاً اُن حروف علت کے لیے جو لفظ کے آخر میں آتے ہیں۔ مثلاً اس مصرع کو "جو بے ربط بولے تو بیتاں بچیس" یوں لکھا ہے "جوبِ ربط بولِ نوں بیتاں بچیس"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

حمد

توں اول توں آخر توں قادر اچھے
توں مالک توں باطن توں ظاہر اچھے

توں مُحصی توں مبدی توں واحد سچّا
توں توّاب توں رب توں ماجد سچّا

توں باقی توں مُقسِم توں ہادی توں نور
توں وارث توں منعم توں بر توں صبور

توں ستّار ہور توں سو جبّار ہے
توں وہّاب ہور توں سو قہّار ہے

توں رزّاق ہے ہور تو تِھیں عظیم
توں فتّاح ہے ہور تو تِھیں علیم

توں قدّوس ہے ہور تو تِھیں سمیع
توں قیّوم ہے ہور تو تِھیں بدیع

توں رافع اچھے ہور تو تِھیں علی
توں جامع اچھے ہور تو تِھیں ولی

تُھیں ہے ملک ہور تو تِھیں سلام
تُھیں ہے مُہیمن تو تِھیں نیکنام

تُھیں ہے معز ہور تو تِھیں بصیر
تُھیں ہے مُذل ہور تو تِھیں خبیر

تُھیں حافظ ہے ہور تو تِھیں حبیب
تُھیں حق اچھے ہور تو تِھیں منیب

تُھیں ہے خلیل ہور تو تِھیں کریم
تُھیں ہے عزیز ہور تو تِھیں حکیم

تُھیں باسط ہے ہور تو تِھیں قریب
تُھیں قابض ہے ہور تو تِھیں مُجیب

تُھیں ہے لطیف ہور تو تِھیں غفور
تُھیں ہے حفیظ ہور تو تِھیں شکور

تُھیں ہے حلیم ہور تو تِھیں شدید
تُھیں ہے قوی ہور تو تِھیں مجید

تُھیں حیّ ہور تو تچ ستّار ہے
تُھیں مُحی ہور تو تچ غفّار ہے

میں نے اس رسم خط کا عکسی نمونہ بھی کتاب میں دے دیا ہے۔

چونکہ کتاب قدیم زبان میں ہے، اس میں بہت سے نامانوس اور غریب الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا سمجھنا دشوار ہے، خاص کر ٹھیٹ دکنی لفظ جن کا سمجھنا سب سے مشکل ہے۔ اس لیے کتاب کے آخر میں ایسے الفاظ کی ایک فرہنگ بھی لکھ دی ہے۔

باوجود احتیاط کے چھپنے میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ بعض غلطیاں ایسی ہیں جو چھپنے کے بعد معلوم ہوئیں۔ اس لیے غلط نامہ بھی آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ قدیم زبان کی کتابوں کا صحیح چھپنا ویسے بھی دشوار ہے۔

عبدالحق

آنریری سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو

حیدر آباد دکن

یکم اگست ۱۹۳۵ء

تُہیں واحد ہے ہور تُہیں احد — تُہیں مُقسِط ہے ہور تُہیں صمد
تُہیں ہے وکیل ہور تُہیں شہید — تُہیں ہے مُعید ہور تُہیں حمید
رؤف ہور رشید ہور مانع تُہیں — ودود ہور غنی ہور نافع تُہیں
کبیر ہور واسع ہے سبحان توں — کریم ہور رحیم ہور رحمان توں
ممیت ہور متیں مغنی ہور ضار توں — مقدم مؤخر ہے کرتار توں
اسے توں اٹھاتوں اچھیگا تُہیں — رچے توں رچیا توں رچیگا تُہیں
ہمیں عین توں اس ہیں ہے عین نور — توں نزدیک ہمارے ہمیں تجھتے دور
گمے رات دن یوں ہمن سنگ توں — کہ جیوں نیر ملکر اچھے رنگ سوں
توں اچنا اچھے جیو جیوں دل بھتر — ہمیں ڈھونڈتے تج کدھر کا کدھر
بیتا توں[1] ہے نزدیک جانے نہ کوئی — قدیم آشنا ہور پچھانے نہ کوئی
تجے فام نے فام کا کام نیں — ترے کام کچھ فام کوں فام نیں
یہاں عشق دائم پریشان ہے — یہاں خیال ہور وہم حیران ہے
سماسات سُدسٹ پریشان ہو — تجے ڈھونڈتے پھرتے حیران ہو
زمیں سُست ہوی یوں جو ہلتی ہیں — ہُوے پانو مانڈے جو چلتی نہیں
سورج چاند تارے نہ چک ٹھیرتے — تو کاں ہے تجے ڈھونڈتے پھیرتے
وسے کون جانے کے توں کاں اچھے — تُہیں جانتا ہے اپی جاں اچھے
تیری قدرت آنگے ہے ذرے تے کم — عرش ہور کرسی و لوح و قلم
اچھے تج سمد بیچ سیپیاں سماں — دھرت سات بلونڈ نو آسماں
بنایا گھراں اسمیں تے[2] دھات کے — ستاریاں نے آلے اتم ذات کے
اپے پار کی ہور اپے مشتری — اپے ہے غواص ہور اپے جوہری
اپی شہر آپیچ بازار ہے — اپے بیچ آپی خریدار ہے

---

(۱) تجکوں (۲) کے

وہی ایک کرتا ہے بھو دھات بھیس
کدھیں رات ہووے کدھیں ہووے دیس

اپی دیس ہے ہور آپیچ رات
اپی جھاڑ ہے ہور آپیچ پات

اپی پھول اپی پھل اپی بن اہے
اپی چاند اپی سور اپی گھن اہے

غرض ایک آپیچ سب ٹھار ہے
اسی نور کا سب ہیں جھنکار ہے

خدایا بڑا توں بڑائی ہے تج
ہمیں سب بندے ہیں خدائی ہے تج

بنایا توں آدم کوں بھو چاؤ سوں
سو خاک ہور اگن پانی ہور باؤ سوں

ملنہار یکٹھار نیں ہے یو چار
ترے ڈرتے ملکر رہے ایک ٹھار

کرے آگ کوں پانی پانی کوں آگ
کوے کوں سو ہنس ہور ہنس کوں سو کاگ

خدا ہے توں یو کام تجکوں سہائے
کہ جیوتے کوں مارے موے کوں جلائے

کہ بس دیک[1] نیں مارتا ناگ کوں
رکھیا ہے توں پانی منے آگ کوں

بنایا مشک مرگ کی ناف ہیں
دیا رزق سیمرغ کوں قاف ہیں

بھونگ کوں خورش جب توں بارا کیا
سمندر کے تپش آگ چارا کیا

بھلے اور برے کوں دیا رزق اپار
کہ جیوں نیبر برسے بدل ٹھار ٹھار

وے مینہوں بی کیں پڑے نا پڑے
ترا رزق سب کوں سدا آنپڑے

بنداں کوں کسی بات کا غم نہیں
بھریا ہے خزانہ ترا کم نہیں

توں جھاڑاں کوں کپڑے دیا سبز پان
معلق رکھیا ہے زمین آسمان

دیوا کر چندر شمع کر بھان کوں
دیا یا دو جگ کے شبستان کوں

پتنگ کوں دیپے کا پرت لائیا
کمل پر توں بھونرے کو لبدائیا

دیا بید[2] نیں بجہ بجن نار کوں
چھپا کر رکھیا بیج ہیں جھاڑ کوں

ہر یک بن کے درجک کے تئیں جگ ادھا
خزاں قفل کینا ہے کیلی بہار

توں آدم کے فرزند کوں کھانے مدام
دھرت ہور انبر دیا خوش انام

---

(۱) دے کے (۲) رکھے نطفے میں کیوں چھپا پاڑ کوں

عجب تیری قدرت کیرے کام ہے ‏ ‏ سمجھنے وو قدرت کسے فام ہے
تیرا شکر واجب ہے ہردم اپار ‏ ‏ کیا نعمتاں جگ پہ نازل ہزار
سکے کون تیرا شکر سارنے ‏ ‏ ہے قدرت کسے یاں جو دم مارنے
جگیج ہے سو تیری چھپی حکمتاں ‏ ‏ سکے فام(۱) نے عقل سوں کوئی کہاں
اگر جو کرم ہوے تیرا اُس اُپر ‏ ‏ چھپی حکمتاں ہوے عیاں اُس اُپر
سکت ہے تجے توں جگت کا دھنی ‏ ‏ کیا جائے تجکوں دھنی ہور غنی
تجا دل کی انکھیاں سوں دیکھوں جدھر ‏ ‏ کہ تج بن نہیں کوچ پڑتا نظر
سبے چیز اپنی قدرت تے پرگٹ کیا ‏ ‏ سو رہنے اپس ٹھار ہر گھٹ کیا
ترا مر.....(ف) جگ میں بھرپور ہے ‏ ‏ ہر یک ٹھار روشن ترا نور ہے
کہ توں نیں سو کوئی ٹھار دستا نہیں ‏ ‏ نہ یک ٹھار ہے توں اچھے ہر کہیں
بندیاں پر ہے تیرا کرم ایک دھات ‏ ‏ ہے تیری نظر سب پہ ہر ایک سات
کرم سب بندیاں پر کرنہار توں ‏ ‏ میا سب پہ یکرنگ دھرنہار توں
کیا ہے نہیں کر کرمیا کرم ‏ ‏ بقا کوں بقا ہور عدم کوں عدم
دکھایا بقا کوں عدم میں تجے توں ‏ ‏ بنایا(۲) ہے شادی کوں غم میں تے توں
توں صاحب حکم سب پہ دھرتا اچھے ‏ ‏ جگیج کرنے منگتا سو کرتا اچھے
منجے بے نیازی دے دو جگ منے ‏ ‏ منجے سرفرازی دے دو جگ منے

در مناجات باری تعالیٰ جل جلالہ

مہربان صاحب غنی ایک توں ‏ ‏ کرم کی نظر سوں منجے دیک توں
کمینا بندا سب تے کمتر ہوں میں ‏ ‏ گہر گر منجے توں کہ کنکر ہوں میں
اگر نور تیرا اسٹے چک پہ شہاب(۳) ‏ ‏ عجب نیں جو کنکر ہوئے آفتاب

ف یہاں لفظ مٹ گیا ہے۔ غالباً "معرفت" ہوگا۔
(۱) فامنے ‏ (۲) نپاتا ہے ‏ (۳) شہاب

مرے دل کوں روشن کر اپ نور تے — تجلّی دے اگلا چندر سور تے

نہیں مجکوں آدھار تج باج کوئی — میاونت داتار تج باج کوئی

خدایا منجے خیر دے شر ستی — نڈر کر بڑیاں کے بڑے در ستی

نڈر[۱] سب تے کر در توں اپنا دلا — دو جگ میں منجہ اپنا توں جینا دلا

الٰہی الٰہی گنہ گار ہوں — گناہاں میں اپنے گرفتار ہوں

گنہ کی گرفتاری تھے دور کر — ثواباں سوں توں منج کوں پُر[۲] نور کر

عمل کا تو نیں گنج کچھ میرے پاس — ولے تیری بخشش کی ہے بھوت آس

گنہ گار بندے ہمیں نھار تھے — بھر آئیں کیوں تیرے اپکار تھے

جو توں بول بھیجیا سو سب ساچ ہے — ہمیں نیں سُنے چوک ہمار اچ ہے

خلاصی دے منج جگ کے جنجال تے — توں غافل نکو اچھ میرے حال تے

گنہ گار ہمیں سب گنہ گار ہے — تُجکُج توں کرے سو سزاوار ہے

سچا ایک صاحب ہے سُبحان توں — کہ ما باپ تھے ہے مہروان توں

گناہاں تے میرے منجے رُچہ نہیں — جو توں بخشنے آئے تو کچہ نہیں

جو جوش آئے دریا تیرے پیار کا — گنہ دھوسے ٹل میں سینسار کا

ہمن پاپ تے بُن ترازیاست ہے — نہیں شک کچ اس میں کہ یو راست ہے

خداکوں تُجکُج کام بھاتا اچھے — سو منج ہات تے نیں ہو آتا اچھے

تخم خوب نیں کچ ہمن کشت میں — عمل ایسے کیوں جائنگے بہشت میں

توں بخشیا ہے بھی ہور بخشائے گا — گنہ گار کوں بہشت میں لیائے گا

مراد ہے ہر ایک خوب ہور زشت کا — کہ دیکھیں تماشا نزہی بہشت کا

دلا منج میرے دل کے مقصود توں — کہ مولا سچا ہور معبود توں

تیرا شکر ہمنا تے کیا ہوئے گا — توں دھویا گناہاں سو بھی دھوئے گا

---

(۱) نڈر (۲) سنپور

تہیں ایک آپیچ سب کا ادھار
تہیں ایک ساچا ھے پروردگار

تہیں ایک پرگٹ ھے ہر شے منے
تہیں ایک اچھنا اھے سیے منے

رھیا یوں توں آدم کے دل تنگ میں
کہ جیوں آگ پنہاں اچھے سنگ میں

عبادت کی چکمک و کف صدق اپار
ملا قلب کے سنگ سوں ایک ٹھار

جو تینوں لو ملکر اچھے ڈھنگ سوں
چھپی آگ پرگٹ دِسے سنگ سوں

دیوا دل بتی دم مندھر جسم ھے
اگن جیو ہور تیل تج اسم ھے

بُری باو تے یک کدھن رکھ اسے
جتن رکھ جتن رکھ جتن رکھ اسے

کہ سب کوں سنبھالن ہارا ھے توں
دو جگ جیو کا پیو پیارا ھے توں

خوشس آواز نی کوں کیا ھے تہیں
سو نر جیو کوں جیو دیا ھے تہیں

اگر نی کوں جیو نیں تو کیوں بولتی
چھپے راز کے پردے کیوں کھولتی

سمج دیک ای دل توں دک فکر سوں
نکو غافل آچ اس کرے ذکر سوں

کسے جیو نے کا نت پتیارا اھے
کہ جیو جس کوں کہتے سو بارا اھے

نکو بھول توں جگ کے اس چاؤ پر
پتیارا کیا نیں کنے باو پر

دغا دیسے شیطان اس شہر میں
شکر کوں ملاکر رکھیا زہر میں

بھلاتی ھے دنیا بہوت ساز سوں
نکو جیولا اِس دغا باز سوں

وفا نیں کرے یو اچھوں کس ستی
کہ ہرگز وفا نیں ہوا اس ستی

دغا دے گی تج نوں دغا کھا نکو
مُسلّم اُسے سوں[1] تج جیو لا نکو

جو جیو لایگا تو خدا سوں لگا
محمد نبی مصطفےٰ سوں لگا

دو دن اس دنیا میں توں اچ اس اصول
کہ تج تے خدا خوش اچھے ہور رسول

ارے دل توں غفلت میں تے بھار ہو
کِتا سوئے گا ٹک توں ہشیار ہو

تج اس پنت میں کیوں نیند آتی اھے
دنیا رہگذر عمر جاتی اھے

---

(۱) بی اس سوں توں

تون مست ہے دنیا کا خبر نیں تجے — خبر لے خبر لو اگر نیں تجے
توں غافل ہے آچل مری بات ہیں — سنپڑتا ہے کی حرص کے ہات ہیں
ہوا حرص جو دور کرتے اہیں — بڑا مرتبا سب ہیں دھرتے اہیں
جو تج حکم مہ تا بہ ماہی اچھے — سلیمان کی پادشاہی اچھے
نکو توں غروری سوں مغرور ہو — ہوا حرص کے ہات تے دور ہو
ہمیں باٹ سارو بنن یاں اچھے — رنا واں ہمارے گھراں واں لچھے
بکٹ گھاٹ سبنھال اُس گھاٹ ہیں — کنے گھر کیا نیں اجھوں باٹ ہیں
دنیا باٹ مایا سو ایمان ہے — وہاں باٹ پاڑو سو شیطان ہے
چُھپا کر جتن رکھ تو ایمان کوں — سنجر نے نکو واں دے شیطان کوں
توں دو کام کر جو تجے کام آئے — کہ پچھتا کر آخر توں حیفی نہ کھائے
دنیا ہیں توں آیا تو کچ کام کر — خدا کوں جو بھاتا ہے سو کام کر
کہ دائم رہنے کا نہیں ٹھاریاں — نہیں کوی آیا ہے دوباریاں
جُکچ یاں تھے سنگات لے جائے گا — دو گن تر گن اس کا توں واں پائے گا
سکے گا توں کوشش کر اس بات ہیں — جو کچ خوبی آوے ترے ہات ہیں
توں اس کی عبادت ہیں دن رات اچ — توں اس کا ہوا اُسکیچ سنگات اچ
نکو چھوڑ صاحب کی خدمت توں کر — کہ خدمت تے ہوتا ہے پیارا نفر
مشارے کوں حاضر ہو نوبت چکائے — نفر چاکری چور کیا کام آئے
خدا حق ہے حق کوں نکو توں بسار — کہ مرنا ہے حق ہور جینا اُدھار
خدایا توں مُنج پر دیا دِشت دھر — ترا پیار یکدھات ہے سب اُپر
سرافراز سب کوں کر نہار توں — کہ دھرتا میا ہور دھر نہار توں
تُہیں حُسن کوں جگ ہیں نپجائے کر — کریا عشق کوں عاشق اس کے اُپر

چھپایا ہے یو دو میں اپنا توں راز
یکسکوں دیا ناز یکسکوں نیاز

جو عاشق سچا ہور جانباز ہے
عیاں اُس اُپر یو چھپیا راز ہے

دے مُنج عشق مجنوں سے دیوانے کا
پلا مے محبت کے میخانے کا

محبت کیرا مے جو پیتا اہے
مرگ اس کوں مین جم وہ جیتا اہے

محبت کی مے کوں پلا توں مُنجے
نکو مار دائم جِلا توں مُنجے

جو جگ ہیں سدا کال جیتا اچھوں
محبت کیرے مے کوں پیتا اچھوں

نعت

محمّد نبی ناؤں تیرا اہے
عرش کے اُپر چھاؤں تیرا اہے

کہ چودہ مُلک کا توں سلطان ہے
علی سا تیرے گھر ہیں پردھان ہے

اسی ہور یک لاک پیغمبر آئے
ولے مرتبا کوئی تیرا نہ پائے

چھپیا نور سب کا ترے نور انگے
کہ جیوں تارے چھپتے اہے سور انگے

مسیحا بندا آج تج راز کا
مُعلّم اہے نوح تج جہاز کا

خدا سوں گمے توں جہاں ای خلیل
نہ عیسا وہاں آئے نا جبرئیل

عرش کرسی تج گھر ہے در آسماں
توں سورج ہے بادل ترا سایہ باں

ملایک اہیں جیتے اسمان میں
رہیں رات دن سب ترے دھیان ہیں

توں سلطان مصحف علَم ہے ترا
نبیاں ہور ولیاں سب حشم ہے ترا

اول ہور تھا دین اب ہور ہوا
محمد تنے یو دین ور زور ہوا

بندے ہو کے خدمت کریں تیرے گھر
ازل ہور ابد ہور قضا ہور قدر

ترا دین جس دن تے پرگٹ ہوا
سو اُس دن تے سب کفر تلپٹ ہوا

محبت مروت وفا ہور حلم
حلیمی سلیمی عمل ہور علم

تون پیدا ہوا یو ہویدا ہوے اول یو نہ تھے تج تے پیدا ہوے
پتیاں خصلتاں خوب ہے کس منے غضب ہور غصہ نہیں جس منے
نود نو ہیں تج نانو یک نانو نیں توں رب چھانو ہے چھانو کوں چھانو نیں
توں نور ہور نور چہ ترا نانو ہے کہ چند نا تج چندر کیبرا چھانو ہے
جو دن چھانو تیرا اُجالا اچھے نہ نس توں کہ تج چھانو کالا اچھے
کہ توں نور تج چھانو بھی نور ہے اندھارا اُجالے ستی دور ہے
اُجالا سو دیس ہور رات اندکار نہیں ملکر اچھتے یو دو ایک ٹھار
اُجالا ہے جاں واں اندھارا نہیں اندھارا ہے جاں واں اُجالا نہیں
ترا چھانو وہ ہے جو کہہ طور تے نکلتیچ جھمکیا اوکھ سور تے
تری چھانو کا نور جگ دیک کر خبر سُن کے موسیٰ ہوا بے خبر
جو دیکھے تری چھانو کا ذرہ نور پڑے مست ہو بھیں پو انبر تے سور
امیدوار ہے جگ ترے پیار کا کہ بخشائے توں پاپ سینسار کا
شفاعت کرنہار سب کا تُہیں اپی لاڈلا ایک رب کا تُہیں

ذکر معراج

صفت کر توں معراج کی رات کا کہ جاگیا اچھے بخت تج بات کا
اتھا اُس رین کوں عجب کچھ نور کہ لاکھاں تے چانداں کروڑاں تے سور
ملک زرگراں زرلے کر سور کا مُلمّا انبر کوں کئے نور کا
نبی آتے ہیں کر سُنے جب یو بات سنوارن لگے نو انبر دھات دھات
ملایک ملے تھے نو اسمان کے مقرب بڑے پاک بھومان کے
جو جبریل نے پائے خوشی یو خبر بجانے لگے سب طبل عرش پر

نبی تھے اچھوں آپنے گھر منے
جو غوغا کیئے قدسی انبر منے

نبی آج ہمارے یہاں آئیں گے
ہمیں سب اُنو کا درس پائیں گے

ملایک اُچھلنے لگے ذوق سوں
سو حضرت کے دیدار کے شوق سوں

فرشتے سورج چاند تارے تمام
نو اسمان کے رہنہارے تمام

قدم بوسی کے شوق تے دھائے کر
رہے پہلے اسمان ہیں آئے کر

جُدا تھے سو مِلکر سبھیں ایک ٹھار
خوشیاں عیش کرتے اتھے بیشمار

جو ویسے ہیں جبریل اُتر آئے کر
بشارت سو حضرت کنے لیائے کر

بغل میانے غاشالے کر خاصہ دار
ہُوا جبرئیل ہور پکڑیا نکھار

نبی کوں سرا کر بہوت دھات سوں
نزیک آکے بولیا مِٹھی بات سوں

کہا تج خدا نے کیا ہے سلام
بلایا تجے آج اپنے مقام

بڑی رات ہے آج معراج کی
مبارک اچھو رات تجُ آج کی

نبی بات یو سُن کہے جائیں چل
چھپیاں نعمتاں غیب کہاں پائیں چل

سواری کی خاطر نبی کی وثاق
لیکر آئے سنگار تیزی بُراق

بُراق آج خوش گرم جیوں برق ہے
کہ سر پانو لگ نور ہیں غرق ہے

چڑیا پیٹ پر اُس کی وو ماہتاب
لگیا اُڑنے اسمان پر جیوں شہاب

فرشتے یکایک اُٹھے دیک کر
خدا کے نبی کوں وو سب نیک کر

اول بیگ جا پانو پڑنے کے تیں
اپس میں اپے لاگے پڑنے کے تیں

جو ایک ایک آکر پڑے پانو سب
کھڑے رہے ادب سات یک ٹھانو سب

نبی خنگ کوں واں تے آنگے چلائے
ملک سب نبی سات انبرا تے آئے

ملایک سبھیں آئے تھے حال میں
سو ویسے پڑے پھر کو غلغال میں

پڑی کیس کی چھانو جوں فرش پر
اُچھلتی وو جا کر کھڑی عرش پر

شفق نما شبیا ہور ترنگ بنج ہے — ترنگ بیچ ہوا سار سور نج ہے
نہ رہے ٹھیر نو آسماں میں نبی — گئے لامکاں کے مکاں میں نبی
کھڑے رہے بڑاں جبرئیل ہور براق — نہ تھا ذری اتنا انو میں نفاق
ندا غیب تے آکے حضرت گئے — بُلالے گیا واں تے خلوت منے
کسے فام خلوت میں واں کیا ہُوا — خدا ہور حضرت میں واں کیا ہُوا
محمد کوں جس رات معراج ہُوی — نہ تھا دوسرا واں علی باج کوی
انو تینو کوں بات یو فام ہے — سمجنا دو چوتھے کا نیں کام ہے

منقبت

توں جگ کا پیارا توں جگ کا ادھار — خدا کا توں ہمدم نبی کا توں یار
توں ہت کھڑگ لے جب کتا کفر دھوے — تو مسجد منے دین کی بانگ ہُوے
کیا مومناں کافراں مار مار — کفر کا دندی دین کا دوستدار
مسلماں کی صف کوں تجتے ہے نام — وو صف جوں ہے تسبیح نوں جیوں امام
خبر سب اسے نیک ہور بد کی تج — سُہاتی ہے جاگا محمد کی تج
چھُڑایا اہے دین کا بند توں — خدا کی خلق کوں دیا پند توں
اتھے یار سب یار بند بھوت کر — بھروسا نبی کا اتھا تج اُپر
کیا کفر سب خار پامال کر — نبی کا رکھیا دین سنبھال کر
محمد کی جاگا کنے پاوے نا — تج اچھتے کسی ہور کوں آوے نا
بڑا یار یاراں منے یار توں — کہ پایا محمد کیرے ٹھار توں
سدا رحم تج پر ہے رحمان کا — توں پیارا پیارا اہے سبحان کا
نو اسمان سارے کی ہست ہے ترے — زبردست سب زیر دست ہے ترے

رہے گھر میں چھپ رستماں سے سوار — نکلتے ناہیں کوئی در تھے بہار
کسے ہے کلیجا ترے سم ہونے — کسے زور ہے تج سوں ہم تم ہونے
توں ایک ہے تجے کوئی جوڑا نہیں — کہ لئی ہے شجاعت یو تھوڑا نہیں
جو کاماں کیا ہے شجاعت کے توں — خبر نیں ہے رستم کی ارواح کوں
غنی دین سب کفر قلاش ہوا — شجاعت ترا جگ میں یوں فاش ہوا
کہ رستم کی ارواح تج دھاک تے — اچھل کر پڑی بھار آ خاک تے
توں مارا ہے کفار کوں آ کے جاں — جھری لھو کی اجنوں ابلتی ہے واں
ترا کھڑگ مرغ ہے عجب ریس کا — کہ چارا چرے دند کے سیس کا
دندیاں پر جو توں کھڑگ چک کھینچ دھائے — چھٹے جل کوں ٹھنڈ آگ کوں تاپ آئے
عجب اژدہا ہے ترا ذوالفقار — کہ یکدم سوں جا لیا ہے سالم کفار
ہوا کفر کالا اسی دم سنی — کہ مارا ہے دم انے ہم سنی
جو خونریز تج ہات میں کھڑگ ہے — سو وو کھڑگ کفار کا مرگ ہے
جو چک تج غضب بحر اوپر ہوئے — تو خشک ہوئے کر بحر جیوں بر ہوئے
بڑیا ہے ترا دھاک نو کھن منے — توں وو شیر دل ہے کہ نیں بن منے
جو آیا نزیک اژدہا چوک کر — سٹیا دو طرف اس کوں دو ٹوک کر
اگر عرش کوں کوہی سے ٹھیل کر — توں جیوں گیند امانت لیوے جھیل کر
جو سیمرغ سم ہوے ڈھیناای[1] تے — کرے ٹکڑے باریک توں رائی تے
اگر نعرہ مارے توں ای شیر جان — ہدر کر زمیں پر پڑے آسمان
سورج کوں جو گھورے توں ننگ داٹ کر — چڑے عرش پر دھاک نے نھاٹ کر
جو قلاب اچنا زمیں کے دنبال — تو اسمان پر اس کو سٹنا اچھال
لھوا تج انگے موم جیوں نرم ہے — کہ غصا ترا آگ تے گرم ہے

(۱) کم نائی

جو اُلٹے ہو نو کھم پڑیں پُشت سوں
رکھے تھانب کر توں یک انگشت سوں

انبر دھرت تے[1] حال تج زیاست داؤ[2]
کہ گینداں سو پھِراں[3] ہیں چوگان باؤ

اگر زور وو زورمند شہ کرے
گھڑی کر نو اسمان کوں تہہ کرے

اِسی دھاک تے شاہِ مردان کے
پڑیا لھو کلیجے ہیں اسمان کے

جو سننے سے تیغ توں دِھیر کر
زمیں کوں دو وصلی کرے چیر کر

اگر ہاک مارے توں آ حال ہیں
چھپے عرش جا ڈر تے پاتال ہیں

کیا رد سبھیں کفر کے کام کوں
دیا زور پھر کر توں اسلام کوں

نہ کیوں معتقد ہوے سب جگ ترا
کہ حضرت کھوے پر رہیے پگ ترا

خدا جانتا حق کے یو راست ہے
کہ تج حلم تج غصہ تے زیاست ہے

صفت کیا کروں میں ترے حلم کا
شجاعت عمل بخشش ہور علم کا

لگیا تج حکم بیچ جل بخل ہونے
توں آخر ہُوا سب تے اوّل ہونے

وہی بل ہے آخر جو کچ بل ہُوے
جو آخر ہُوا او وچ اوّل ہُوے

خلافت تے اونچا ترا ٹھار تھا
خلافت تجے بیسے نا عار تھا [4]

بڑا تو بچ آخر بڑا توں اصل
توں ظاہر ہیں آخر ہے باطن اول

نہ تھا دل ترا خسروی پالنے
خلافت کیا دین سنبھالنے

ترا مرتبا اونچ تے اونچ ہے
اول توں ہے آخر کوں بی توں چ ہے

بڑا توں بڑے ہے ترے سب یو کام
خلافت ہُوی ختم تج پر تمام

علی کا محب نیں جکوی سچ توں جان
حرامی ہے کا وہی ہے نشان

در صفت عشق گوید

بڑا عشق کا سب تے درجا اہے
کہ یکجا نہیں عشق ہر جا اہے

---

(۱) دو (۲) ڈاؤ (۳) بھِراں

اگر عشق کچ بلبلاں کوں جو نیں — توکی آہ نالے کرے پھول تیں
اگر عشق نیں ہے توکی شمع پر — پتنگ اپسے جالے ستم آئے کر
اگر نیں ہے عاشق چکور چاند کا — تو راتاں کوں وو کیا سبب جاگتا
کہ لیلی نہ مجنوں جو کہو اسے ہائیں — سو اس عشق تے ناٹوں یوں پائے ہیں
جو یوسف کی عاشق زلیخا نہ ہوی — نہ کرتا اُسے آج لگ یاد کوہی
ایاز ہور محمود جو وو اہیں — سو مشہور اس عشق تے وو اہیں
جہاں دو ہیں واں عشق بن رچہ نہیں — نہیں عشق کچ جس ہیں وو کچ ناہیں
اسی عشق تے عاشق ہے سرفراز — پچھیں یا حقیقت اچھو یا مجاز

در شرح شعر گوید

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات — کہ ہے فائدا اس منے دھات دھات
جو بے ربط بولے توں بیتاں پچیس — بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس
سلاست نہیں جس کیرے بات میں — پڑیا جائے کیوں جھڑنے کر بات میں
جسے بات کے ربط کا فام نیں — اُسے شعر کہنے سوں کچ کام نیں
نکو کر توں لئی بولنے کا ہوس — اگر خوب بولے تو یک بیت بس[1]
ہنر ہے تو کچ نازکی برت یاں — کہ ہوٹاں نہیں باندتے رنگ کیاں
دو کچ شعر کے فن میں مشکل اچھے — کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے
اُسی لفظ کوں شعر میں لیائیں توں — کہ لیایا ہے اُستاد جس لفظ کوں

---

[1] اس شعر کے بعد انڈیا آفس کے نسخے میں یہ شعر درج ہی جو ظاہر ہی کہ اس مثنوی کا نہیں ہو سکتا۔ میرے نسخے میں نہیں ہی۔

نو لاسی ہور نازک کہاں ہور وہ سل جیسی لاٹ — چندن کیرے رتی بھلی نا بھارا بھر کر کاٹ

اگر فام ہے شعر کا تجکوں چھند — چُنے لفظ لیا ہور معنی بُلند

رکھیا ایک معنی اگر زور ہے — ولے بھی مزابات کا ہور ہے

اگر خوب محبوب جیوں سور ہے — سنوارے تو نوراً علیٰ نور ہے

اگر لاک عیباں اچھے نار میں — ہُنر ہو دِسے خوب سنگار میں

ہُنر مشکل اُس شعر میں یوچ ہے — کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سولے

جو معنی ہے معشوق بھو دھات کا — پنایا ہوں کسوت اسے بات کا

نہ پہنچے نہ پہنچیا ہے گن گیان میں — سو طوطی مُنج ایسا ہندستان میں

کہ باتاں یو سُن کر مری گیان کیاں — رھیاں ٹھک ہو قمریاں خراسان کیاں

جتے شاعراں شاعر ہو آینگے — سو مُنج تے طرز شعر کا پاینگے

کہ فیروز محمود اچتے جو آج — تو اس شعر کوں بھوت ہوتا[1] رواج

کہ نادر تھے دونوبی اس کام میں — رکھیا نیں کنے بول اچھوں فام میں

یو سب شعر کہتے یو سب شعر نیں — کہ بولاں کدھر ہور معنی کہیں

شعر گرچہ لی لوگ جوڑے اہیں — بُرے بھوت ہور خوب تھوڑے اہیں

دو جگ جس اُتم ہیرے کا مول ہے — دو ہیرا سو ہر ایک مرا بول ہے

رتن بے بدل یو مرے جاں بکائیں — وہاں چاند سورج دلالی نہ پائیں

بچن موتی یو دیکہ نپٹ لاج تے — سمد پانی گل کر ہوا لاج تے

کہ مانک موتی یو اتم ذات کے — نہیں دیکھیا ہیں کتیں اس دھات کے

جو کوی جوہری ہے سُتو[2] پیچھان کر — منگے گا رتن کوں قدر جان کر

پرکھ دیک توں کاچ ہور پاچ کوں — برابر نہ کر دود ہور چھاچ کوں

بہا ایک نیں کلچ ہور پاچ کوں — لذت دیک ٹک دود ہور چھاچ کوں

جہاں پاچ اچھے گا وہاں کلچ کیا — جہاں دود اچھیگا وہاں چھاچ کیا

---

(۱) اچھتا (۲) خوب سوجان کر

نہ یو بات ہر ایک کے سات ہے ، جکوی عارف ہے اُس سوں یو بات ہے
توں پھل چاک دیکھ ہور لذت کوں فام ، نہ کر مول سب کا سگٹ تین دام
جو کرنا یکسکا ہُنر دیک کر ، ہُنر وند اسے نیں سکتے ہے ہُنر
نوا دل تے لیانا ہے مشکل کنا ، کہ آسان ہے دیک کر بولنا
جکوی یوں کرے اس میں کچ فام نیں ، ہُنر دیک سکنا بڑا کام نیں
ہُنر وند اس کوں کھیا جائے گا ، جکوی اپنے دل تے نوا لیائے گا
فرق ہے اول ہور آخیر میں ، تفاوت اہے نیر ہور شیر میں
ہُنر دیک سکنا ہے استاد کا ، فہم پچور ہے آدمی زاد کا
کہیں پند کی بات اس دھات میں ، یو پند ہے یہاں کرنے کی بات نیں
اگر کس تے نل خاص کچ جانتا ، اسے دل میں استاد کر مانتا
نہو سہی ہُنر اس وضا کس ستی ، نہ کر سی قدم کوی انگے اس ستی
اگر کوئی گیانی چتر گیان ہے ، بدی یا پچ گو یا نچہ میدان ہے
دسے پرگٹ ہو عزت اس بات کا ، کہ درپن بجھائے کنگن ہات کا
دکھن میں جو دکھنی مٹھی بات کا ، ادا نیں کیا کوئی اس دھات کا
ادا یوں اناں ہوئے تو کیا عجب ، کہ عالم سُنیا ہے یو چو پھیر سب
جو عاقل ہے یو بات مانے وہی ، قدر اس ادا کی پچھانے وہی
دیوانا ہوں میں اس رنگی بات کا ، کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ
کہاں بات وو چنچل ہور چلبلی ، کہ دل کوں نخواں سوں کرے گد گُلی
مری بات سُن بات اس دھات بول ، کہ جیو کوں خوشی ہور دل کوں کلول
یو نر مول ہے بات اسے مول نیں ، ہر یک بول ہے وحی یو بول نیں
سخن گو وہی جس کی گفتار تھے ، اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تھے

یو بولیا ہوں سب گنج نا رنج ہے — اجھوں میرے دل میں بہوت گنج ہے
جو لک برس کوی سر لیوے رنج کوں — نہ پاویں کدھیں اس چھپے گنج کوں
ہُوا جیو جب شعر یو بولنے — خزینے لگیا غیب کے کھولنے
رتن یو اتھے دل کیرے کھان میں — وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں
گُہر یو مرے یوں لگے جھکنے — کہ پانی ہو گئے موتی سینسار(۱) منے
اگر غوطے لک برس غواص کھاے — تو یک گوہر اس دھات امولک نہ پاے
یو موتی نہیں وو جو غواص پائیں — یو موتی نہیں وو جو کس ہات آئیں
غواصاں کتے غوطے کھا کھاے کر — مُوے ہیں سو اس سمد میں آے کر
اپی ہو کے لیا نا سو ہے جھوٹ سب — خدا غیب تے دیوے تو کیا عجب
کہ ہنس(۲) نمنے بیچ سمد یک جاے تو — مرے ڈوب تل سر اُپر پانو ہو
نکو بول مضمون توں ہور کا — کہ کالا ہے دو جگ میں موں چوز کا
جتا چوری کر چور اپے ساؤ ہوے — دغا باز اُچکلے(۳) کوں مانے نہ کوے
چُرا کر چُراتا نہ کی(۴) چور کو ہی — یو باتاں سمجتے سو ہیں ہور کوی
نہ مُنج کچ بڑائی نہ مُنج لاف ہے — ولے عارفاں پاس انصاف ہے
جنم گردندی رشک تے تلملے — عنایت کے کاماں ستے کیا چلے
دکھن میں انتھیالی طرح ہور میں — دیا یوں سلاست کوں بھی زور میں
کہ فیروز آ خواب میں رات کوں — دعاوے کے چومے مرے ہات کوں
کھیا ہے توں یو شعر ایسا سرس — کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
توں یوں کر کہ خصلت یو تج آے نا — کہ توں خوش اچھے ہور کسے بھلے نا
توں ایسی طرز دل تے نپچا نوی — کہ دُسرے کریں سب تیری پیروی
وجیہی ترا ذہن جیوں برق ہے — تجے ہور بعضیاں میں لی فرق ہے

---

(۱) سیپیاں (۲) بغرہنس تھے (۳) اچپل (۴) گھر

ترا شعر سُن دل پگلتا ہے یوں — کہ پانی تے ابلوج گلتا ہے جیوں
توں وجہی کھیا شعر کی دھات کا — ہُوا زیاست تجھ تے مزا بات کا
شعر بولنا گرچہ اپروپ ہے — ولے فامنا کہنے تے خوب ہے

وجہی تعریف شعر خود گوید

کتا ہوں سنو کان دھر لوگ ہو — کہاوت منے بات جو آئی سو
اگر شعر کوی کہہ نوا کر جو لیائے — تو خوباں کوں سُن رشک البتہ آئے
اپس میں اپے دیک سکتے نہیں — یکسکا سو یک مان رکتے نہیں
اگر کوئی چ کا کچ کدھر کا کدھر — کہے تو کتے ہیں اسی ہیچ کر
اڑانے ملیں اُس کوں چوندھیر تے — فضیحت کریں پانو لگ سیر تے
اگر خوب جو بولے تو ووں اچھے — وگر جو بُرا بولے تو یوں اچھے
ہُوا شعر کا اس وضا کام جب — نواب شعر کہنا چھُٹے کیا سبب
ولے جیو رھنا نیں کہے باج یو — عجب سرکش ہے اب جو دے راج یو
شعر خوب کہہ کر جو لیانا اچھے — اپس پر بلا ایک بسانا اچھے
؟ ہنر میں ہنر کوی جونتا نہیں — ترک کرنے گئے تو بھی ہوتا نہیں
یو بلوند بچن اس میں بل بھوت ہے — سمج تھوڑی لوگاں میں چھل بھوت ہے
جنے عقل دوڑائے اندازسوں — کیا نیں کنے بات اس نازسوں
توں جھوٹے تے جھوٹے نکو اچ شاد — کہ جھوٹے میں اچھی نہ ہرگز سواد
نہ کیں دیک کر کس نے پایا ہوں میں — یو نازا طرح دل تے لیایا ہوں میں
جگوی فہم میں ٹک ہیناں اہیں — سو دُسریاں کے وہ خوشہ چیناں اہیں
نہ منج جوڑنا تھا نب اسماں کوں — عجب کچ ہنچ ہے میرے گیان کوں

؟ غالباً چھوٹا

اگر ٹک جو دوڑوں بلند دھانوں کوں — اُڑوں جگ کوں سب باندکر پانوں کوں
ہُنر کیاں ہیں یو باریکیاں لاف نیں — وو آدمی نہیں جس میں انصاف نیں
کہ انصاف دیوے وہی راست ہے — کہ انصاف طاعت تے بی زیاست ہے
نہ کر بات توں نا سمج آمنا — بہوت مشکل ہے بات کوں فامنا
ہر یک سکے دیکنے ہور زور — ہمیں اسنے بھی دھنڈتے کچ ہور
جُھتے نا سمج جھنجھ بیتا شور کیا — سمجنے جو سمجے کہ ہے ہور کیا
اتا قطب کی مدح کر اختیار — جو رہے یو قیامت تلک یادگار
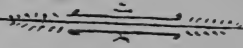
مدح ابراہیم قطب شاہ گوید

مدح قطب شاہ

براہیم قطب شاہ راجا دھر لج — شہنشاہ ہے شاہ شاہاں ہیں آج
عدل بخشش ہور داد اُس تے اچھے — سدا خلق سب شاد اُس تے اچھے
جتے پادشاہاں ہیں سینسار کے — بھکاری ہیں سب اُس کے دربار کے
سلیماں تے فاضل ہے اُس بخت بل — پری دیو جن سب ہیں اُس حکم تل
اپس عدل کے بل تے وو جگ ادھار — رکھیا باگ بکری ملا ایک ٹھار
دھرے حکم حکمت سوں چوند ھیر شہ — جہاں سب لیا دو جہاں گیر شہ
تو یوں عدل اب جگ میں ہونے لگیا — کہ بھُبیں کا بھونک بھار ڈھونے لگیا

اسے شاہ عادل[۱] کے غصے تے ڈر — لیا ہے گگن کوں پون بیٹ پر
ینا بل ہے اس عدل کے فن منے — کہ بجلیاں کھڑیاں کا پتیاں کھن منے
نبر[۲] تے ہیں یوں بجلیاں زیر[۳] بند — تو برساتے ہیں مھوں بدل رنگ کھنڈ
ینا داد انصاف ہور عدل تھا — کہ مرغابی کوں باز کا ڈر نہ تھا
کبوتراول کے دنداں سار نے — سو بہری کوں لاناں لگے مارنے
اگر را جوٹ چکہ فرشتیاں سوں لاے — تو نو کھن کی گرڈ کیاں سو کیلیاں منگاے
سدا پادشاہی وو دھرتا ہے شہ — انند عیش عشرۃ جو کرتا ہے شہ
سو بھو نیک امید ہور آس تے — منگیا ایک فرزند خدا پاس تے
کہ فرزند تے نانو اچتا اہے — اپے گی تو بی نانوں اچتا اہے
یہی بات پھر پھر کے کہتا اچھے — اسی دھیان میں نت وو رہتا اچھے
جو یک دیس اس شہ کوں فرزند ہوا — وو فرزند اُس کا سو دل بند ہوا
؟ انیچ یتیج لیایا وو اپنے سنگات — سکندر کے طالع خضر کی حیات
بدن سیم قد سرو جیوں راست ہے — کہ صورت میں یوسف تے کئیں زیباست ہے

تعریفِ صفتِ فرزند گوید

چھپیا سور یوں اُس کے مکھ نور انگے — کہ جیوں چاند چھپتا اہے سور انگے
زلف لام الف قد دہن میم ہے — یو خوبی سو اسکیچ تقسیم ہے
اُجالا پڑیا آج یوں نور کا — کہ حاجت نہیں چاند ہور سور کا
دو جگ آج نوراً علےٰ نور ہے — زمیں چاند اسمان سو سور ہے
یو نادان بالک تھنا لاڑ کا — نوا پھول اہے شاہ کے جھاڑ کا
لگیا دیکھنے فال انبر رمال — سورج چاند کے پھانسے نیت سوں گھال

---
(۱) عالم (۲) انبر تے (۳) اند بند

کھیا علم میں دیک نہ وو آپ تے — کہ فرزند یو بخت ور باپ تے

رکھے نانو کرتار کن منگ پناہ — سُلگھن محمد قلی قطب شاہ

پڑے ہات جاں اس بخت وار کا — سُنا ہُوے ماٹی سو اُس ٹھار کا

ستارے جڑیا سر شفق رنگ کُلہ — ہُوا جھن جُھنا کھیلنے سُنبلہ

دسیں نقش جیوں نجم چند ہور بھان — کہ دوراہی کہکش کرے آسمان

چکر سور جیوں کرن زرتار ڈور — کھلانا بدل[1] بے بدل پانی جو ر

سورج باپ ہور چاند سو مائی ہو — گنوارا انبر ہور بدل دائی ہو

عرش کُرسی قلاب رہے تھیر کر — کہ قدرت کوں باندے ہیں زنجیر کر

طرف چار پائی طرف چار ہیں — ملایک اسے جم جلنہار ہیں

سو پکھوڑے میں شہ دائی کی یوں اچھے — کچا موتی سیپی منے جیوں اچھے

عجب دود اس دائی من میت کا — کہ ہر بند کوں تاثیر ہے امریت کا

سدا جگ میں بالک وہ جیتا اچھے — کہ اس دھات کا دود پیتا اچھے

جو بھیں پر سے دود چکھ پیو کر — عجب کیا جو مُردے اٹھیں جیو کر

جُکوی دودا اس دھات پیتا اچھے — سدا جگ میں وہ کیوں نہ جیتا اچھے

بڑے کوئی دِس ہور کوئی ماس کوں — بڑے شہ ہر یک تل ہر ایک ناس کوں

کرو جم دعا جیو سوں جگ بل اُسے — حیات ہوتی ہے زیاست تلتل اُسے

صفت میزبانی

خوشیاں سوں جو شہ میزبانی کنا یے — سوئرلوک کے لوگ مہمان آئے

عجب تحفے قدرت نے آنے لگے — کہ دیک اس ملک رشک کھانے لگے

چھپا تھا جُکچ غیب میں آج لگ — سو پرگٹ لگیا دیکھنے اب دو جگ

---

(۱) بی

نویاں نعمتاں نو فلک ییچ بھر　　لے کر آئے ڈھو کر ملک شہ کے گھر
کہ شہ کوں خوشی یو بڑی آج ہے　　انند پر انند کاج پر کاج ہے
میا بنج تن کا مدد لیائے کر　　سو توفیق کرتا رتے پائے کر
محل شہ سنگارے یوں اُس کاج کوں　　سنوارے تھے جیوں عرش معراج کوں
ہریک محل کا جو چھجا عرش ہے　　بدل بازو اسمان سو فرش ہے
محل جیوں ہے کعبہ دھرے جوت صاف　　نو اسمان کرتا ہے نس دن طواف
عجائب طبق ہے دھرت بان کا　　کہ ڈھانکے ہے سرپوش اسمان کا
تری بزم میں شہ عجب نور ہے　　کہ کرناں بتیاں شمع سو سور ہے
جو شہ شمع روشن کئے سور کا　　ملک تیل لیا کر سٹے نور کا
سورج شمع ہور تھال گھن ہفت رنگ　　دِوا چند پُنم کا ستارے پتنگ
کلنک چاند میں ہے سو دِستا ہے یوں　　کہ سُٹنے کی پیالی میں ہے مشک جیوں
دنیا میں دو کن لوگ پھرنے لگے　　صفت شہ کی سب جگ میں کرنے لگے
کہ مہمانی اس دھات کی آج کوی　　نہ کر سکسی دنیاں میں شہ باج کوی

بخشش کردنِ ابراہیم قطب شاہ

ملایک جو خدمت کرن آئے تھے　　تِویاں نعمتاں غیب کیاں لیائے تھے
مدن بھوگی شہ مست متوال ہو　　خوشیاں پر خوشیاں دیکھ خوشحال ہو
بِتا کچ دئے شہ فرشتیاں کوں دان　　کہ باندے سُٹنے کا نوا آسمان
کھلا نیئں یو حد کا میری جان کوں　　دئے شہ کرٹک ہست اسمان کوں
انبر دان پایا ہے زر بے شمار　　تو ڈھنڈتا ہے رکھنے کوں دن رات ٹھار
بھرے بدرے شہ جو دئے مال بھر　　سو دھرتی اچالی جیسلی پیٹ پر

دئے دھرت کوں دان یوں پیار تے
کہ گرُڈ گیاں پہ آیا بھونک بھار تے

بیتا کچھ شہنشاہ بخشے ہیں دھن
زمیں ٹھار منگتی ہے اسمان کن

دئے دان سب جگ کوں دے مان انت
جواہر سوں کھیلے شہنشہ بسنت

کرم کی نظر کر مِٹھی بات سوں
ہر یک آدمی کوں ہر یک دھات سوں

کئے کوٹ بخشش اِدک لاک تے
نوارزاں ہُوا یوں سُنا خاک تے

جگت اب گھر. یوں بِکھرنے لگیا
کہ خشکی ہیں ہنس آکے چرنے لگیا

بخشنے لگے شاہ. یوں ہم سنتی
تو پیلا ہُوا سب سُنا غم سنتی

خیالاں یو دیک شہ ترے دان کے
ہُوے لوگ حیران اسمان کے

گھرے گھر خوشی ہور انند کاج ہُوا
کہ فرزند اس راج کوں آج ہُوا

بنی داس ہُوا دیس ہور رات کا
انند عیش عشرت دیکھ اس دھات کا

خوشیاں یوں لگے کرنے آکاس پر
کہ پاتال کے لوگ پائے خبر

نکو جانو جھاڑاں کوں ہیں جھاڑ کر
کہ پاتال لوگ آئے ہیں پھاڑ کر

تماشا دکھیں شہ کے کھوِر(۱) آج کا
انند سُکھ بدھاوے خوشیاں کاج کا

کئے عیش یوں شہ ہر یک بات ہیں
کہ دیکھیا نہیں کوئی اجھوں خواب ہیں

جو پڑنے سٹے شہ کوں مکتب منے
ہُنر سیک ہُنر وند ہُوا سب منے

جو وستاد دیوے سبق .بی تلک
پڑے ذہن سوں شہ اپی تے تلک

بیتا زور تھا ذہنِ شہزاد کوں
کہ تعلیم پھر دیوے استاد کوں

جو اول لیا شہ الف کا سبق
دھرت سات ہُوے کشف ہور نو طبق

سو وو جان سبحان اپس گیان تے
ہُوا زیاست حکمت ہیں لقمان تے

انبر نیئں سکیا شہ کے چکہ دھانوں کوں
دو استاد استاد تھانا نوں کوں

کہ مکتب ہیں شہ بیٹ سب دیس ہیں
ہُوا عالم و شاعر و خوشنویس

(۱) گھر

جو مطرب و صحرا ایں اس دھات گاے — تو پھران کوں اس شوق نے حال آے
کنے تال سوں یوں لے[1] خوش ہوتاں — کہ سُن کر سما دیویں نو آسماں
جو گاون وو شہ کوں گماتے اتھے — سوراں پہ وو راگاں جماتے اتھے
ندیماں لطافت ہیں جو چکہ آئیں — نوروتیاں کوں خوش کر گھڑی ہیں ہنسائیں
شراب ہور صراحی نُقُل ہور جام — ہوئے مست مجلس کے لوگاں تمام
جو ہُوی رات آدھی پچھے دوپہر — خبردار یاراں ہُوے بے خبر
بسر گئی ندیماں طرز بات کا — گنوائے خبر مطرباں ذات کا
جو عاقل اتھے وو سو سب ہیچ ہُوے — دو پیالے چڑا کوچ کا کچ ہُوے
نہ ملتے نہ خولی جھگڑتے کہیں — یکسکے اُپر ایک پڑتے کہیں
لگے مست ہو سٹے مستی سنگات — یکسکے سو پاواں اُپر ایک ہات
سو یوں کچ وو یاراں ہُوے بے خبر — کہ پانی پیتے تھے شراب ہے کگر
یکسکوں بُلا ایک اڑنانوں سوں — گلے لگتے تھے مست ہو چھانوں سوں
بجاوو جو کیں تو انخیں گاے کر — مسے مطرباں خوش خوشی پاے کر
صراحی پیالے سوں ہمدست ہو — کراں لرتے تھے وو دو نو مست ہو
بِنا مست ساقی ہُوا سُد گنوائے — کہ پیالا منگے تو صراحی کوں لاے
(ن) وہ مدپی کے متوال اب سخت ہوا — دیکھے شاہ مجلس ہوی اِس وضا
(ن) اٹھا کے چلانے کیرا وقت ہوا — کسی کوں اچھو گھر کسے دی رضا
؟ کئے شاہ کو شاد اُس وقت پر — گئے زیا ستی سب رہے مختصر
دسیں چار بالشت ہیں شاہ یوں — کہ چو تھے بُرج میں اچھے ماہ جیوں
سو وو لیسے میں ٹک شاہ کوں نیند آی — دو نیند آتما شئے عجب کچ دکھای
دِکھے خواب ہیں شہ کہ یک بن اچھے — وو بن نیں زمیں کے اُپر کھن اچھے

---

(1) لئی

صفت شباب شہزادہ

جوانی کے دریا کوں آیا ادھان — محمد قطب شہ ہُوا اب جوان
بتا زور تھا اس کے یکدست سوں — اُچا کر پچھاڑے منے ہست کوں
عجب جان ہیمنت ماتا ہے وو — کہ باگاں سوں پنجا ملاتا ہے وو
چلے زور کر ہم سوں جس نیت اُن — زمیں بیں گھنسے پانو گڑ گیاں لگن
دو نو خیز او نار بُجھ بل غرور — ٹکیاں سوں پہاڑاں کرے چور چور
اگر شاہ خنجر لیوے ہات بیں — اُدھیڑے پکڑ باگ کوں بات بیں
اگر سخت پولاد تے ہُوے جھاڑ — سٹے پیڑ تے اس کوں نخوں سوں اپاڑ
کرے زور تعلیم خانے منے — وو تنہا چ تھا اُس زمانے منے
شہنشاہ کوں زور پر لاف ہے — کہ کھن نعل ہور نیل کہہ قاف ہے؟
جنے لاف دھرتے انھے بل منے — ہُوے عاجز اس کی سنپٹر گل منے

صفت مجلس طرب

شہنشہ مجالس کیئے ایک رات — وزیراں کے فرزند تے سب سنگات
ہریک خوبصورت ہر ایک خوش لقا — سو ہر ایک دلکش ہریک دلربا
مہابت کے ساماں ہیں جم جم ہے جیوں — شجاعت کے کاماں ہیں رستم ہے جیوں
ہریک خوش طبع ہور عاقل اچھے — ہریک خوش فہم ہور فاضل اچھے
ندیم ہور مطرب سگھڑ فہم دار — انھے شہ سوں ملکر یو سب ایک ٹھار
صراحی پیالے لے ہاتاں منے — ندیماں تے مشغول باتاں منے
لگے مطرباں گانے یوں ساز سوں — کہ دھرتی ہلی مست آواز سوں

پھریں چاندسیاں سُندھریاں اُس منے — ستارے نین کیاں پریاں اُس منے
ہلاویں جو ٹک لٹ کی زنجیر کوں — دیوانا کریں تل منے نیر کوں
دوانے ہو کر جھاڑ پھرتے اچھے — پٹا پٹ پھلاں مست ہو پڑتے اچھے
انتھا حوض ہور واں انتھیاں سُندریاں — کہ پانی کنارے کھڑیاں تھیاں پریاں
کہ غنچے سو کھُل پھول جھڑتے اچھے — پنکھی آکے بے سُدھ ہو گرتے اچھے
چمن در چمن سرو دو رست تھے — کلیاں سرخوش ہور پھول سو مست تھے
سو جھاڑاں کوں میوا اپنا بار تھا — کہ ڈالیاں کوں پیڑاں کئے ٹھار تا
انتھا محل واں ایک ایسا بلند — پوں سارنا ہو سکے سٹ کمند
عجب پانی اُس ٹھار کا صاف تھا — کہ امریت پر بھی اسے لاف تھا
یکائیک اُس محل پر ایک نار — کتک چھند سوں آئی اپسیں سنگار
جو دکھلائی آمکھ کعبہ سو دھن — سرو سر نوائے تھے سجدا کرن
دسے یوں دھن اُس محل کے فرش پر — سورج سار ہُوا ہے مگر عرش پر
دو کُچ دو مفرح کی کانسے ہے جیوں — دو زلفاں دو دھر سرک پھاسے ہے جیوں
پڑے جی کوی اس سرک پھانسیاں منے — سٹے ہنت مفرح کے کانسیاں منے
چنچل کا جو لب لعل یاقوت ہے — سو عاشق کے وو جیو کا قوت ہے
رنگا رنگ چمناں منے پھول تھے — نول شہ تماشے ہیں مشغول تھے
پری او چپتی دشٹ اس نار پر — اخل گُم ہُوی شہ ہُوا بے خبر
سو اس بے سُدی ہیں بی تھی وو چہ دھن — کہ لبدائی تھی بھوت زوراں سوں من
جو دیکھیا انتھا خواب ہیں ماہ کوں — ہُوا خواب ہیں خواب اُس شاہ کوں
جو اُس نیند میں تے ہُوا ٹک ہشیار — نہ تھی اُس صبوری نہ تھا اُس قرار
نہ بھُیں پر دسے وو نہ اسمان ہیں — رھیا شہ اُسی نار کے دھیان ہیں
لگیا تلملانے بہوت دھات سوں — کھیا جائے نا بات وو بات سوں

نہ یو بات ہر ایک کوں فام ہوے
وہی جانے جس پر جو یو کام ہوے

کدھیں چکہ ہنسے ہور کدھیں چکہ روے
کدھیں سُدّ پاوے کدھیں سُدّ کھوے

اسی دھات دن رات رہنا اچھے
اپسمیں اپے یوں وہ کہتا اچھے

پڑی تل کھلی تن برہ بس ستی
گلا لا لگے جھڑنے نرگس ستی

بُھلائی چنچل دھن وو یوں شاہ کوں
کہ لبدائے جیوں کہربا کاہ کوں

اُٹھے ہور پھر سوے شاہ جاے کر
کہ وو نار بھی خواب میں آے کر

جو ہر بار یوں خواب میں یار آے
تو عاشق کوں بن خواب ہی کچ نہ بھائے

پریشان حیران بے تاب تھا
نہ کچ اُسکوں آرام نا خواب تھا

غزل

پیو اپنے کوں ٹک آج میں نس سُپنے دیکھی سوے کر
جب پیو چلیا سٹ سیج مُنج تب سوتی اٹھی روے کر

ہٹ برہا اپنا سار نے منج چلچل لا گیا مارنے
نہ جانوں سائیں کار نے بھی اجنوں کیا کیا ہوے کر

نہ پوچھوں بہمن جوتسی کب ملنا پیو سوں ہوے سی
غم برہا سب نیش سوے سی نا جانے دُکھ یو کوے کر

کیوں ٹالوں برہا جھال سکی نیش سکتی ہوں سنبھال سکی
اب کیو نکر پانوں لال سکی جو بیٹھی ہت تے کھوے کر

یکتا ہیں سہیلی مرنا دل دو سج پر نا دھرنا
اُس پیوں کوں اپنا کرنا اس پاپی جیوں کوں کھوے کر

لگیا شہ اُساساں بھرن آہ مار
کہ نزدیک نیں ہے دو گُنونت نار

داوا [۱]

کدھیں بے خبر ہُوے کدھیں ہوے ہشیار ۔ کدھیں پیو پیو کُو کدھیں یار یار
یو سُن مطرباں سب خبردار ہُوے ۔ جو سنناں تھے دوں سو ہشیار ہوے
بہوت دھات سوں بات سمجاے کر ۔ کہے شہ کوں نزدیک یوں آے کر
کہ اے شہ توں جم شاد خرم ہُوا اچ ۔ نہیں غم تُجے کُچ توں بے غم ہُوا اچ
جُکچ تجکوں ہونا سو حاضر ھے سب ۔ اُساساں جو بھرنا سو توں کیا سبب
کھیا شہ یو دل مینچ دھرنا بھلا ۔ کسی پاس ظاہر نہ کرنا بھلا
کہ یو خیال ہور خواب ہور وہم ھے ۔ خدا کوں مِرا حال سب فہم ھے
کسی کوں کہ منج عشق اس کا اھے ۔ وہی جانے مُنج عشق جس کا اھے
جُکوی راز یو باب کن کھولے گا ۔ دِیوانا ہُوا کر مُنجے بولے گا
نہیں بات کہنے کی یو کھول کر ۔ کہ سمجاؤں اب کس کوں ہیں بول کر
اچھوں سیج پر موج جیوں آب میں ۔ کہ چٹکا لگا گئی سکی خواب میں
جِتنا مطرباں شہ کوں سمجا کہے ۔ تغافل کئے شاہ ہور چُپ رھے
کِتے کئے کہ مستی کے چالے ہیں یو ۔ کِتے کئے پرن کے اُلالے ہیں یو
کِتے کئے اُسے کُچّ او چھٹ ہُوا ۔ کِتے کئے اُسے عشق کا چٹ ہُوا
چُھپی بات کے پردے کوں کھولنے ۔ اپسمیں اپے یوں لگے بولنے
جو ویسے میں مطرب خوش آواز نام ۔ انتھا شاہ کا ایک خاصا غلام
سورج سا جلا جل لیکر ہات میں ۔ لگیا زہرہ جیوں گانے اس رات میں
دُعا کر ثنا کر منا کر اول ۔ پڑیا شہ کے آنگے پچھیں یو غزل

غزل

چلو نا جائیں اے سہیلیاں ہمارا لال جاں اچھتا

وے کوی جانتا نیں ہے کہ بھوندو دو کہاں اچتا
نشاں نیں بے نشاں ہے وہ نشاں اس کانہ کی منجکوں
سکی اُڑجائیں پنکھی ہو اگر اُس کیتیں نشاں اچتا

دو تن کے بول رے سب سہ اری اے باونا چُپ رہ
اگر تجہ فام ہے تو کہہ مرا دو پیو کاں اچتا
کسے ہیں انت دیؤں ہیرا کھلے اب بخت کیوں میرا
نہ ہوتا حال یوں میرا اگر وہ مہرباں اچتا
ہُوے لب خشک نیناں تر کہے جگ منج کوں عاشق کر
کہ مستی ہور بینہ ہور چھر سکی یو نیں نہاں اچتا

آگاہی یافتن ابراہیم از عشق محمد قلی قطب شاہ

چھپی رات اُجالا ہُوا دیس کا
لگیا جگ کرن سیو پر میس کا
شفق صبح کا نیں ہے اسمان ہیں
کہ لائے کھلے سنبلستان ہیں
جو آیا جھمکتا سورج داٹ کر
اندھارا جو تھا سو گیا نھاٹ کر
سورج یوں ہے رنگ آسمانی منے
کہ کھلیا کمل پھول پانی منے
ہر ایکسکوں ہر ایک کچ کام تھا
نول شہ کوں اُس نار کا فام تھا
کھیا شاہ اب حال نیں منج منے
بھلا ہے جو گنج ہو اچھو[1] کُنج منے
اپسیں اپے فکر کچھ گوندکر
رھیا غنچے کے نمنے مُکھ موند کر
کہ دھرتا ہوں دل میں ٹُک بات ہیں
کروں جا کے وہ بات کس سات ہیں
نکوی یار دلسوز محرم ہے منج
نکوی ہم نفس ہور ہمدم ہے منج
اپس سوں اپچ آج محرم ہوں ہیں
اپس سوں اپچ آج ہمدم ہوں ہیں

---

(۱) اچھوں

جتے اِس زمانے منے یار ہیں
دغا باز عیباں چُھنن ہار ہیں

اُننکوں پتیا بات بولیا نہ جاے
اُنو کے کنے دل کوں کھولیا نہ جاے

پتیانا انوکوں کہو کیوں کگر
کہ دل ہیں بُرے خوب ہیں موں اُپر

یو یاری ہیں کس دھات کا قہر اچھے
جو مو ہیں شکر دل منے زہر اچھے

جکوہی یار یاراں منے نیک ہے
زباں ہور دل دونو اُس ایک ہے

چلنت دیک کرتوں ہر یک کوں ہیچ
کہ دھوتا سو لکھن ہے بیسیا سو لچ

نہ ہیں بھائی ہیں ہوں نہ ہیں مائی ہیں
کہ طالب کوں ہے لاف تنہائی ہیں

جُکوہی گھر ہیں مشغول اچھے یار سوں
نہیں کام کچ اُس کوں بازار سوں

جو مشتاق عاشق ہے دیدار کا
غنیمت ہے اُس یاد بھی یار کا

گزر

گرز سعد و وکال جو دلشاد سوں
کمر تکہ وقت یار کی یاد سوں (؟)

جسے یار کا دھیان رنت یار ہے
دو عالم کی صحبت تے بیزار ہے

پرت شہ کوں داٹیا بہوت زور سوں
ہُوا فارغ اِس جگ کے شر شور سوں

کیا لوگ نزدیک کے دور سب
ندیم ہور مطرب بورے سب عجب

انجھو لال مد نین پیالا ہُوا
ندیم آہ مطرب سو نالا ہُوا

جو دہلیز دے شہ سُنتا گھر منے
پڑے مطرباں شور ہور شر منے

درونی تے آواز سُن آہ کا
کہے حال تغییر ہُوا شاہ کا

اپے ہے گنبھیر ہور من تھیر نیں
ہمیں کیا کریں اب کے تدبیر نیں

براہیم شہ کن کہن مطرب آے
کہ قصّا یو شہ کا چ پایا نہ جلے

کہے شہ کوں شہزادے کا حال سب
کہ یوں حال اُس کا ہے پامال سب

نکلتی ہر یک آہ یوں شاہ تے
کہ نو کھن کباب ہویں اس آہ تے

چمن سیج پر آپ سیں پاڑ کر
سٹیا کپڑے جوں پھول سب پھاڑ کر

شہنشہ سُنیا بات یو سر بسر
چلیا فکروند ہو حرم کے ادھر

کھیا مای کوں باپ وو آے کر
کہ فرزند کوں دیک ٹک جاے کر

کہ فرزند کا کچ خبر نیں تجے
خبر لے خبر یو اگر نیں تجے

نہ دن ٹک قرار اُس نہ نِس خواب ہے
کہ آرام نیں ہور بے تاب ہے

اپس میں اپے آہ بھرتا اھے
دیوانا ہوکر شاند کرتا اھے

سُنی بات اس دھات جب ماجنی
جو ساری تھی سو فکر سوں ہوی کھنی

وو ماباپ بے ہوش ہو بھر اُساس
چلے ملکر اپنے سو فرزند پاس

جو اُس حال سوں دیکھے فرزند کوں
بسر گئے اپس کے سُک آنند کوں

مہربان ماباپ وو دو سگے
سو شہزادے کے پانوں پڑنے لگے

کہے شہ نہ کر غم توں خوشحال اچ
سدا اُسر خرو جیوں توں گُلّال اچ

نکو دل کوں اپنے فکروند کر
فکروند کی ہے توں آنند کر

دونو مل کے لاک آرزو ہور چاؤ
کہے شہ ترا درد ہمناں کوں آؤ

اپس دل کی توں گانٹ اب کھول شہ
ترا حال یوں کی ہُوا بول شہ

اٹھیا شاہ تب آہ پر آہ مار
کھیا باپ ہور ماکوں بیشک پکار

عجب یک درد منج ہے دارو نہیں
سمد پور ہے ہور کوی اُتارو نہیں

دوا کرنے یاں آدمی کام نیں
کہ یو درد ادمیں کوں کچ فام نیں

محبت کے بھونرے میں ہلگیا ہوں میں
دیوانا ہو یاری کوں بلگیا ہوں میں

جو دیکھیا اتھا خواب اُس رات کوں
سو اُس خواب کے راز کی بات کوں

کدھیں دل میں راکھے کدھیں مُں میں لیائے
کدھیں کوچ بولے کدھیں کچ چھپائے

براہیم شہ جاں پہچان کر
کھیا شاہ کا حال سب جان کر

کہ یو جان نو خیز ہور فرد ہے | بہو تیک اُسے عشق کا درد ہے
محبت نو لی گرم دھرتا اہے | ولے کہنے کوں شرم کرتا اہے
کہے شہ کی تدبیر یو سہل ہے | اگر نا کریں تو بہوت جہل ہے

مشورہ مادر و پدر شہزادہ

براہیم قطب شاہ مجلس سنگار | کیئے مستعد ہو پ عشرت اپار
جنیاں خوب خوش شکل تھیاں سُندریاں | سو کرناٹک ہور گور گجرات کیّاں
جو چین ہور ماچین کے تھے بتاں | سو خوش طبع خوش فہم خوش صورتاں
ہر یک خوب محبوب بُتِ فارسی | بدن جیوں جلتّی اچھے آرسی
جو سہیلیاں وو جھمکائیں مکھ نور کوں | دیوانا کریں چاند ہور سور کوں
اگر دیکتا جوت اُنن نور کا | فرشتا نہ کرتا صفت حور کا
جو آویں چمن میں سکیاں ساج سوں | پُھلاں غنچے ہو جائیں پھر لاج سوں
ملیاں آج ناریاں سو سینسار کیاں | انکھیاں لال گھنگچیاں ہر یک نار کیاں
مجالس عجب شاہ عالی کیئے | کہ حوراں کوں لیا بہشت خالی کیئے
پرایاں سندریاں ہور انچل پراں | چندا مُکھ ہے چند نا سو تن گوہراں
اچھنبا کیئے کام شہ جگ ادھار | پریاں ہور حوراں ملیاں ایک ٹھار
کہے شاہ کوں یو بھُلا کر تمیں | اپس میں اپے مل رجھا کر تمیں
قطب شہ کوں جیکوئی ریجھائیگی | بڑا مرتبا سُب میں وو پائیگی
بڑی نار وو ہے جو بھاوے اُسے | کِسے بخت ہیں جو رِجھاوے اُسے

تدبیر تسکین شہزادہ

بُلا شاہ کوں شاہ بھیجیا دہاں | پریاں ہور حوراں ملیاں تھیاں جہاں

رضا ہوئی تھی جیوں شاہ عالم ستی
اپس میں اپے تیوں سکیاں ہم ستی

رجھانے لگیاں شہ کوں من میں نِتال
پریاں چھند بھریاں چھندسوں سب لگ دنبال

کدھیں کوئی کھڑی رہتی آسا منے
کدھیں شہ اُپر کرتی کوئی آ منے

کدھیں بند پکڑتی تھی کوئی نازسوں
کدھیں دوُر کوئی جھاڑتی سازسوں

کدھیں کوئی کھلاتی اتھی پان آ
کدھیں کوئی پکڑتی تھی پیکدان آ

کدھیں گُڑ دیے کوئی آتی اتھی
کدھیں نیہ سوں کوئی جیولاتی اتھی

کدھیں کوئی پیالا پلانے کوں آے
کدھیں کوئی نُقل لیا کے شہ کوں چکھاے

کدھیں پھول ستی تھی کوئی بر منے
کدھیں کوئی بُلاتی اتھی گھر منے

کدھیں کوئی دکھاتی سِنا کھول کر
کدھیں کوئی رِجھاتی بچن بول کر

کدھیں کوئی دیوانی ہو پھرتی اتھی
کدھیں کوئی بے سُدھ ہو گرتی اتھی

کتیاں سُدستیاں ہور کتنیاں جیودیاں
رجھانے کوں تقصیر نیئں کچ کیاں

شہنشہ پہ جیو بھوت دھرنیاں اتھیاں
اشارت انکھیاں مار کرنیاں اتھیاں

چھنداں ہور نازاں کے کاری منتر
سکیاں چنچلیاں پر پھونکیاں شاہ پر

سو یہ شاہ کوں ایک کا صد ہُوا
منتر تھا اُنو کا سو سب رد ہوا

کہ اُس شہ کے دل میں سو دھن مہر تھا
نہ تھا مہر وو باطل السحر تھا

جو ایک کوں جس دل منے ٹھار اچھے
ضرور ہے جو دُسرا وہاں بھار اچھے

سو ویسے منے شاہ وو آے کر
گلے سوں لگا شہ کوں سمجاے کر

کھیا پیار سوں شاہزادے کوں شہ
نرا جیو اتنیاں میں کس پر ہے کہہ

دیا شہ کوں یوں شاہزادا جواب
کہ ای شہ نکو کر توں مُنج پر عتاب

ہر یک نار اس ٹھار او نار ہے
سگھڑ ہور چھنور چو سار ہے

ولے کوئی مرے دل کوں بھاتی ناہیں
کسی میں سو وو نوک آتی نہیں

اگر نار اچھتی وو اُس ٹھار پر — تو جھلتیاں سکیاں سب یو اُس نار پر

دیوانی ہر یک اُس کی یوں نار ہوی — کہ سرتے مُنجے رشک کا ٹھار ہوی

جو یو دیکھتیاں اُس کوں چک نین بھر — تو پانی پنیاں اُس اُپر وار کر

جو دھن منجکوں لُبدائی سو یاں ناہیں — بنیاں ہیں ولے ایک وو یاں نہیں

اِنو ہیں کسی پر مرا دل ناہیں — اِنو تے مُنجے کوچ حاصل نہیں

جو پنکھی دیکھے چاند کارن جفا — سنارے جھمکنے تے اُس کیا نفا

کہ عاشق اچھے شمع کا جو پتنگ — نہ بھاوے اُسے پھول کا کوچ سنگ

کمل پھول طالب جو ہے سور کا — وو محتاج نیں چاند کے نور کا

مُنجے اُس سکیاں کا سو یو چھند نہ بھاے — سمندر کوں امرت کیا کام آے

سو دھن باج شہ کس پہ جیوں نیں دھرے — کہ ہنس موتی کھاتا ہے نا کنکرے

ضرور اب ہوا بھید یو بولنا — معما جو ہے سو اسے کھولنا

کِتا بات ماباپ تے ہیں چھپا دوں — کسی ہور دُسرے کوں درمیانی لیا دوں

اپس کوں اپچ ہو کے رکھتا سنبھال — اپس کا اپے حال کہتا اتال

نبستا اچھے کام کچ لاج تے — مُنجے بات یو فام ہوی آج تے

اسی بات پر کام لیا یا اُنے — بڑیاں تے جو یو پند پایا اُنے

سو رازاں کی غنچیاں کوں کر پھول تب — کھیا خواب دیکھیا سو شہ پاس سب

سُنیا بات جب شہ نے اُس دھات کی — اُڑی سب خبر شاہ کی ذات کی

کھیا شاہ شہ کا عجب حال ہے — کہ قصّا یو سب خواب ہور خیال ہے

مبادا یو آخر دیوانا ہوے — کدھر کا کدھریاں تے جانا ہوے

خدایا دے توں صبر و آرام اُسے — پلا دھن کیرے وصل کا جام اُسے

مشورہ باعطارد

عجب ایک اُسوقت پر مرد تھا
ہُنر وند عاقل جہاں گرد تھا

دنیا کے اپیں بند تے آزاد ہو
پھرے شرق تے غرب لگ باد ہو

کدھیں روم میں تھا کدھیں شام میں
کہ وُستاد تھا وو ہریک کام میں

عطارد سو نقاشں کا نام تھا
بھلا ہور بُرا سب اُسے فام تھا

ہریک ملک اوپر گُذر تھا اُسے
ہریک شہر کا سب خبر تھا اُسے

ہریک ٹھار اوپر اُسے ٹھار تھا
کہ خوش طبع مسکیں ادب دار تھا

ہریک شہر پھرنے ہوس تھا اُسے
ہریک کام کرنے کو جس تھا اُسے

سو نقاش ہنس مکھ جیوں ورد تھا
عجب کوچ شیریں زباں مرد تھا

دھرے کام میں لاف مآنی اُپر
کرے باو جیوں نقش پانی اُپر

اگر خیال دوڑاے وو دور کا
انکھیاں موند صورت لکھے حور کا

جہاں خوب خوش شکل دیکھے سُندھر
لکھے نقش اُس کا وو نقاشں کر

جتیاں خوب تھیاں سندریاں جگ منے
رکھیا تھا اُنن نقش لِک اپ کنے

کرے زندگانی وو اس دھات سوں
سرا نا سکے کوی اُسے بات سوں

یو نقاشں کی شہ خبر پاے کر
اُسے اپنے خلوت منے لیاے کر

سنگات اپنے بُلا اُسے چاو سوں
لگے کرنے تعظیم بھو بھاؤ سوں

کہے تو جو دیکھیا جتیاں سُندریاں
سلکھن چھبیلیاں چنچل چھند بھریاں

تجے کوْن اِتنیاں میں خوش آی ہے
تجے کوْن کہہ سُندھری بھائی ہے

سُنیا شاہ تے بات یو کان دھر
اٹھیا شہ کوں نقاشں تسلیم کر

کہ خوباں تو شاہا بہوت خوب ہے
یکستی سو یک خوب محبوب ہے

کِسے باس ہے ہور کِسے رنگ ہے
پُھلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے
کِسی ہیں سو چھند بند ہور ناز بھوت
کِسے ہیں بڑا کوں کسے ہیں سراووں
نہیں باس سُنبل کی نرگس منے
نہ یک جنس لک جنس محبوب ہے
جو عاشق لبدتا ہے دیک آس تے
جنم سب گھٹا شہ اسی کام ہیں
بہتے مُلک دیکھیا ولے کوئی نار
پریاں سُندھریاں سب سو دھن حور ہے
نوے چھند ہور ناز تلتل نہ پای
سو سنزگار کر آے دھن ساج سوں
جھمک کھن ہیں جھمکا کے مُکھ نور کا
جو باتاں ہیں وو نار ٹک آے گی
عجب کچ سو خوبی ہے اُس دھن منے
رہے رشک تے پھول لھو گھوٹ کر
گرفتار ہوے پھول دھن قہر ہیں
سو بجلیاں سو دھن سم ہو آتی اہیں
انکھیاں لال اُس نار ناراں کیاں
اچھے مول نیچ نیں دو جھم کنے
تماشے دِسے اُس منے دھات دھات

کِسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہے
کہ یک رنگ یک روپ بکدھات ہے
کسی ہیں صورت شکل کا ساز بھوت
کہ خوباں ہے شہ خوب سب اپنے ٹھاووں
جو اس ہیں اچھے سو نہیں اُس منے
جو بھاوے اپسکوں وہی خوب ہے
وو کچھ خارج ہے رنگ ہور باس تے
جو نوں پوچھنا تو مرے فام ہیں
نہ دیکھیا کہیں مشتری نار سار
کہ باقی سو چانداں وو جیوں سور ہے
کہ فتنے اچھے باپ غمزا سو مائی
ستارے تے گم ہوے اجت لاج سوں
شرم کھاے خوبی ہیں دھن حور کا
ہتیلی ہیں لیا بہشت دکھلاے گی
کہ پھرتے اُسے دیکھ ٹک بن منے
مریں جھل تے غنچے سِنا پھوٹ کر
تو یوں ٹانکنے سیاست کر شہر ہیں
شکم درد تے تلملاتی اہیں
کہ موتی اُپر جیوں جڑے مانکیاں
کہ مچلیاں ہیں سورج کے چشمے منے
غضب زہر ہور لطف آبِ حیات

دسے پتلی یوں نار کی آنک میں
کہ بیٹھیا بھنور آنب کی پھانک میں

جو عاشق ہو کر جیو اُس سات لائے
غصے تے مرے پیار تے جیو پائے

جسے حور کہتے سو دھن چھانوں ہے
دنیا میں جھوٹی حور کا نانوں ہے

جو بنگالے کا سحر جیو گھات ہے
سو اُس مشتری نار کی بات ہے

بنگالے شکر کوں جو یاں لاتے ہیں
سو اُس کے ادھر اُسکوں پیچانتے ہیں

بنگالے شکر کوں جو میٹھائی ہے
سو میٹھائی دھن لب تے وو پائی ہے

اپس سینچ دکھلا کے وو شوخ نار
سورج چاند تارے ملا ایک ٹھار

سنپیر سحر منتر کے داواں تلیں
ابھالاں لڑیں اس کے پاواں تلیں

انجیل اُس مُصلے ہے جبریل کا
سپیہ تل سو سبحہ سرافیل کا

رکھے نار وو ناز سوں پگ جہاں
سورج چاند سجدا کریں آ وہاں

لگیا نیں اجھوں ہات کس غیر کا
کہ نیں روح کوں ٹھانوں واں سیر کا

بنگالے میں ہے ٹھار اُس نار کا
نہ ہے چاندنا سورج اُس سار کا

دھرے نار وو مشتری شاہ نام
کتے بادشاہاں ہے اُس کے غلام

لیوے نانوں رکن مرد کا اُس انگے
نہیں کوئی ایسا جو اُس کوں منگے

بنگالے کی اُس پادشاہی اچھے
اُسی نار کی واں دُراہی اچھے

اُسے ایک زہرا سگی بھان ہے
سو داؤدتے وو خوش الحان ہے

بڑی حور ہے جیوں بھنی جیوں پری
سو زہرا اہے یک دوجی مُشتری

اگر اُس سکی کا تجے آس ہے
تو اُس کی صورت اب مرے پاس ہے

اگر توں منگیگا تو میں لاؤں گا
تجے اُس کی صورت سو دکھلاؤں گا

کہا شہ منجے بیگ دکھلا اتال
کہ منج میں رہیا نیں ہے اب کوچ حال

اگر صورت اُس کی جو دکھلائے گا
توتوں دل کے مقصود سب پائے گا

انال اُس کی صورت دکھانا بھلا　　وو صورت کہاں ہے سو لیانا بھلا
عطارد لگا اُس کوں سمجاے کر　　شہنشہ کوں باتاں ہیں ٹک لاے کر
جو دھن کا صورت شہ کوں دکھلائیا　　سو شہ لبدی کوں سر تے لبدائیا
سو دھن کا صورت قطب شہ دیکر　　پچھانا کہ وُی ہے یو من ہر سُندھر
نشاں اُس کے اِس ہیں جو پانے لگیا　　سو چُم چاٹ چھاتی سوں لانے لگیا
اُسے میرے دل کے بِھتر ٹھار ہے　　دیوانا کری مُنج سو یو نار ہے
دغا دے گئی تھی وولے آئی بھی　　لگیا ٹھار مرا جیو ہور لائی بھی
عجب جور خصلت اچھے یو پری　　کہ سُپنے ہیں آ مُنج دِوانا کری
سو دھن خواب ہیں جانی مُنج بِل نہیں　　یو او کل پِرہ کی ہے اُس کل نہیں
جنم سب اسی دھن کوں جپتا ہوں میں　　اسی دھن کی خاطر سو تپتا ہوں میں
میرے خواب ہیں آی سو یو چ ہے　　مُنجے یوں جو لبدائی سو یو چ ہے
یہی نار اُس محل پر آئی تھی　　یہی نار واں اپسے جھمکائی تھی
اِسی نار کوں دیک ہیں سُدسٹیا　　اُسی نار کے عشق ہیں یوں گھٹیا
میرا دل لیکر گئی ہے یو سُندری　　پریشان کی ہے مُنجے یو پری
چِتارا جو دھن روپ لیایا چِتار　　تو ٹک آج میرا ہے خاطر قرار
نہیں تو مِرا حال مشکل اتھا　　کہ بھو تیج بیتاب یو دل اتھا
سو نقاش کا بھوت اُپکار جان　　کرُڑ ہور لاکھاں دِئے اُسکوں دان
کہ یاقوت الماس ہیرے رتن　　دئے بے حساب اُسکوں شہ مال دھن
نہیں انت کیتی کچ اُس دان کوں　　گلستاں کئے شہ بیابان کوں
پڑیا شہ کے خوشحال ہو کر وو بگ　　سُنے ہیں ہُوا غرق سر پانو لگ
جو دھن کی صورت شہ دیکھی شوق سوں　　پڑی اُس وقت یو غزل ذوق سوں

غزل

دسیں دھن مکھ بیچ نیناں کہ موتی تھال ہیں ڈھلتے
لٹاں چھُٹ تن اُپر یوں ہے بھونگ جیوں نیر پر جھُلتے

بدل رنگ سیام کھن کُنتل نین ابلق نپٹ اچپل
کہ کالے ڈونگراں کے تل بچے ہرناں کے او چھلتے

لنبی لٹ اپس کتکی نپٹ سر زد ادک ہٹ کی
چھُرالے ناگ تُج لٹ کے سنپارے دیک کر جھُلتے

دیکھت دھن نین جل کھاکر مچھیاں دعوی کیاں آکر
تو سب جگ یوں پکڑ لیا کر کڑائی بیچ لیا تلتے

نین دو مست چنچل کے اچھیں بیچہ مُکھ نرمل کے
کنول پر بُند جیوں جل کے سو رہ رہ باوٹے ہلتے

دسن تے جگمگی جوتی اہو لک ڈھال گج موتی
دریا دیک رشک تے روتی ستارے حسد تے جلتے

دُدُل دھن پہنے کاناں ہیں کہ سُر پن پھول پاناں ہیں
سورج چاند آسماناں ہیں بچارے لاج تے گلتے

تلک پھُندنا نہ ساجے کیوں کہ منک موتیاں کی لڑ ہے یوں
کجل مخمل کننل پر جیوں سو موتی آج جھل جھلتے

عُطارد کوں شہ حال سب بول کر   کہے خواب دیکھے بتے سو کھول کر
کہ اُس دھن سوں مُنج عشق اس دھات ہے   کھپا ہوں تجے ہیں جُکچ بات ہے
کہ عاشق اہے توں اپی دردمند   تُجے فام اُس کام کی سب ہے چھند
اتال اُس کے ملنے کی تدبیر کر   توں بیگ ہونگو کام تاخیر کر
جو دکھلائے گا توں سو دھن کوں مُنجے   جُکچ توں منگے گا سو دیونگا تجے

سنگاتی تج ایسا کہاں پاؤں گا　　جدھر توں رلجا گا اُدھر آؤں گا
کہ بن یار تیرا میرا یار توں　　لے چل جاں ہے وو دھن مُنج اُس ٹھار توں
عطارد یو سُن بات حیران ہو　　اپس میں اپے ٹک پشیمان ہو
کہیا شہ کوں یو کام مشکل اچھے　　کرن کام اس دھات کس دل اچھے
کہ یو کام اندیش کرنا بھلا　　اگر سچ پوچھے تو بسرنا بھلا
توں دیکھیا نہیں درد اچھوں دوک کا　　توں نیں جانتا کچ قدر سوگ کا
توں غافل ہے نہ ٹک اپس میں بچار　　نکو ہو توں اس کام پر اختیار
کدھیں ٹک یکیلا رہیا نیں ہے توں　　اچھوں دکھ درد غم سہیا نیں ہے توں
کہ یو کام ہنسی کھیل کا کام نیں　　فن اِس کام کا ہر کسے فام نیں
توں جس ملک جانے کوں ہے اختیار　　پری دیو جن پینت میں ٹھار ٹھار
کہیں بات میں خیر کیتیں شر اچھے　　کہیں آس اُمید کیتیں ڈر اچھے
توں نو خیز ہور جان مغرور ہے　　بڈھیاں کا اندیشا بہوت دور ہے
[عقل] جوانی دیوانی اجہل وند نھیں　　جوانی یو بے بند اسے بند نھیں
توں اپنی جوانی میں نہ غرق ہے　　کچے ہور پکنے میں لئی فرق ہے
سکندر پڑیا تھا جو ظلمات میں　　رہیا تھا بلا کے سنپڑ ہات میں
بڈھیاں سوں نچ اُنے تو بچاریا بچار　　بڈھیاں کیچ حکمت تے نکلیا بہار
بڈھیاں کوں جو او پیچ تے پوچھتا　　تو ہرگز اُسے دکھ نہ ہوتا بیتا
جواناں کی سن ہے سو شر شور ہے　　بڈھیاں کی سو تدبیر کچ ہور ہے
[خاماں] پکے باج رنگ خوب پاناں میں نیں　　بڈھیاں میں جُکچ ہے سو خاماں میں نیں
دنیا دار صاحب جو سکتے اہیں　　بڈھیاں کوں نزیک اپنے رکھتے اہیں
گنبھیر ہیں بڈے نت گنبھیراں کنے　　جواناں دُعا منگتے پیراں کنے

بڈے خوب معقول ہر ایک باب
بڈھیاں کی دعا ہوتی ہے مستجاب

نہیں جھوٹ یو سچ ہے سچ جان توں
بڈھیاں کی یو پند خوب ہے مان توں

کہ ہے گھات بھو دھات ہر گھاٹ ہیں
کہ ٹھنڈ دھوپ ہور باد ہے باٹ ہیں

دکھن تے بنگالا بہوت دور ہے
بندا ایسے کاماں تے معذور ہے

سو یو بول اُس شہ کوں بھایا نہیں
ادا بے روش کچھ خوش آیا نہیں

سو خاطر پہ ٹک ماندگی لیاے کر
کھیا شاہ غصے منے آے کر

توں سست ہور باتاں بی تیریاں ہے سست
درست نیں تو کہنا ہے سونا درست

رنبت بیچ رکیا ہوں اُدھر جانے کا
نہیں حاجت اب تیرے سکلانے کا

بڈھیاں کوں سو نھنواد کی عقل ہے
کتاباں میں لیکھے سو یو نقل ہے

بڈھیاں کوں کہاں عقل سنپور ہے
کہ ساٹے و بڈنھاٹے مشہور ہے

بڈھیاں کوں نہ کچ عقل نا فام ہے
بڈھیاں کا جھٹے نانو بدنام ہے

جفا پیری ہور ناتوانی منے
ہر ایکسکوں لذت جوانی منے

بڈھیاں کے سو کاماں میں اب رُچہ نہیں
بڈھیاں میں بھرم باج بھی کچہ نہیں

بڈھیاں میں سو کچ گیان کابل نہیں
درست ہے بڈھے جھاڑ کوں پھل نہیں

بڈھے پیس کر کھانے کوں خوب ہے
بڈھے پنگڑی پُھسلانے کوں خوب ہے

طرز عشق کا توں نہ پچھان نا
ہمیں کی تو بھی آپے ناجان نا

یو قصا و و مسلا ہوا دکھنی
بھروسے کبیرے بھبنس کٹڑا جنی

توں اتنیچ میں یوں ہوا سہم سوں
ہتے مُلک دیکھیا سو کس فہم سوں

رکنے کئی نہ نھی بات یو اُس سنگات
ولے مصلحت کوں کہی شہ یو بات

توں عاقل ہے کر تج پتیایا ہوں میں
تجے اپنے نزدیک لیایا ہوں میں

لگے دل کوں عاشق کے نا توڑنا
ٹٹیا گر اچھیگا تو بھی جوڑنا

ہمت کر توں تقوے کوں کی چھوڑنا — جُڑیا دل مِرا کیا سبب توڑنا
عطارد کھیا شہ نوں شاد اچ مدام — توں صاحب میرا ہیں ہوں تیرا غلام
تُجے عشق میں آزماتا اتھا — سنم بات اس دھات لاتا اتھا
سدا راج کر ہور جی جگ میں جم — سچا پاک عاشق توں ثابت قدم
تُجکوہی یار سوں اختیار ہُوے گا — تو اُس یار سوں اختیار ہُوے گا
اگر یار دلدار ہور اہل ہے — تو یو کام کرنا بہوت سہل ہے
جو شہ تُج سو دھن(۱) کا پنا فام ہے — تو یو کام کرنا مِرا کام ہے
سو یو بات سُن شاہ خوشحال ہُوا — جو پیلا ہُوا تھا سو پھر لال ہُوا
جو طالب کے من منیج مطلوب ہے — برا ہونے کی ٹھار اُسے خوب ہے
کھیا شہ عطارد مِرے پاس ہے — اتال اُس کے ملنے کی مُنج آس ہے
ہُوا شہ سو دھر پنت میں اختیار — کہ بندے نے کوشش خدا کر نہار
سو گنونت چِنارا بھوت دھات دھات — کھیا شہ کوں سمجا کے بھو دھات بات
کہ چلنے کوں اب مستعد ہوپ کر — شہنشاہ کوں بیگ دے توں خبر
جو سنگات(۲) ہر جنس کا لے قماش — کہ عالم میں نا ہوے یو بات فاش
اگر کام کرتا تو یوں کر یو کام — کہ دشمن کوں نا ہُوے یو کام فام
لے شہ آج سوداگری کا لباس — کہ تیرے دندی آس تے ہویں نراس
سو یوں جائیں اب شہ کہ جانے نہ کوی — ہمیں کون ہیں(۳) یو پچھانے نہ کوی
پھر اگر اپس کے سو اس بھیس کوں — یو سٹ دیس چل جائیں پردیس کوں
جو منگتا ہے شہ یوں کہ مقصود پائیں — تو باٹ اب ہمیں سٹ کواڑ باٹ جائیں
کنا تھا سو کہیا تُجے میں بچار — اتال ای شہنشہ ترا اختیار
انگے بائیں ہے ہور پیچیں گوا — اندیشا نکو کر ہُوا سو ہُوا

(۱) سب (۲) سنگھائیں تو (۳) کر

دو نوں کے یکدل ہو کر را جوٹ ۔۔۔ رکئے کام اُدھر جانے کا آج گھٹ
اگر ناپخنا پنچ ہے تو گھنگھٹ ہے کیا ۔۔۔ نکل جائیں چل بیگ یاں ہٹ ہے کیا

اجازت خواستن محمدؐ قلی قطب شاہ از پدر و مادر

چھپا راز پرگٹ ہوا شاہ کا ۔۔۔ کہ عاشق اچھے شاہ اُس ماہ کا
چھپی بات نیں بوجتا شہ چھپاے ۔۔۔ کہ عشق ہور مستی چھپایا نہ جاے
کیا بات ظاہر دو اُس بات میں ۔۔۔ رکتا کوی رکھے آگ کوں ہات میں
جو یک گھر متے عود کوں کوی جاے ۔۔۔ تو سو گھر لگ(۱) اس عود کا باس جاے
کہ پھل کیوڑے کا جو باس ہے چھنال ۔۔۔ نہ رکھ سکسی ہرگز اِسے کوی سنبھال
پرت کوں چھپانے کہیں ٹھار نیں ۔۔۔ پرت باولی ہے چھپن ہار نیں
جداں تے جو پیدا ہوا ہے یو جگ ۔۔۔ پرت کوی چھپا نیں سکیا آج لگ
پڑی خلق مکھ بات یو پھانک کر ۔۔۔ رکھیا جاے اسمان کیوں ڈھانک کر
جو اہراجل سیں جھر سرنوشت ۔۔۔ جو جل گزرے جس سر تے ہو سرگزشت
محبت او لینچ توں کر نکو ۔۔۔ کریگا تو رسوائی تے ڈر نکو
محبت کتے ہے سو رسوائی ہے ۔۔۔ یو رسوائی عاشق کوں ہو آئی ہے
وہی یار بھاتا اچھے یار کوں ۔۔۔ مشقت سوں ڈھوے یار کی بھار کوں
محبت لگیا ہے جسے پیو کا ۔۔۔ نہیں کوچ پروا اُسے جیو کا
اول جیو تے ہات دھوتے اہیں ۔۔۔ پچھیں عاشقاں عاشق ہوتے اہیں
سو ہاتی ہے رُسوائی یاری منے ۔۔۔ کہ عاشق کوں عزت ہے خواری منے
یہاں پادشاہی غلامی اچھے ۔۔۔ یو بدنامی نیں نیکنامی اچھے
محبت میں ہوتا جہاں جگ اسیر ۔۔۔ برابر ہے واں پادشا ہور فقیر

(۱) منے

ندیم اپنے کوں شہ بُلا بھیج کر | یو قصّا کھیا اس کنے سر بسر
کھیا ہیں کھیا جیوں تجے یتو بچ توں | کہہ یو بات بھو دھات اس شاہ سوں
رضا منگ بھیجیا شہ شہنشاہ کن | کہ جاتا ہوں اب میں بنگلے کے دھن
کھیا جب ندیم اُسکوں جاکر یو بات | اندیشا لگیا کرنے شہ مکھ دے ہات
کھیا کوی کہو میرے فرزند کوں | کہ سُن کان دھر باپ کی پند کوں
توں سور ہے نکو دور ہو اسمان تے | توں ہیرا اچھے نا بچھڑ کھان تے
توں پھل ہور ہے ٹھانو تج پھول بن | توں سرو ہور جاگا ہے تیرا چمن
توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہے | توں جم جیو تج تھے میرا جمع ہے
نکو کر پریشاں دلِ جمع کوں | نکو توں بجھا جھمکتی شمع کوں
جسے یار کہتے سو کیش یار نیں | اگر ہے تو بھی کوی وفادار نیں
وفادار سو بار کرتار ہے | توں اُس سات ہو یار اگر یار ہے
اپے اُس سوں ہور وو اپس سوں اچھے | توں وو عین ہور عین دو توں اچھے
نکل ایسے کاماں تے آنا بھلا | محبت خدا سوں لگانا بھلا
توں جس سات جیو لانے کوں جائے گا | تجے سٹ وو دوسریاں سوں جیو لائے گا
کہ کامل مثل کہہ گئے یوں اگلے | منگوں دید میں دید سو دھنک کوں منگے
نہ یاری کے لایق ہر یک یار ہے | ہزاراں میں یک کوی وفادار ہے
ہر ایکسکوں جیو یو کہ لایا نہ جائے | زمانا بُرا کس پتیا یا نہ جائے
کہ جسکوں پتیا کر توں جیو لائے گا | اُسی تے توں آخر دغا کھائے گا
اپس گھر میں اچ نا نکلنا بھلا | بُرا وقت ہے دیک چلنا بھلا
نہیں خواب یو خیال توں بیگ سٹ | نکو کر توں اِس کام کے تائیں ہٹ
میرا جیو ہور دل ہے تجپر فدا | نکو ہو توں بڈپن میں مُجھ تے جُدا

نکو نھا سس جا توں میرے پاس تے — نکر منج نراس اس امید آس تے

کیا باپ شہ تجسوں کہہ کیا برا — کہ توں آج ہوتا ہے اُس تے جدا

ندیم اُسس جنس[۱] کی خبر لیائے کر — کھیا شاہ کوں یو پنچ سمجائے کر

خبر اس تے اس دھات جو شاہ پائے — ندیم کوں جھڑک سٹ کہ غصے میں آئے

کہ نیہ کا خبر نیں یو دھرتے اہیں — جھوٹی بات چُھپکیچ کرتے اہیں

توں یاری ہر ایکس سوں ناجوڑ یوں — توں دل کوں نکو موکلا چھوڑ یوں

یو دل نھیں بلا غیب کی کچ اچھے — دیوانا عشق باز ہور کچ اچھے

کیئے عشق اول تے یوں عشق باز — کہ مندھر حقیقت ہے سیڑی مجاز

سڑی اُس اُپر پانوں رکھ بعد ازاں — توں مندھر میں جا جیو منگتا جہاں

کہ جس یار کوں یار سوں غرض ہے — یو دکھ سوسنا اُس اُپر فرض ہے

جفا نیں منجے عشق کے بند تے — نفا نیں ہے کچ جگ کیرے پند تے

سُنے نیں کے مجنوں دکھیں تب سیا — سو لیلیٰ کی خاطر وو کیا کیا کیا

سُنے نیں کے فرہاد سے یار نے — دیا جیو شیرین کے کارنے

محبت کے مارگ نہیں جانتے — جھوٹے چُھپکے کی منج کوں رنجانتے

منجے اُس چنچل دھن کے تیں جیون دیو — جو ہوتا سو میرے اُپر ہون دیو

لگیا نیں ہے یو جیو اس دھات سوں — جو ٹوٹے یکا ایک کس بات سوں

خدا عاشقاں کے لکھیا بھاگ میں — کہ جلنا اچھے عشق کی آگ میں

میں راضی ہوں اپنے اسی بھاگ تے — سمندر کوں نیں خوف کچ آگ تے

منجے اُس تے شادی اچھے غم نہیں — کہ دکھ عشق کا سک تے کچ کم نہیں

خوشی ہے وے عشق کا درد کاں — جسے درد یو ہے سو وو مرد کاں

یو ایسا درد نیں جو ہووے ہر کسے — بڑے بخت اُس کے خدا دے جسے

---

(۱) وفا

مناکرنے پیبرت پڑیا جگ گلے ‌ ‌ ‌ ‌ مجکوں سمجھے نا اُس ستی کیا چلے
نہ کچ مجکوں حاجت ہے پند سات یوں ‌ ‌ ‌ ‌ سمجتے تو نا بولتے بات یوں
جو عاشق پرت پھند میں بند ہے ‌ ‌ ‌ ‌ اُسے داغ پر داغ یو پند ہے
کہ عاشق سچا ہور جاں باز ہوں ‌ ‌ ‌ ‌ پنداں تے یو لوگاں کی ہیں واز ہوں
یو وار نا کے دیکھیا ہوں میں بار بار ‌ ‌ ‌ ‌ کہ عاشق کوں نیں ہوتی پند سازگار

رُباعی

میں نار ہسوں اُس شہر تلک جاے بن ‌ ‌ ‌ ‌ چنچل سکی کا چک درس پاے بن
اس جیو دِوانے کوں کیوں ہوے قرار ‌ ‌ ‌ ‌ اُس نار کو اِس ٹھار لے کر آے بن

رضا باپ جانے کوں جو نیں دیا ‌ ‌ ‌ ‌ مناکر مناکر منا جو کیا
سو شہ ماں کے نزدیک جا بیٹھ کر ‌ ‌ ‌ ‌ نپٹ عجز سوں پانو پر سیس دھر
جسے عشق اُچھالے وو کیوں چپ رہے ‌ ‌ ‌ ‌ سو اُس ماو لی پاس شہ یوں کہے
منجے سوں ہے اُس دھن کے دیدار کا ‌ ‌ ‌ ‌ منجے سوں ہے اُس چھند بھری نار کا
منجے سوں ہے اُس دھن کے دو نین کی ‌ ‌ ‌ ‌ منجے سوں ہے اُس کے میٹھے بین کی
منجے سوں ہے اُس رنگ بھرے گال کا ‌ ‌ ‌ ‌ منجے سوں ہے دھن مشک رنگ بال کا

پر پر پرٹے نہ بوجے جس پر پڑے سو بوجے
کیا پر کروں کہو ہوں کو بر منجے نہ سوجے

کہ میں شہر بنگالے کوں جاوں گا ‌ ‌ ‌ ‌ خدا لیاے تو بیگ پھر آوں گا
جنی ماں اپن مہر سوں آے کر ‌ ‌ ‌ ‌ کہی شاہ توں یوں سواں کھاے کر

سُنی نا جو یو بات شہ ہیو تے
ڈری شاہ کے ناز نیں جیو تے

مبادا اپس پر کرے گھات کچھ
کہ سُنتا نہیں کِس کی یو بات کچھ

اُسے عشق اُس نار کا زور ہے
دِیوانا ہُوا فکر اسے ہور ہے

جو ماں کی بی نیں بات شہ ٹک سُنیا
ہزاراں نقش ناصحاں پر چُنیا

ہُوا شہ کوں معلوم خوب یچ اتال
کہ شہزادے کوں کوی نہ رکھسی سنبھال

رباعی گفتن ابراہیم شاہ

عاشق ہے جگوی پند اسے بھاسی نا
سر ہے ملک اس باٹ ہیں تے جاسی نا

کیا کام منا عشق تے کرتے ہیں اُسے
ہرگز کسی کے کی[1] منے وہ آسی نا

کہے شہ کوں توشا دینا باٹ کوں
کہ جاتا ہے شہ عشق کے ہاٹ کوں

کئے دور شہ دل ہیں تے کوپ سب
لگے مستعد کرنے اب موپ سب

سو دلدار غمخوار یاراں ملے
شہنشاہ کے دوستداراں ملے

جو توشا پکا کر دئے شہ اپے
چُرا کھانے کوں لوگ اُسے لی جپے

جُھٹالے سو توشے کوں چور آئے کر
کہ اُس ٹھار شہ بیگ پھر آئے کر

تماشاں کے بندلے دئے بے شمار
ہتیاں کی انباریاں اُپر کر انبار

غلام ہور باندیاں ندیم ہور قوال
دئے شہ کوں خدمت کی خاطر دنبال

گلے شاہزادے کوں شہ لائے
جُکچ شاہزادا منگیا سو دئے

کہ فرزند سفر کرنے جاتا اہے
خدا جانے بھی پھر کو آتا اہے

خزینا دیا شہ کوں شہ شاد کر
سوا اونٹاں اُپر شہ چلے لاد کر

اٹھیا نا دکھانتیاں کیرا سر بسر
فرشتے[2] جو تھے سب اُٹھے جاگ کر

---

(۱) پندیں (۲) سُتے

رین کا سو تیسرا دو پارا اتھا ‏— کہ نکلیا صبح کا ستارا اتھا
حشم کی سو چوندھیر تے فوجاں اٹھیاں ‏— دکھن کے سو دریا تے موجاں اُٹھیاں
علم یوں دسیں شاہ کے ساز سوں ‏— کہ خوباں لئے دور اچھا[1] ناز سوں

رخصت شدن شہزادہ

کھڑے سعد شہ دیک مہر ستی ‏— چلیا بھار سب باند کر گھر ستی
لگے کرنے ماباپ شہ کوں دُعا ‏— خدا دیوے شہ تج تیرا مدعا
پُنم چاند جیوں دونو گھٹنے لگے ‏— ستارے انکھیاں میں تے ٹُٹنے لگے
کہے شاہ ماباپ کوں پھر یو بات ‏— کہ ہیں دل کے ہت میں نہ دل میرے ہات
نکلنا کِسے گھر تے بھاتا اھے ‏— مُنجے دل یو ستمی لجاتا اھے
رکتا میں رکھوں دل کوں رہتا نہیں ‏— یو کیا بھید ہے کوئی کہتا نہیں
بھوت مُنج کوں لگتا اھے یو عجب ‏— کہ آدم پہ غالب ہے دل کیا سبب
منجے یاں رہنا بھوت مشکل اھے ‏— کہ اِتنا کیا سب سو یو دل اھے
ہُوا رام ہیش دل میرا رام نیش ‏— یو دل کیا کرے گا مُنجے فام نیں
کِسے بل ہے جو حرص کوں ڈال کر ‏— رکھے اپنے اِس دل کوں سنبھال کر
اُسے آج سنبھال رکسی نہ کوی ‏— یو سر زور ہے لڑنے سکسی نہ کوی
شہاں عجز[2] ہیں دل کیرے زور تے ‏— تو کیا ہُوے گا اب کسی ہور تے
پنکھی ہور پری ہور دیو ہور جِن ‏— یو سب دل کی خدمت کریں رات دن
سو ماباپ کوں شہ دلاسا دیکر ‏— چلیا اپنے معشوق کے شہر ادھر
نوا نپڑا وتے آئے منزل تلگ ‏— پھرے شہ کے ماں باپ پڑ شہ کے پگ
چلے شاہ منزل کوں یوں دات دات ‏— کہ یک دیس میں جائیں مہینے کی بات

---

(۱) اُچا (۲) عاجز

ہر یک ڈگ میں شہ دھن کوں جوتا اتھا
محبت کے کاماں میں سارا ہو کر
عبیر اُس سو دھن پنتھ کا دھول تھا
جسے عشق کی آگ جالی اسے
(ن) سٹیا راحت اپنا نپٹ دیہ کا

تلیں تل پرت زیاست ہوتا اتھا
لگیا پھرنے صحرا میں یارا ہو کر
انی دار کانٹا اُسے پھول تھا
لحاف اس گگن بھیں نھالی اسے
کہ جوں حق ہی تیوں پنت چلیا نیہ کا

غزل گفتن محمدؐ قلی قطب شاہ

مد عشق میں پیا سو چڑیا ہے اثر منجے
سُد عقل فہم چھین کیا بے خبر مُنجے

دھن مکھ اگن میں پڑنے سمندر ہُوا ہوں آج
طوطی نہیں ہوں میں کہ جو بھاوے شکر مُنجے

پھُسلا کے خوبی سوں چج لجاتا بُلا[۱] ے کر
شاندے بو عشق آج کدھر کا کدھر مُنجے

ہاتف خبر دے بیگ اگر دوست ہے مِرا
کِس رات آملے گی وہ چنچل سُندھر مُنجے

باول ہو باونا[۲] د پھروں دشت میں اَنال
نا بھاوے سنگ چکہ کسی کا نہ گھر مُنجے

(ن) ہاتف مجے خبر دے اگر دوست ہی مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر مجے

اپ بھاونا ہُوا ہوں سبھیں بھاونیاں کوں چھوڑ
دھن بھاونے وو کھینچ لے اپنے ادھر مُنجے

---

(۱) بھُلاے (۲) نمنے

کُشتن محمد قلی اژدھارا

لگا آسس امید سُبحان سوں | جو شہ باٹ چلتے اتھے دھیان سوں

یکا ایک اِس باٹ میں دور تے | نورانی سو نیناں گیرے نور تے

دیکھی گرد اند کار ہے بے شمار | کہے یو ابھالاں رہنے کا ہے ٹھار

اسی سات شہ دل میں کچ لیائے کر | سو نزدیک اسس پہاڑ کے آئے کر

کہے شہ عطارد کوں کہ کیا ہے یو | کہ اند کار دِستا ہے اِس دھات سو

عطارد دیا شہ کے تئیں یوں جواب | کہ اے شہ جہانگیر عالی جناب

بُلند گرڑ یو بی مثل گھن سار ہے | دیواں ہور سانپاں کا یو ٹھار ہے

بنی آدم اسس ٹھار نیں ٹھارتا | پنکھی پتنگ اسس ٹھار نیں مارتا

انبر تے بی اُنچا ہے اُنچائی میں | دھرت تے بی چوڑا ہے چوڑائی میں

جو یک سنگ سٹے اِس پہڑ پر تے کوئے | تو بھیں ہور اسماں مِل ایک ہوئے

بلکٹ پہاڑ اسس پہاڑ کا نانو ہے | یو اسمان اِس پہاڑ کا چھانو ہے

کہ ٹک فہم اسس پر جو چڑتا اہے | تو ماندا ہو اُسس ٹھار پڑتا اہے

اندیشا نہ چڑ لنگ ہو پکڑے کمر | نظر ٹھینس کھا کھا پڑے اُنس اُپر

نہ اُس پہڑ(1) پر سنگر بزے اہیں | لھوے خنجراں ہور نیزے اہیں

جو اسس پہاڑ پر جانے اچنا محال | تو نکڑے ہو پڑتا فلک جیوں ابھال

جو ہلتی نہیں ہے زمیں ٹھار تے | سو اس پہاڑ سنگین کے بھار تے

جو شہ دیکتے تھے نین لائے کر | یکائیک بک بھیس سوں آئے کر

بُلند ایک بندا بڑا واں نظر | دو مشعل جھمکتے اتھے اُسس اُپر

دو رنگ تھے اُسے رنگ سیہ ہور سفید | گدھیں ہوئے پرگٹ گدھیں ہوئے نہ پید

(1) پہاڑ

جو بنڈا او د تھا سو یکایک وہاں
لگیا دسنے چنگیاں سوں ملکر دھواں

کہے اس عطارد کوں شاہِ جہاں
کنے آگ روشن کیا ہے یہاں

جواب اُسس دیا یوں عطارد پھرا
بڑا ایک رہتا ہے یاں ازدہا

بنڈا نیں یو اُسس ازدہا کا ہے تن
دو مشعل ہیں اُس ازدہا کے نین

کہ جبڑا سو جیوں غار محکم اچھے
دھواں نیں یو اُس سانپ کا دم اچھے

اتھی آگ شعلے شفق کھم سکتی
سو اس ناگ کے آتشیں دم ستی

نکلتا ہے شعلیاں سوں دم ناگ کا
کہ بادل برستا ہے مہینوں آگ کا

چل اے شہ پھریا اب ہم اس گھاٹ تے
سلامت گیا نیں کوی اس باٹ تے

جو دیکھے نہیں باٹ اگے جانے کوں
لگے کرنے تدبیر پھر آنے کوں

کہے شہ کہ مردانے مرداں نہیں
اگے کا پچھیں پانو رکھتے نہیں

مرد وو جو مرداں منے نانوں کر
چلے عشق کی باٹ سر پانو کر

مُنجے کام نیٹ کس کی تدبیر سوں
کہ راضی ہوں ہیں اُس کی تقدیر سوں

توکل خُدا پر جو کرتا اچھے
وو ہرگز نہیں کس تے ڈرنا اچھے

مردنے پکڑتا بڑا کام دست
کہ لوٹے تو بھنڈار مارے تو ہست

کہی بات یو شہ عطارد کنے
یکایک آکر سو ویسے منے

جو اُٹ ازدہا شہ کے سنمک چلیا
کہ محشر کے بارے تے ڈونگر ہلیا

بیتا کچ دو دھرتا اٹھا ناگ بل
کہ اسمان کوں مارتا پھن اُچل

جو نزدیک آیا وو ٹک ڈاٹ کر
گئے لوگ سنگات کے نھاٹ کر

علیؑ ولی تھے مددگار واں
خدا بن نہ کوی شہ کوں تھا یار واں

جو حملا کر آیا وو شہ کے ادھر
کھڑے رہے وہاں شہ فرنگ کھینچ کر

سو شہ ہات کا ایک اسے گھاو لگ
دو ٹکڑے ہوا سیس تے پانو لگ

جو جلاب چک دوستیا تھرتے
زمیں سب ہری ہو رہی زہر تے

نظر زہر تے اس کی نا ہوئے کیوں
کہ نھوں شاہ کے زہر مہرا ہو جیوں

ہر ایک زہر مہرا سو پر جیبت کا
کہ کرنا اچھے کام امریت کا

فرنگ لال سب لھو ہیں ہوی سر بسر
کہ بجلی پڑی جا شفق کے بھتر

کہے سب کہ رستم ہے شہ راست توں
شجاعت ہیں اس تے بی ہے زیاست توں

مدد جم تجے شاہ یاسین ہے
کہ توں ایک لاکھاں پہ سنگین ہے

حشم سب پڑیا پانو اس بات کوں
لگیا گرد دینے شاہ کے ہات کوں

ہنسے شاہ اسوقت خوشحال ہو
چلے لوگ سب شہ کے دنبال ہو

نین بھکاری درس کے اور نت اٹھ مانگے بھیک
پھٹوے رنین نلجری سوا جنوں نہ لاگے سیک

جو یک ٹھار اترے نھے اس ٹھارتے
پڑیا شاہ کے دشت کو چارتے

سورج تاب سب شاہ سوں جگ مگیا
سو یک پنجرسی کوٹ دسنے لگیا

کہ وو کوٹ شہ دیک حیراں ہوئے
بلا کر عطارد کوں نزدیک کہے

کہ یو کوٹ دستا سو کس کا اچھے
تجے فام ہے کہہ توں جس کا اچھے

کھیا شہ کوں راکس ہے اس ٹھار پر
نہیں واں کہیں آدمی کا گذر

خندق سات ہیں سات سمدر سماں
ہر یک برج اس کا ہے جیو آسماں

کنگورے بلند جو دسے دیس کوں
کنگوئی کرتے تھے سورج کے کیس کوں

سو نین اس کے دو چاہ غدار ہیں
کہ سر نین ہور ہات سو چار ہیں

وو راکس بی ایسا ہے کالا بلا
جو شیطان دیکھے تو اس ٹھاس جلے

خندق بے بدل وہ عجب غار ہے
کہ بھیں کے بھون کا مگر ٹھار ہے

دو راکس کے بالاں ہیں سانپاں ہیں یوں
چھچھوندے پڑے اچھتے بیلاں میں جیوں

صُبح اُٹھ نہاری کرے تو ہتی
کہ ملعون ہے وو بڑا نِکبتی

بُرا ہے وو دجّال تے سو حصے
خُدا موں نہ دکھلائے اُس کا کِسے

نہ کوی سکسی اُس سات دند سارنے
اجل کا نہیں کام اُسے مارنے

بھوت مشکل ہے سب سے یو جہ ٹھار
کہ وو جھر ہے چیوندھیر کو چار چار

نہیں باٹ انگے شاہ جانے کدھر
سو ہمناکوں یو کوٹ اُنگے بغر

اجھوں یاں تے پھر جائیں تو خوب ہے
کہ جیفی انگے کھائیں تو خوب[1] ہے

کہ کوئی دیو سوں دند بسا یا نہیں
ہتیاں سوں کنے گانڈے کھایا نہیں

نہ کوی سکسی اب اس سوں دند سارنے
کہ اُسکوں اجل نیں سکی مارنے

کہے شہ ڈرالو اہے توں عجب
ڈراتا ہے اننیاں کوں سو توچ سب

تیرے ڈرنے تے سب یو ڈرتے اہیں
فکر نہاسنے کی یو کرتے اہیں

سنگاتی کے لوگاں تیری بات تے
نکل جائیں گے ایکدن ہات تے

نہ ڈر کر کسی تے نڈر ہوڑنا
اگر ڈر اچھے تو بی ڈر نیں کنا

جو لوگاں کو تقوا ہُوی اس بات تے
جو نا جائیں ڈر کر وہ سنگات تے

بُڑا ہے توں یو بات نیں تجکوں فام
کہ مرداں کی ہمت تے ہوتا ہے کام

زرہ ہیچ ہے تن شہ بُلند بھاگ کا
کہ شعلا لھوے بیں پڑیا آگ کا

مکر ہے مکر دیو کالے منے
کہ یا باگ بیٹھا ہے جالے منے

دِسیں شاہ جھگڑے کے میدان میں
کہ شرزا کھڑا ہے بیابان میں

عطارید سوں بات کر شہ جواں
منگا تیر ترکش ترنگ ہور کماں

کہ قوس و قزح فتح بخش ہے کماں
شہاباں تیراں ہور ترِکش آسماں

---

[1] اصل نسخے میں "خوب" لکھا ہے۔ غالباً "معیوب" ہو گا۔

سو نیزا اسے کہکشں کہ خنجر ہلال — سپر ہات ماوے اچھے جیوں اچھال

سِلے خوب ہے جس کوں اس دھات کا — اُسے ڈر نہیں کچھ کسی بات کا

پتیارے کے لے سات بارہ نفر — چلے شاہ اس پنجرسی کوٹ ادھر

خدا ہور محمدؐ علیؑ کا لے نانوں — رکھے کوٹ میں شاہ بیشنک پانوں

ہوئے جیو سوں سب شہ سنگات اختیار — لگے پھرنے اس کوٹ میں ٹھار ٹھار

دیکھے ایک واں آدمی زاد تھا — پریشان حیران ناشاد تھا

جو دیکھیا وو شہ کوں اُٹھیا آہ مار — کھیا کی تُمیں آئے ہیں ایسی ٹھار

لعین ایک بدبخت راکس ہے یاں — پکڑتا ہے آدمی کوں دیکتا جہاں

تُمیں پادشاہ ہیں جھوٹے یاں نہ آو — کہ یو ٹھار کچھ خوب نیں نیک[۵۱] جاو

اگر شہ سُنے گا تو میری یو بات — غلام ہو کے میں آوں گا تجھ سنگات

رکھیا ہے یو راکس مُنجے بند کر — نہیں جانے دیتا ہے یک تل کدھر

یکیلا ہوں میں یاں کدر نھاٹ جانوں — کہ کیں نھاٹنے نیں پٹرتی ہے ٹھانوں

اگر توں نہ آتا تو مُنج کیوں ہوتا — خدا جس کوں منگتا اُسے یوں ہوتا

مُنج اس وقت تج سا ملیا شہ گنبھیر — کہ درماندے کوں ہے خدا دستگیر

کھیا شاہ اُس آدمی زاد کوں — فقیر ہور مسکین ناشاد کوں

توں آیا ہے کاں تے تیرا ٹھانوں کیا — کہ توں کون ہے ہور تیرا ناوں کیا

کھیا شہ کوں وو بھوت زاری سنتی — عزیز ہور محبت سوں یاری سنتی

یکا ایک انپڑیا ہوں میں تج لگن — کتا ہوں میرا حال میں شاہ سُن

حلب میں جو شہ شاہِ سرطان ہے — جو پردھان اُس کا اسد خان ہے

اسد خاں جو ہے شاہِ سرطان کا — سو فرزند ہوں میں (اس) اسد خان کا

---

[۵۱] غالباً "بیگ" ہوگا۔

نہ منج بھان نا منجکوں بھائی اچھے
اسد خان باپ ہور یک مائی اچھے

بندا ہیں نیرا ہوں منجے توں پچھان
کہ ہے نانو میرا سو مریخ خان

انند عیش سکھ گھر میں دھرتا اتھا
جکچ جیو منگتا سو کرتا اتھا

یکائیک یک رات من ہر سندھر
دیوانا ہوا خواب میں دیک کر

سو پردیسی یک کوہی میرا یار تھا
ہر یک علم تے وو خبردار تھا

کہا خواب میں یو اُسے کھول کر
بشارت دیا اُن منجے بول کر

سو تعبیر اُس کا اُنے یوں کھیا
کہ جیوں میں جو دیکھیا اتھا یوں کھیا

تفحص بھوت دھات اس دن کیا
سو تحقیق خوبی خبر یوں لیا

کہ دو شاہزادیاں ہے بنگالے میں
سو اُستاد ہے ناز ہور چالے میں

یکن زہرہ ہے دوسری مشتری
یکس تے اچھے خوب یک سُندری

منجے جو بھلا ہی سو زہرا اچھے
کہ اس نار کوں حُسن دھریا اچھے

بھوت زُہرا پر شاہ میرا جیو ہے
دہی جیو میرا وہی پیو ہے

نیٹ جیو منگتا ہے اُس پیو کوں
کِتا ہیں رکھوں لالچی جیو کوں

جکوی بوالہوس ہور طمع دار ہے
جہاں جائے گا وو وہاں خوار ہے

جسے کچ طمع نیں ہے وو خوار نیں
بھلا ہے وہی جو طمع دار نیں

طمع تے جو حُرمت کوں نقصان ہے
طمع بھوت ادیں کوں زیان ہے

وے جن قباحت کوں نا فام ہے
اُسے ایسی باتاں سوں کیا کام ہے

منجے یاد بِن اُس کے کچ کام نیں
منجے ایکتِل اُس بِن آرام نیں

لٹیا جیو میرا ہیبت اس ٹھار کا
نہ اچھتا اگر یاد اُس نار کا

جو جیوتا ہوں میں دیکھ دُکھ دھات دھات
کہ عشق اس سکی کا ہے آبِ حیات

جو شہ میں بنگالے کوں آنے رکیا
منا کر منجے باپ بی بند دیا

بھوت دھات سمجا کھیا خوب نیں   عشق بازی کرتے نہیں یوں کہیں

جتا باپ کہہ کہہ منجے سر دھنیا   سو اس باپ کی بات میں نیں سنیا

چلیا وو بچ بنگالے کے شہر ادھر   سو ماباپ کی بات کوں ٹھیل کر

سو دھن عشق کے مدسوں ماتا اتھا   پکڑ باٹ ہیٹ اپنی جاتا اتھا

یو راکس نے آ بند پکڑیا منجے   کہیں جانے نا دیکے جکڑیا منجے

سنگاتی جو لوگاں اتھے آس کر   یکیلا منجے سٹ کے گئے نھاس کر

سو ایسے خرابے میں یاں آج کوی   نہیں دوسرا بھی خدا باج کوی

توں یاں کیا سبب شاہ آیا اہے   تجے کون اس ٹھار لیایا اہے

یو راکس کے آنے کیرا وقت ہے   توں جاتا نہیں جیو کیا سخت ہے

کہے شہ کہ ای گنونتی گن سنگھار   توں دستا ہے میرا بھوت دوستدار

ترا ہور میرا سو یک حال ہے   دو مچھلیاں بچاریاں کوں یک جال ہے

کہ میں خستہ دل ہور توں دل فگار   ہمیں دونو مل اب اچھیں ایک ٹھار

ہمیں دونو عاشق دردمند ہے   ہمیں دونو یک پھند میں بند ہے

ہمیں دونو پنکھی ہیں یک باغ کے   ہمیں دونو شعلے ہیں یک داغ کے

ہمیں دونو یک باٹ کے چلنہار   ہمیں دونو یک کھاٹ پر ہیں سوار

ہمیں لاابالی اہیں باولے   ہمیں جان خیالی ہیں اوتاولے

ہمیں دونو شوقی ہیں یک شوق کے   ہمیں دونو ذوقی ہیں یک ذوق کے

ہمیں دونو بدلائے ہیں بھیس کوں   ہمیں دونو جاتے ہیں پردیس کوں

ہمیں دو پریشان یک جمع کے   ہمیں دو پتنگاں ہیں یک شمع کے

ہر ایک ٹھار دو میں محبت اہے   کہ عاشق کوں عاشق کی صحبت اہے

دنیاں میں نہیں کوئی عاشق بغر   جو دکھ کوی کس کا سنے کان دھر

کہ عاشق دُکھی دُکھ بھاتا ہے اُس ۔۔۔ دُکھی ہے وو سچ دُکھ سُہاتا ہے اُس
دُکھی کوی تو اس دَور میں آج کس ۔۔۔ نہ کہہ دُکھ اپنا دُکھیا باج کس
دُکھیا تیرے دُکھ کا سنگاتی اہے ۔۔۔ تیرے دُکھ کی بات اُسکوں بھاتی اہے
سُکیا کے کنے جاکے دُکھ بولے جو ۔۔۔ اپس پر ہنسا لینے منگتا ہے وو
جو طاقت تجے نیں ہے دُکھ سونے ۔۔۔ تو ڈک کہہ اپس جاے دُکھیا کنے
دُکھیا دُکھ تے خوش ہور سُکیا سُکھ ستی ۔۔۔ نہیں سُک کوں نسبت ہے کچھ دُکھ ستی
سُکیا کس کے دُکھ کوں اپڑتا نہیں ۔۔۔ کہ سُکھیاں کوں دُکھیاں سوں پڑتا نہیں
پرت جس کے من مینچ بیٹھی اہے ۔۔۔ وو کیا جانے خوشحالی کیسی اہے
جو کوی شادمانی سوں سنپور ہے ۔۔۔ سو اُس غم کی لذت تے وو دور ہے

کھنتی ہوں دُکھ میرا روکر مری بنی سکیاں کوں
باتاں۔ وکد پلیٹی آپو نچتے انکھیاں کوں

اسی عشق کی بات کوں دھات دھات ۔۔۔ جو کرتے اتھے شاہ اُس کے سنگات
سو راکس دیکھے دور تے آوتا ۔۔۔ وو نا سعد جیوں رعد ارڑاوتا
جو بھو تیج انگے دھس کر آنے لگیا ۔۔۔ شکل بد شکل کر ڈرانے لگیا
سو شہ آیتہ الکرسی پڑ پھونک کر ۔۔۔ کئے دور اُسے موں اُپر تھونک کر
تو راکس وو نزدیک آنیں سکیا ۔۔۔ رھیا دور ٹک ہات لانیں سکیا
ڈرے نیں جو شہ دیو مغرور تے ۔۔۔ لگیا سنگ بھر کانے وو دور تے
جو اُٹ شہ کیا جیو اپنا بڑا ۔۔۔ کماں اُتری تھی اُس کوں چیلا چڑا
کشش کر جو شہ تیر مارے سو وو ۔۔۔ پڑیا بھیں پہ تل سپر اُپر پانوں ہو
اُلٹ یوں دِسے زخم کھا سپر میں ۔۔۔ کہ جیوں عکس اچھے جھاڑ کا نیر میں

ڈھلا را اٹھیا یوں وہاں سربسر　　زمیں اڑ چلی جانوں اسمان پر
فرنگ میان نتے کاڑی شہ جان یوں　　نکلتا ہے کینچلی میں تے سانپ جیوں
کئے چوٹ یوں شاہ نزدیک آ　　کہ کو بیس اوپر پڑیا سبیں جا
علامت قیامت کی پیدا ہوی　　زمیں چور آٹا ہو میدا ہوی
اڑے سنگ یوں اس ڈھلار سے　　کہ تیراں ہو لگتے تھے بارے منے
اڑیا گرد چوندھر کئے شہ جو جنگ　　چھپیا باگ پر گٹ ہوا ہے بھونک
لھوا لھو سوں ہے لال شہ جان کا　　کہ یا ہست بس ہے شاخ مرجان کا
رگت سمد یوں بھر وہاں رہ گیا　　کہ دھرتی ڈبی ہور انبر بہہ گیا
طبق تو شفق رنگ رگت سو بھرے　　نزیک ہے جو دھرتی اجل جھل مرے
تول شہ عجب بل ہے تج کھرگ کوں　　کہ ادموی کیا مار کر مرگ کوں
عرق سوں غرق کر سپٹ فرش کوں　　کہ تھیں ہو لگی موج جا عرش کوں
جو آیا مسلّم وو دم داٹ کر　　فرشتے عرش پر تے گئے نھاٹ کر
حیات آکے دی شاہ کوں خوش خبر　　لھو پی دندیاں کا اجل پیاس بھر
عطارد قطب ہور مریخ خاں　　ملے آکے تینو یو نو خیز جاں
کئے شہ ہلاک اُس بد افعال کوں　　کہ مہدی سے مار دجّال کوں
علی دست تھے شہ کوں ہر ٹھار فتح　　کہ نصرت رفیق ہور ہے یار فتح
کئے شکر تب شاہ کرتار کا　　پکڑ پنت چلے بھی اُسی نار کا

دو باٹاں ملیاں باٹ میں ایک ٹھار　　کہے شہ عطارد کوں واں ٹک بچار
ہمیں یاں تے کس باٹ جانا اتال　　کہ دن شاد ہو پائیں دھن کا وصال
کھیا یو برابر دو باٹاں اہیں　　ہر یک باٹ کوں چھار گھاٹاں اہیں

پھر نہار نیش سے قدر ہور قضا
جدھر جائے گا شہ توں نیرا رضا

ادھر بی پریاں ہور اُدھر بی پریاں
کہ اچھنیاں اہیں یاں کدھر بی پریاں

جنگل کے جنادر تے پا خوش شگن
عطار دستی بات اِس دھات سُن

چلیا دل میں رکھ دھن کے سکھ کا سودھیان
سبد سے بازو کی باٹ دو شہ جوان

روانا ہوا واں تے شہ باندصف
کہ مرداں کوں ہے فتح سبدی طرف

دِسیا ایک جاگا فرح بخش واں
پنکھی کرتے تھے چوبچہ سوں نقش واں

کہ بہتے تھے واں کالوے نیر کے
اُنھے جھاڑ انار ہور انجیر کے

کہ سبزا ہریا ہور ہوا تر اتھا
گھڑی بھر وہی شاہ کوں گھر اتھا

شہنشہ ابی آ کے اُترے تھے جاں
سو یاقوت ریزیاں کی بالو تھی واں

سو قطعہ گلستان کا دو نہ تھا
چمن بہشت کا بھیں پر اُتریا اتھا

بتیا خوب تھا دو ہوادار ٹھار
کہ جنت لیوے واں تے رونق اُدھار

یکایک دِسیا ایک نزدیک باغ
ہوا اُس کی باساں تے ترسب دماغ

کہ پاناں کے پردیاں کوں سب پھاڑ کر
پھلاں جھانکتے تھے سراں کاڑ کر

بنفشہ مشک پاسی تھی بال میں
سرو رقص کرتے تھے آ حال میں

دو بازو دو دھر جھاڑ دو رمت ہو
پون مد سوں ڈُلتے تھے سب مست ہو

سرو داں سو مرغاں کے نالے تھے واں
ٹُریاں کلیاں پھول پیالے تھے واں

سو رنگ سانوے خوب باتاں بھرے
ندیم ہو کے بلبل جو چالے کرے

سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس
پکڑ بیٹ لڑنے لگے ہنس ہنس

دو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر
اُچھلتے اتھے مست ہو ڈالیاں اُپر

رہے بیچ چمن پھول احمری
کہ ہنستی ہے خوشحال ہو دھرتری

بھنور جھونڈ ہو بن میں گھمتے اتھے
سو پھولاں کرے مکھ چمتے اتھے

چمن تر نہ شبنم کے ہے آب سوں — کہ موں دھوئے ہیں پھول گلاب سوں
برگ بار آئے ہیں اس دھات سب — کہ چھپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب
یکستی چمن ایک مقبول ہیں — کہ بھونرے پتنگ ہور دیوے پھول ہیں
سو شہ آنے کی یو خبر سُون کر — بندیاں سرخکاں چونڑیاں چُون کر
نکٹ ساز کر مور سب آئے ہیں — سراں پر جڑت کے طُرّے لائے ہیں
چمن کی چنگیریاں ہیں بھر پھول اپار — لگیا لیانے شہ تائیں مالی بہار
پتا پیک ہوا تھا وہاں کشت کوں — کہ رشک آئے اس باغ کا بہشت کوں
خزاں کوں نہ تھا آنے اس ٹھار ٹھار — بھار ہور بھیتر اتھا سب بہار
کہے شہ عطارد کوں یو کیا اہے — عجب ٹھار ہور خوش تماشا اہے
عطارد دکھیا شہ پریاں ہے یہاں — پریاں کم نہیں کچ بھریاں ہیں یہاں
بڑی یک پری یاں ہے مہتاب ناؤں — کرے ہے وو اس باغ میں آج ٹھانوں
یو پنکھیاں جو دستے سو پنکھیاں نہیں — پریاں اس پری کیاں ہیں شہ یو سمجھیں
کہے شہ کہ خوش ٹھار پر آئے ہیں — تماشا عجب دیکھنے پائے ہیں
سُلکھن پری ناؤں جو داس تھی — ستارا ہو مہتاب کے پاس تھی
ہر یک بات میں اُس سوں محرم اچھے — سو جم جیو جیوں دھن وو ہمدم اچھے
اتھا انت مہتاب کا کام اُسے — کہ فرمائے مہتاب ہر یک کام اُسے
؟ اچ تھیاں سکیاں سب بڑی وو چہ تھی — سوا اس دھن کے گھر کی بڑی وو چہ تھی
جُلچہ بات بولے یو مہتاب سات — سو سُنتی تھی مہتاب سب اُس کی بات
محبت سو دونو منے یوں اتھا — کہ باندی بی بی کا فرق کچ نہ تھا
لگے اب خودی عشق تو ہر کہیں — دیوانا اہے ذات دھنڈتا نہیں
نہ مسجد نہ بتخانے کا کام ہے — کہ پروانے کوں شمع سوں کام ہے

نہ بوجھے بھلی اور بری ٹھار کوں
شمع ہوی تو بس اس جلنہار کوں

اسے جیو پر جیو جاں یار ہووے
پتنگ جل مرے شمع جس ٹھار ہووے

اسے چاشنی نہہ کی انپڑی اچھے
لذت خوب جلنے کی سنپڑی اچھے

محبت میں سب کوی سارا نہیں
یو کام عقل میں آن ہارا نہیں

شہنشاہ غازی کوں دیکھی وو جیوں
کہی جاکے مہتاب کے پاس یوں

سو یک آدمی زاد آیا ہے یاں
سو لئی لوگ سنگات لیایا ہے یاں

صفت اُس کی تجہ پاس کیتا کروں
نہ سر سے صفت اُس کی جیتا کروں

اول تے ترے کان بھرتی ہوں میں
کہ متوالی ہووے گی کہ ڈرتی ہوں میں

کہ میں دیک کرتاب لیا نئیں سکی
یو بات اپنے دل میں چھپا نئیں سکی

جو ٹک دیکتی زیاست دیدار نئیں
نہ آسکنی پھر واں تے اس ٹھار ہیں

سنا لیا وہاں شوق مہتاب کوں
کیا آتش اس دھات اپس آب کوں

کہی چل وو شہ کاں ہے دکھلا منجے
کہ اوّل نے معلوم یو تھا منجے

جو سنگات مہتاب کوں لیائی وو
سُلکھن سکی شہ کوں دکھلائی وو

سو مہتاب دیکھ شہ کوں بے تاب ہوی
محبت سوں گُل جیوں وو گلاّب ہوی

پڑی مست ہو یوں وو پک ڈک منے
کہ اُٹھنے کی طاقت نہ تھی اُس منے

لگا جیو وو نار اُس لال سوں
وہاں تے اُٹھی بارے ہر حال سوں

کہی یو فرشتا اچھے یا بشر
یکایک اسے یاں ہوا کیوں گذر

کہ اس باٹ کوں آدم آتا نہیں
جو آتا سو بھی پھیر جاتا نہیں

خدایا سلامت رکھ اس شاہ کوں
پریاں نے امانت رکھ اس شاہ کوں

کہی شہ عجب خوب محبوب ہے
اچھے دل جو منج پر تو کیا خوب ہے

اندیشا بھی دل میں اُنے یوں کری
کہ یو آدمی ہور میں ہوں پری

دیوانی ہو باتاں کروں سودہ کھوے　　پری ہور آدم سوں کیوں جوڑ ہوئے

رباعی

کو شاہ یو اس باغ منے آوے گا　　کو شاہ منجے نیہ سوں گلے لاوے گا
کو شاہ ہمیں ملکے یہاں بیٹھیں گے　　کو شاہ سوں مل جیو خوشی پاوے گا

سُلکھن سکھی ناز پرورد کوں
کہی پانوں پر ہات رک ماہتاب
تُہیں دوست منج ہور تُہیں یار ہے
کہ شہ ایسے کوں مُنج کوں دکھلائی توں
مرا پانوں پڑنا توں کہہ ہور سلام
کہ سکنی نہیں ہیں وہاں لگ انپڑ
چھُپائی ہوں ہیں اس سبب آپ کوں
توں بیگ اب ریجھا کر مٹھی بات سوں
سلکھن سکی بات اس دھات سُن
اُسے دیک کر شاہ حیراں رہے
سو نزدیک بسلا اُسے پیار سوں
تیرا کیوں سکی یاں لگ آنا ہُوا
دوا پروپ دلدار حوری خطاب
کہ تُج تائیں ای شاہ ہیں آئی ہوں
سُلکھن جو آئی تھی بھو ساز سوں

لطافت کیرے باغ کے ورد کوں
کہ شہ کوں بُلا لیا توں جا اب شتاب
ترا مُنج اُپر لی یو اُپکار ہے
نہیں آتی تھی ہیں ستم لیائی توں
یو شہ کاں تے آیا خبر لے تمام
بدل میرے توں شاہ کے پانوں پڑ
مبادا خبر کوی کرے باپ کوں
بُلا لیا یہاں لگ ہر یک دھات سوں
اُچھلتی خوشیاں سوں چلی شاہ کن
مگر حور ہے یو پری نیش کہے
لگے بات شہ کرنے اُس نار سوں
تُجے دیک کر ہیں دیوانا ہُوا
ادب سوں دِئی شاہ کوں یوں جواب
خبر ایک مہتاب کی لیائی ہوں
سو غمزے وچھند بند ہور ناز سوں

کہی کس شہر تے توں آیا ہے شہ   بھی کس شہر کوں جانے منگتا سو کہہ
مبارک ترا شہ یو آنا اچھو   بندا ہو تیرے گھر زمانا اچھو
جو مہتاب کی تھی سو گئی شاہ کوں   سو کچھ دل تے بی جوڑ کی شاہ کوں
بُلاتی ہے وو نار ای شہ تجے   اِسی کام کوں بھیجی ہے یاں منجے
کہی ای سُگھڑ شہ توں اب بیگ چل   معطل وہاں کام سب تج بدل
توں بیگانگی یوں نکو دیکھ شہ   کرم کر وہاں لگ کسو آ بیگ شہ
کہ سکتا ہے شہ آنوں کیا ڈرا ہے   ہمارا دو نیں گھر تیرا گھرا ہے

رباعی

اِس باغ منے آج جو آئی ہے پری   یکدل ستی جیو تجھسوں لگائی ہے پری
بھودھات اُس سات مجالس کوں سنگار   ای شاہ تجے بیگ بُلائی ہے پری

عطارد کوں کے کیا ہے تدبیر اب   کہ ہے کام یاں کا تجے فام سب
کھیا شاہ یو تو عجب ٹھار ہے   ولے آج جانا سو ناچار ہے
پری ہو کے منگتی ہے ہمناں کوں یوں   تو واں لگ ہمیں شاہ نا جائے کیوں
چل ای شہ دِکھیں جا کے اس نار کوں   نکو کھینچ تو ٹے تلک تار کوں
ضرور ہے رہنا اُس کے فرمان میں   ہمارا ہے کون اس بیابان میں
یہاں آج لگ کوئی آیا نہیں   کنے دل کسی کا پنتیا یا نہیں
پھتر تل جو ہات آے اوکل ستی   تو واں تے اسے کاڑنا کل ستی
ہمیں آدمی ہور پری وو ہے راست   پری تے مروت ہے ادمی ہیں زیاست
بُلاتی وو اس چاو سوں پر دنبال   تو واجب ہے ہمنا کوں جانا اتال

رکئے جیو خوش ہو ہُوے ایکدل   چلے اُس سُلکھن سکی سات رل

اتھی دور تے دیک شہ کوں سو دھن — پری حور تے خوب چندر بدن

پراں کا پریاں چھانوں چھایاں انکھیاں — لٹاں سب بکھر مکھ پر آیا انکھیاں

اچھیں نین اس کیس کالے منے — کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے

اُچھلنیاں ہیں بجلیاں ابھالاں تلیں — کہ نیناں جھمکتے ہیں بالاں تلیں

دِسے لالک اس نین بچہ یوں سنور — کہ سُرخی ستی کی سفید آب پر

ستے لال ڈوریاں سوں پُتلی کجل — کہ مریخ کے گھر میں آیا زحل

سو دھن کے تن اوپر دِسے یوں گہر — کہ بیٹھے ہیں جگنے مگر سرو پر

انگے ہو کے آپا نوں بر اچپلی — سو مہ باغ میں شہ کوں لیکر چلی

شہنشہ کوں دھن باند گلہار کر — لیکر گئی اپس پہاڑ پر پیار کر

پون عیش نے پھول جیوں کھیل کر — پلنگ پر وہ بیٹھے دونو میل کر

دو پھُل تھے اُنو ہور چمن تھا پلنگ — کہ رہتا ہے دائم چمن پھول سنگ

پلنگ شاہ کے نین جوواں لیائے تھی — سورج چاند جیسے اسے پائے تھی

سو اُس سات مل یوں وو شہ جان تھے — کہ بلقیس سوں جیوں سلیمان تھے

سکی شاہ سوں ایک ہو یوں اچھے — کہ میٹھائی سوں مل شکر جیوں اچھے

پری نو بھرائی تھی ملنے کوں خیال — ولے شہ رکھے واں اپس کوں سنبھال

لگیا جیو یک ٹھار جس زور سوں — اسے کچھ غرض نیں ہے بھی ہور سوں

محبت کہیں یوں ہوئی نیں اسے — محبت ہے جاں واں دوئی نیں اچھے

دِسے یوں تل اس مکھ میدان میں — کہ حبشی بچے ہے گلستان میں

جو کرتی اتھی بات دھن راج سوں — سو جھڑتے تھے بُند خوے کے لاج سوں

کہ ناریاں میں وو نار سرتاج ہے — کہ جس میں شرم ہور کچ لاج ہے

شرم ہور لاج ہوئے جس نار کوں — بھلا لیوے یک تل میں سینسار کوں

جو محبوب اچھے خوب خوش ساز کا
شرم اُس کوں سنگار ہُوے ناز کا

شرم سوں اچھے نار تو دل بھُلاے
شرم نیں سو وو نار کیا کام آے

مِری بات سُن پند یو راست ہے
بھلے کوں شرم جیو تے زیاست ہے

بھلا ہاں نیں پارتا بھرم کوں
بھلا جیو دیتا اچھے شرم کوں

جے مومن مسلمان دل نرم ہے
نشاں اُس کے ایمان کا شرم ہے

جو پیلے ہر یک ٹھار چھب ہے اسے
شرم لاج ہور ناز سب ہے اسے

سو دھن مُکھ دِسے شرم کے آب میں
سٹے ہیں مگر پھول گُلاّب میں

لٹاں آرھیاں یوں سو دھن گال پر
کہ سُنبل کی جیوں چھانوں گُلاّل پر

شفق رنگ کسوت سو اس مہ کوں تھا
بڑا حظ اُسے دیکھنا شہ کوں تھا

سورج جا کے بھانا لیا خواب کا
کہ دن تاب دیتا ہے مہتاب کا

ادب سوں سکی بیٹ کر شہ کنے
سو باتاں لگی باٹ کیاں پوچھنے

کہے بات یک ایک شہ اُس کے پاس
پری ہور شہ تھے مگر ایک راس

محبت لگی دونو میں آے سر
رہے دونو یک ٹھار جیو لاے کر

پری ماہتاب ہور قطب شہ سُجان
اپس میں اپی کہہ لئے بھای بھان

یو کاں کا سگا ہور وو کاں کی سگی
کدھر تے کدھر دوستی آلگی

وو شہ سات ہور شاہ اس سات یار
ملے آگ پانی دونو ایک ٹھار

خبر جو سُنی شہ تے اس دیو کی
سو سیوک ہو دھن شاہ کا سیو کی

کری شُکر وو کام یو ہوے کا
کہی ڈرا تھا مُنج بی اُس موے کا

نہ تھی نیند شہ رات کوں دھاک تے
چھُٹی آج اس بھشٹ ناپاک تے

مُوا گا وو دی کچ نہیں جانتا
پریاں کوں بی آکے رنجانتا

عجب بدا صل شکل دھرتا اتھا
پریاں کا دل اس دیکھ ڈرتا اتھا

چلیا نیں کچ اس دیو او دھوت سوں / رکتا گرلڑیں گیاں پریاں بھوت سوں

پریاں نازک ہور دیو وو سخت تھا / پریاں نیک بختاں وو بدبخت تھا

توں جم جیو ہور کر توں جم راج شہ / توں جیو دان ہمنا دیا آج شہ

ترکمان شہ توں بھوت ہے دلیر / کہ تجہ ہات تل دیو ہوتے ہیں زیر

توں شہ ہوئے گا ماہی و ماہ کا / کہ یو فتح پیشلا ہے تج شاہ کا

سدا جیو ہور دل تیرا شاد اچھو / پریاں کی یو یک بات تج یاد اچھو

شرط کر اُنے ہات دی ہات میں / کہ شک نیں ہے میں کی سو اس بات میں

شہنشاہ اسوقت بخشش میں آ / پری کوں دئے کوٹ اُس دیو کا

ہُوا دیو جیو دے وہاں تے جُدا / کہ ظالم تے راضی نہیں ہے خدا

پری دندی کے بند تے آزاد ہو / دُعا کئی شہنشاہ کوں شاد ہو

کہی اُس سلکھن کوں دھن ماہتاب / صُراحی پیالا لیکر آشتاب

کہ ماندے ہو شہ باٹ تے آئے ہے / سو ٹھنڈ دھوپ ہور باولی کھائے ہے

جسے عشق کا زور اچھے سربسر / اسے ٹھنڈ ہور دھوپ بارا کدھر

صُراحی ہور پیالا لیکر نار وو / پلانے لگی شہ کوں اس ٹھار وو

پیالا نہ واں آپ بھاتے پیئے / ضرورت کوں شہ اِنمناتے پیئے

بِتا شاہ دل دھن پہ دھرتے اُتھے / کہ ہر پیالے کوں یاد کرتے اُتھے

کہ صد حیف جو پیو اس ٹھار نیں / سو اس ٹھار وو جیو کا یار نیں

عجب کچ فرح بخش یو کیف ہے / ولے یار وو نئی سو صد حیف ہے

سو دھن ہٹ تے پیالا جو شہ لیتے تھے / سو کچ پی نہ پی وو بچہ سٹ دیتے تھے

کہ معشوق جاں نیں وہاں بھائے کیوں / پیالا پیا بن پیا جائے کیوں

پیالا پینے کوں مزا واں اچھے / کہ معشوق من بھاوتا جاں اچھے

جہاں جیو کا پیو بھاتا اچھے — جُکچ واں کیئے سو خوش آتا اچھے
عجب اُس کی مجلس میں کچھ بھید تھا — جُکچ جس کوں ہونا سو مستعید تھا
اتھا سب ولے واں نہ تھی ناروو — کہ خوشس دل کرے شہ کوں اس ٹھار وو
اتھیا سرتے غل بزم میں نوشس کا — ہُوا مست اخِل سُد اُڑیا ہوشس کا
پُھلاں باغ میں ہنستے تھے شوق سوں — جناور چُہرغتے تھے سب ذوق سوں
ڈبیاں پھول رنگ رنگ دکاناں چمن — کہ خوش بوی فروشی اپی واں پون
جو شہ یاد کرتے تھے دھن گال کوں — تو گُرڑ دیتے تھے جاکے گلّال کوں
سو نرگس کوں شہ دیک شہ مات تھے — کہ نین اس سروقد کے اس دھات تھے
جو شہ کوں جوبن یاد آتے اتھے — تو نارنج پر ہات پاتے اتھے
سو دھن قد کوں شہ خیال میں لاے کر — گلے لگتے تھے سرو کوں جاے کر
گماتے تھے شہ یوں دقت بن منے — سو دھن کا پرِت رک اپس من منے

رباعی

خوشحال ہو جیو آج خوشی پاتا نہیں — پیتا ہوں شراب ہور اثر آتا نہیں
کانٹیاں کے ضرب دِستے اہیں پھول سب — تجُباج سکی باغ منجے بھاتا نہیں

عطار دکھیا شاہ توں جیو جم — سدا شاد اچ توں کہ نیں تج غم
توں وو جام پی جگ میں جیوں جم ہُوا — خوشی زیاست غم تھا سو سب کم ہُوا
مِری بات سُن ای چنچل قطب شہ — مُنجے دے رضا ہور توں باچ رہ
کہ میں جاکے واں کام کر آوں گا — سو تج تائیں اُس نار کوں لیاوں گا
کھیا شہ کہ منجکوں بی لے سات چل — مُنجے یاں تلک کے توں لیایا اول

عطارد کھیا شہ اوتاول نہ کر — توں عاقل اچھے اپسے باول نہ کر
نہ واں جا کے رہنے کوں کیں ٹھار ہے — نہ واں آشنا کوئی نا یار ہے
تجے کیوں لیکر جاوں واں ہیں سنگات — کہ دور ہور دراز ہے اجوں شہ یو بات
توں عاشق اچھے ہور تجے فام نیں — تجے ایسے کاماں سوں کچ کام نیں
ستم چھوڑ دے کر انند ہور سُکھ — جھوٹے کیا سبب دیکھتا درد دُکھ
غضب ہیں نکو آ توں مُکھ موڑ کر — کہ دُکھ نیں منگیا کوئی سُکھ چھوڑ کر
توں نیں بات سُنتا کہوں ہیں کسے — خوشی دیتی زحمت کیے سو اسے
تجے خوب ہے شہ رہنے کوں یو ٹھار — کہ وو شہ پری ہوئی ہے تج سیتی یار
بنگالا نگریاں تے نزدیک اہے — نکو کر توں اے شاہ اب جھنجھلی
اندیشا اندیشہ ہور ٹک فام دیک — کہ کیا کام کرتا ہوں توں کام دیک
عطارد کی سُن بات شہ چُپ رہیا — کتنک وقت کوں پھر اسے یوں کھیا
نپے جیو جانی مرا جاں اچھے — جو عاشق ہوا اُس کوں سکھ کاں اچھے
توں سُکھ جانتا یو مُنجے دُکھ اچھے — میرا دُکھ سو تیرے انگے سُکھ اچھے
لگی آگ جگ کوں یو گلزار نیں — بہشت دوزخ ہے واں اگر یار نیں
پتنا ہیں جو سوسیا سو اس دھن بدل — نہ اس شہ پری تیں نہ اُس دھن بدل
توں داناکوں جانیا ہے نادان کر — کہ انجان ہو بولتا جان کر
پری یو پری تے وو ناری بھلی — اِس آسودگی تے وو خواری بھلی
میرا حال جو ہے سو کہتا ہوں ہیں — توں اِتنا کتا ہے تو رہتا ہوں ہیں
بھکاری درس کا ہوں کیں بھیک نیں — کہ عاشق ہوں اس تے منجے دیک نیں
رضا ہیں دیا ہوں تجے جا اتال — ولے باٹ ہیں توں اپس کوں سنبھال
کھیا شہ خدا ہے سنبھالنہار — بھلے ہور برے تے سو ہر ایک ٹھار

جو صاحب سوں راضی ہو یکدل اچھے
اُس آسان ہووے جو مشکل اچھے

وقت کے بزرگاں دِئے ہے یو سیک
کہ سو دیس جو رے ہے پردیس نیک

مُنجے فام کر شاہ نوں فام سوں
کہ باندیا ہوں سر ہیں ترے کام سوں

پرت پنت لی کچ کرے گا یہاں
سہوں گا جو مُنج پر پڑے گا یہاں

شہنشہ کی توفیق اُس سات کر
جُگچ دل میں تھی بات وو بات کر

رکھیا شاہ کے پانوں پر سر اُنے
سراپا پتنگ ہو کے پھر پھر اُنے

بھوت نیہ سوں شہ اُس گلے لالئے
جُگچ مستعید ہی منگیا سو دِئے

محبت صبر منگتا ہے جو توں روتا ولا ہووے گا
ارے ای دل سمجھ یک تل کِتا توں باولا ہووے گا

رباعی

میں آج بنگالے کی طرف جاتا ہوں
مقصود جو ہے دل میں سو سب پاتا ہوں
یا دھن کے کن اُس شہ کوں بُلا بھیجوں گا
یا شہ کے کن اُس دھن کوں لیکر آتا ہوں

رفتن عطارد سوے بنگالہ

رضا لے عطارد روانا ہُوا
بنگالے میں بیگچ جانا ہُوا

سو وو دیس ساکن ہو واں ٹھہر کر
تماشا دیکھیا شہر کا پھیر کر

گھرے گھر انند سکھ سنپور تھا خلق شاد سب ملک معمور تھا
دِسیا محل اُنچا سو اس دھات واں انپڑتا نہ تھا عرش کا ہات واں
سو وو محل تھا اُس سگھڑ نار کا تماشا دِسے واں تے سینسار کا
چتر گُن بھرا وو عطارد چنچل رھیا مشتری شاہ کے محل تل
دُکاں مانڈیا وھاں بھوت ساز سوں لگیا کرنے تصویر بھو ناز سوں
چِنارے وہاں کے خبر پاے کر ہُوے اُس کے شاگرد سب آے کر
دِکھانے لگیا صورتاں دھات دھات جوڑی اُس عطارد کے چو پھیر جمات
× اُڑی یو خبر شہر میں پھوٹ کر تماشے کوں جگ سب پڑیا ٹوٹ کر
سو اُس دیس وو مشتری شاہ نار لگی پھرنے آ محل میں ٹھار ٹھار
جو دھن پاک دامن وو بے عیب تھی یکایک سو اس وقت پر غیب تھی
دو کھڑکیاں کُھلیاں باوتے پھانک کر جھجے پر تے دیکھی سو وو جھانک کر
چتارا کہی کاں تے آیا اچھے اسے کون اس ٹھار لیایا اچھے
مہروان نزدیک جو دائی تھی خبر اس عطارد کی وو پائی تھی
کہی وو کہ ای مشتری شہ سُجان غلام ہو اچھو تج گھر آسمان
دکھن تے یو آیا ہے اس ٹھار پر امیدوار ہو کر تیرے پیار پر
جکوی پادشاہاں کے نزدیک ہے بھلا ہے جو ہر ایک خوبی کہے
جکوی جو اصیل ہور ذاتی اچھے بڑائی[1] نہیں اُس تے آتی اچھے
بڑا بو ہنر مند واں کا اچھے خبر لی ہوں میں یو جہاں کا اچھے
کہی مشتری شاہ اس دائی کوں مہروان اپنی سگی مائی کوں
مگر آشنائی نوں دھرتی اچھے کہ اپنی صفت اُس کی کرتی اچھے
جواب اُس سکی کوں سو یو دائی دی نوں یوں بولتی ہے منجے چُپ کے کی

---

[1] اصل میں یہ ہہیں ہے، غالباً بڑائی ہوگا۔

نہ اُس سات دھرتی ہوں کچھ غرض ہیں
جو اُس کا کروں تجھ کنے عرض ہیں

سُنی چار لوگاں تے جیوں بات ہیں
کتی ہوں نیرے پاس اس دھات ہیں

چِتارے جو ہیں اس بنگالے منے
سو وو شاد ہو سب رہے اُس کنے

بِتیارا جو تیرا نہیں مُنج اُپر
تو آدمی کوں واں بھیج ہور لے خبر

تو میرے انگے کی بھی ہو کے یوں
جُھٹاتی مری بات لوگاں ہیں یوں

تُجے جھوٹ ہور سچ برابر ھے سب
نہ تجھیں مُلاذا نہ تُج ہیں ادب

اصیل ھے توں یک باپ یک مائی کی
نکو توڑ توں یوں ادب دائی کی

یو باتاں تُجے کون سکھلائے ہیں
وو قصّا جو مسکے کوں دانت آئے ہیں

کہی، دائی ہیں تجسوں ہنستی اتھی
توں نیں جانتی کی خبر تُج نہ تھی

تری بات نا سُن سُنوں کس کی بات
اری دائی ہیں نیں ہوں ایسی کُجات

گُنہ گر اچھیگا تو مُنج بخش توں
نہ کر چُن جُھٹی یوں ہیرے نخش[x] لوں

کہ دائی سو جیوں مائی کی ٹھار ھے
تُجے کچ کُنا بھوت بزکار ھے

لطیفا جو کرنا تو اس بند سوں
کہ جیوں بن ہیں راون اچھے چھند سوں

بِنا اِتنے کوں جاننا خوب نیں
ہنسی ہیں بُرا ماننا خوب نیں

توں جا اب بُلا اُس چِتارے کوں یاں
صورت غیب تے لکھن ہارے کوں یاں

کہ دھنڈتی تھی لی دِن سنی جاں نہاں
کہ پیدا ہوئے نقاش کوئی خوب یاں

خدا اُس کوں لیا لیا ھے اِس ٹھار اب
محل کا اُسے کام فرمائیں سب

دیکھیں بارے نقاش کیسا ھے یو
دِسے گا اتاں آپی جیسا ھے وو

دیکھیں کام اُس ہور تُج بات آج
کہ مثلا اچھے ایک پنت ہور دو کاج

سو یو بات سُن دائی انجاں ہوئی
وو نادان دھن مُکھ پشیماں ہوئی

کہی دائی اپنی کوں یوں کی کہی
دے لا گلے دائی کوں بھی کہی

نکو سُستی کر بیگی سوں جا اتال
محل کوں چتر نے اُسے لیا اتال

کہ اس محل کا آج مہتر اھے
عجب بھاگونت خوب یو گھر اھے

تجکوں عقل ہور فہم دھرتے اہیں
ہر ایک کام مہتر سوں کرتے اہیں

سو سندھر بجنور چنچل مشتری
جو بھو تیج منگ لیکے منت کری

بزاں اُس کوں دائی بُلانے چلی
اُسے بیگ اس ٹھار لیانے چلی

عطارد کے نزدیک وو نار کی
بُلاتی تجے مشتری شاہ کی

مُستے بخت جاگے ترے سرتے آج
کہ تج آ و کئی مشتری نار آج

× خوشی خرمی ھے تجے سخت آج
کہ یاری دیے ہیں ترے بخت آج

× عطارد یو سُن بہت خوشحال ہو
چلیا شہ کن اس دھن کے دنبال ہو

دیکھیا دور تے مشتری شاہ کوں
سراپا بھوت دھات اس ماہ کوں

ملا لینے کوں لئی اولالے رکیا
تماشے تماشے کے چالے رکیا

جو دو دائی اس شہ کوں خوشحال پائی
سو شہ کے حضور اُس چتیارے کوں لیائی

عطارد کیا مشتری کوں سلام
کہ شہ میں ہوں تیرا کمینا غلام

ہنسی یو بچن سُن خوشی سوں سو دھن
کہ ہنستا ھے جیوں باوتے پھول بن

دیکھائی اُسے محل وو ٹھار ٹھار
کہ اس محل کوں اِس وضانوں سنوار

کہ میں کئی ہوں تیوں تو کریگا جور اس
بکھیروں گی سُنا ترے آس پاس

نوازوں گی تجکو بھوت دھات میں
جرأت کا تجے دیونگی ہات میں

عطارد کہیا شہ کوں سر بھوئیں دھر
کہ میں کیا سکوں گا ترا کام کر

کریگا نمک شاہ تیرا یو کام
کہ میں کیا ہوں یو کام کرنے تمام

ترا قصد گر شاہ سارا اھے
تو یو کام سب ہون ہارا اھے

آراستن محل مشتری

×بجد ہو کے جد وو جو دھرنے لگیا ۔ سو اُس محل کوں نقش کرنے لگیا
جو زر نیخ جیوں چاند سُنّا سو سور ۔ سفیداب تارے ہیں سُرخی سو نور
عطارد چنارے کوں نیں کچھّ غم ۔ کہ دھرتا اھے ہات جوزا قلم
جو خوش ہو مس لیا ئے ٹک دل منے ۔ تو لک محل چترے وہ یک تل منے
رنپٹ دھیان یک دل سوں دھرنے لگیا ۔ بچتر چتر وو چترنے لگیا
کہیں بن بیاباں کہیں سمد بھار ۔ کہیں مرغ ماہی کہیں پھول جھاڑ
کہیں شیر شرزا کہیں گج تُرنگ ۔ کہیں باز بحری کہیں یک کلنگ
کہیں بُت بتخانے ہور بُت پرست ۔ کہیں نار ہور پُرش یک ٹھار مست
کہیں شاعراں شعر کہتے اہیں ۔ کہیں چشمے امریت کے بہتے اہیں
کہیں ہیں مُلانے کہیں ہیں خمار ۔ کہیں ہیں دِیوانے کہیں ہیں ہشیار
کہیں تخت پر کوی سُتی مست ہو ۔ کہیں بیٹھے دو یار ہم دست ہو
کہیں پیر شہید ہور پیغمبراں ۔ کہیں دیو جن ہور پریاں اچھریاں
کہیں خسرو ہور شیریں یک ٹھار ہے ۔ کہیں لیلی ہور مجنوں دو یار ہے
کہیں گاتی گاون خوش آواز سوں ۔ کہیں پاتراں ناچتیاں ساز سوں
کہیں دھترے مرغ سیمرغ سر ۔ کہیں چاند سورج تارے انبر
چنار یا چتر وو اپس ہات سوں ۔ سنواریا محل کوں بھوت دھات سوں
گیا چوک بیچ چوک اس چوک پر ۔ نزاکت سوں سنگار نازوک کر
سُہے چوک اس نقش میدان میں ۔ کھلا چاند کا جیوں ہے اسمان میں
لکھیا شہ کی صورت وہاں آن جو آ ۔ ہلی کاند نرجیو سب جیو پا

اگر اسکوں باتاں ہیں کوئی کھولتا
تو ہر سنگ اس کا بچن بولتا

اہیں سنگ جو اس کا ندر رنگ رنگ ہیں
کہ تاثر مسیحا ہے ہر سنگ ہیں

یو تاثیر ہے شہ کی تاثیر تھے
کہ جیوں جھاڑ بڈتا اہے نیر تھے

لکھیا نقش سینسار کی نار کا
کیا شہ کوں مدنا یک اس ٹھار کا

جتے جھمکے یوں شہ کے مکھ بھان تے
کہ روشن زمیں جیوں ہے اسمان تے

دیکھایا محل کوں جو مستید کر
کہ ہر ایک انگلی کوں تھا سو ہنر

سراسر محل جیوں کیا بوستاں
کہ خوشحال ہوئیں دیک سب دوستاں

محل خوب اعلیٰ یو جیوں سرگ ہوا
دندی دشمناں کا سو جھل مرگ ہوا

اسی دائی کوں واں بلا بھیج کر
کھیا مشتری شاہ کوں کر خبر

تمیں کام جو کئے تھے سو سب ہوا
اسے دیکھنے کا سو وقت اب ہوا

دیکھو یک نظر اس محل کوں اتال
کہ بہتی مشقت کیا اس دنبال

دھرو منج اپر ٹک شفقت تمیں
کرو چیز میری مشقت تمیں

ہر ایک کام ہوتا جو اولا اس تے
سو شاہاں کی امید ہور آس تے

اگر شہ کی اچھتی نہ امید اُس
نہ ہوتا منجے یوں اُس ہور الاس

بڑا شاہ وو ہے جو کچھ دان دے
نوازے ہنرمند کوں مان دے

ہنر زیاست ہوتا اہے دان تے
نہ اُس کی فہم عقل ہور گیان تے

نکو کر توں تقصیر کچھ دان کوں
کہ ہوتا ہے بل دان تے گیان کوں

سند یوں ہنر پروری کا ہے شہ
نہ یاں جھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

ہنر ہے ہنرمند کوں کیا غم اہے
جو بخشیں ہنروند کوں سو کم اہے

طلب ہے جو غالب طلب گار پر
کرے ناز ہنروند خریدار پر

ہر ایک خوب جان ہور خریدار نیں
بچارے ہنروند کوں واں بھار نیں

یو موقوف ہے سب خریدار پر — سرافراز کرنا سمج کار پر
ہُنر خوب ہر بار ہوتا نہیں — رتن پاک ہر ٹھار ہوتا نہیں
اگر مانی اچتا تو اس وقت پر — تو معلوم ہوتی مری کچھ قدر
کچھ ناز کی ہے مرے کام میں — سو مشہور ہے روم ہور شام میں
نہ کچ آمنا کس پہ دھرتا ہوں میں — غرض بات دنیا کی کرتا ہوں میں
توں درمیانے آئی تو یو کام کر — مرے کام کا کچ سرانجام کر
ادھر سٹ نہ دے کام توں کر تمام — کہ تیری بزرگی ہے میرا سو کام
جو سمجے سو وو بول کس نا دھرے — بخت خوب نیں تو ہُنر کیا کرے
ہُنر ہور بخت جب ملے ایک ٹھار — تو دولت غلام ہور خدا ہوے یار
ولے دو نو یک ٹھار آنا کدھاں — ہُنروند مقصود پانا کدھاں
کہ پنکھی کے تیئں زور پر کا اچھے — ہُنروند کوں تقوا ہُنر کا اچھے
بخت نیں ہُنروند کوں تو غم نہیں — ہُنر خوب کچ بخت تے کم نہیں
ہُنر خوب اُس پر جو بخت ہے بلند — یو دونو بی ہو ویں سُنا ہور سگند
توں خوشحال آج ہور نکر کچھ غم — بخت خوب لئی ہے ہُنر خوب کم
وہی شاہ عالم میں عارف کو اے — ہُنروند کا لاڑ جے کوئی چلاے
کہ نازک ہے یوں دل ہُنروند کا — جو نیں تاب معشوق کی چھند کا
ہُنر خوب ہنروند جو دھرتے اہیں — سو شاہاں اُپر ناز کرتے اہیں
ہُنر خوب جیوں خوب محبوب ہے — ہنروند محبوب تے خوب ہے
سراؤں اسے شاہ ورساز سوں — جو سؤ سے ہنروند کے ناز سوں
ہر ایکسوں دل فہم سوں جفت نیں — کہ عارف کھوانا یو کچھ مُفت نیں
عطار دوہاں بیٹ بھومان سوں — کھیا بات اس دائی مہروان سوں

ہُنر ہیں جو اُس دھن کوں کچھ فام ہُوے — تو جس خاطر آیا سو وو کام ہُوے
× عطارد یو بات اُس تے بولیا اَچھا — کہ دیکھے دل اُس نار کا ٹک بجھا

دیدن آرائش محل و انعام دادن مشتری بہ عطارد

کہی دائی جا مشتری شاہ کوں — سورج جس تے روشن ہے اس ماہ کوں
کہ شہ مستعد سب ہُوا ہے محل — توں اس محل کوں دیکھنے آج چل
× ترے حکم کوں شاہ جَیسِ لئی اچھے — تجھے اس محل کا ہوس لئی اچھے
توں دھرتی تھی لئی دیس سوں یوچ آس — کہ کو ہُوے گا یو مرا محل راس
خُدا اُس تیری تجے اب دیا — کہ جیوں محل منگتی تھی توں تیوں کیا
محل دیکھ ہور مان شہ ساچ کر — مری بات توں ہور اُس کا ہُنر
کہ شاہاں کنے جھوٹ کہیا نہ جاے — جُکوی جھوٹ کئے سو بِنیا رگنواے
بلُند مرتبا جھوٹ تے ہُوے پست — دنیا میں نہیں سچ تے کُچ خوب بست
اگر جھوٹ سچ کوئی بُجھنہار ہُوے — ہُنر عیب جو ہے سو اظہار ہُوے
عیاں شکل ہے دیکھنا غیب کوں — ہُنر ہے سمجنا ہُنر عیب کوں
بچن دائی کے سُن سو دھن کر منج — درست ہے گگر اپنے دل میں سمج
چلی نار اُس ٹھار اُس کے سنگات — تماشا محل میں دیکھی دھات دھات
محل دیکھ دائی کوں گل لاے کر — انند شوق ہور ذوق خط پاے کر
جو بولی اتھی بات وو دھن سُجان — عُطارد کوں اُس تے بی دی زیادان
شہاں کا دل اس دھات اچھنا بھلا — دست اس وضا بات اچھنا بھلا
خُدا جب جسے کچھ دلاتا اچھے — توں شاہاں کے بی دل میں لیاتا اچھے
خُدا جب دلاوے تو کوی کچھ پاے — شہاں کاں تے دیں جو خدا نا دِلاے

خدا پاس تے توں امید آس منگ
اگر توں منگے تو خدا پاس منگ

جو شاہاں اُپر بول دھرتے اہیں
غلط ہے انو یاں بسرتے اہیں

عطارد کا حاصل مقصود کر
مُنا دان دی دل کوں خوشنود کر

جو یک ٹھار ٹک ٹھبر چنچل کھڑی
نظر شاہ کی صورت اوپر پڑی

صورت شہ کی دیکھت بھلی نار وو
پڑی بے سُدھ ہو کر اُسی ٹھار وو

کتک وقت لگ دھن وو بے ہوش تھی
سو شہ کی محبت گرے جوش تھی

کہ آہاں پر آہاں جو ماری اُنے
ستی مست ہو ہوشیاری اُنے

سو وو دائی پکڑی دکھوں جھورنے
لگی ہات اپس میں اپے جوڑنے

کہ وا اس تھنی کوں یہاں کیا ہُوا
مری چندنی کوں یہاں کیا ہُوا

کہاں جاؤں کس کو کہوں کیا کروں
اتال اس کوں اس ٹھار میں کیوں دھروں

مبادا پری کا اچھے اس نظر
کہ یو ہُوئی یکایک یوں بے خبر

مُنجے آج دستا نہیں کچ کہیں
منتر کاری بھی کوئی حاضر نہیں

نوا محل ہے کیا ہُوا یاں اسے
لیکر جاؤں یاں تے اتاکاں اسے

اُٹھاتی تو اُٹھتی نہیں نار یو
نہ جانے کہ کیا دیکھی اس ٹھار یو

سو ویسے ہیں وو نار ہشیار ہُوی
جو تھی بے خبر سو خبردار ہُوی

صورت شہ کی تل تل نجھانے لگی
کھڑے قد پہ بلہار جانے لگی

دیک اس نقش کوں نار حیران تھی
سو سُدھ بُدھ گنوا سب پریشان تھی

نہ ان بھاوتا تھا نہ پانی اُسے
ہُوی تلخ سب زندگانی اُسے

پکڑ رہی تھی واں نار اس ٹھار کوں
کہ بھاتی وہی ٹھار اس نار کوں

وہی نقش تن تھا وہی نقش من
وہی نقش پانی وہی نقش ان

قطب جیوں قطب ٹھار پر ٹھیر ہے
وہاں مشتری پھرتی چوپھیر ہے

محبت جو پکڑیا ہے یوں داٹ کر — بچاری کہاں جاے وو نھاٹ کر
اگر کس کوں بل بل جو رستم اچھے — محبت کی تل تل سو بل کم اچھے

پیارے ہیں ہوں راتی بکیلی کیوں جیوں ماہی — موتی ایک ہاری ہوتی ہو برھے کی جھار کھائی

غش کردن مشتری از دیدن تصویر قطب و پند دادن دائی

لگی پوچھنے دائی اس نار کوں — کہ ای مائی کیا دیکھی اس ٹھار توں
ترا دل نہیں کی انند سُکھ پر — کہ قربان گئی دائی تج مُکھ پر
محل دیکھنے آئی تھی شوق سوں — سو اب بیٹھی کی یوں توں بے ذوق سوں
چُھپاتی توں اس بات کوں کی ای نار — تجے کون ہے مُنج تے بھی دوستدار
تو بیگانی مُنج جانی اس دھات کی — نہیں بولتی کھول یو بات کی
کہ ماباپ ہور یک بڑے بھای سوں — چُھپانے نہیں بات کوئی دای سوں
جو توں نا کہسی منج کن اپنا یو حال — تُجے دود ہرگز نکر سوں حلال
اگر ٹک جو توں ناز سوں چھند کرے — تو پنکھیاں کوں بارے پہ پابند کرے
× ترے مُکھ جل تل جگت لون ہے — توں جس نائیں یوں ہُوی سو وو کون ہے
کہ یو بات توں منج ترے پر کسوں — اے بھی زیاسنی سوں مرے ہر کسوں
فرشتا اگر ہوئے اسمان میں — تو ہیں لیا دیووں تیرے فرمان میں
کہی دائی کیا پوچھنی حال نوں — نکو پڑ جُھٹے میرے ڈُنبال توں
بجدے توں اس بات کوں کھولنے — ولے مُنج طاقت نہیں بولنے
× زباں من منے لٹ پٹاتی اچھے — نہیں بات بکا یک آتی اچھے

فہم داری کی فام سوں فام توں | وکدر وکد دیے کیا کام توں

ترے ہات نے کام آسی نہ یو | جو گوُنگی تجے میں تو بھاسی نہ یو

کہی سچ ہے کیا ہووے گا منج تے کام | کرے گا حق اس کام کا اہتمام

جو بھو تیج پوچھی مہروان دائی | تو اس دائی کوں شہ کی صورت دکھائی

یدی اس صورت کی دیوانی ہوں میں | چھُپیا بھیدیاں کچھ جانی ہوں میں

یہی نقش بھو دو بھُلایا منجے | یہی نقش نیہہ اب لایا منجے

اسی نقش کا دھیان دھرتی ہوں میں | اسی نقش کے تائیں مرتی ہوں میں

اسی نقش کوں دیکھ پریشان ہوں | اسی نقش کوں دیک حیران ہوں

یدی نقش اہے دائی مغم کیوں کیا | نیں عاقل انھی دیک بیفم کیوں کیا

منجے میری صورت پہ لی تھا گماں | ولے یو تو منج نے بی ہے خوب جان

کہ جس جان کا نقش اس دھات ہے | سو شہ جان آپے وو کس دھات ہے

سو شہ کی صورت ٹک تجھا دیکھی دای | سو وو دائی بھی سُدّ اپنی گنوای

کہی نیں ہے تیرا اگُنہ کچّ دھن | کہ ایسیچ صورت اسے یو من ہرن

تس اوپر توں بی نار ہے باولی | اُچھالیا مدن ہوُی ہے اوتاولی

توں چنچل چتر نار انتی سی ہے | بڑی چھند بھری بھوت فلتنی سی ہے -

یو کیسا اسے عشق جو توں کری | بھلی ہے توں شاباش جو نیں ڈری

پرت پنت میں توں نوی آئی ہے | اجھوں نیہہ کے چر کے نیں پائی ہے

عشقبازی دھن کچھ بھنا کام نیں | کھنی ہے توں اجنوں تجے فام نیں

بچی توں تجے بدبچی آئی ہے | کہ کانداں کے نقشاں سوں جیولائی ہے

خوشی آہے دشمنی توں پچھان | دو کھا کر جو بولے اسے دوست جان —

غرض وند کوں یو بات کاں فام ہے | دُکھا بولنا دوست کا کام ہے

توں اس نقش سوں عشق سازی اچھے　　یو نیہ نیں ہے طفلاں کی بازی اچھے
-عشق کیا ہے کر کے پچھانی ہے توں　　گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہے توں
ہوس ہے نکو جا ہوس کے دُنبال　　بھلی وو جو اپسے رکھی یاں سنبھال
-طرز عشق کا تھا سو تھی پائی وو　　ولے پند کوں کہتی تھی دائی دو
تلیں تل ہٹکتی تھی اُس مائی کوں　　کہ واجب اچھے پند دینا دائی کوں
تو ما باپ فرزند کوں بیچ گود دھر　　بھروسا بھوت کرتی ہے دائی پر
وو دھن جانے ہور اُس کے من کا حبیب　　کنا تھا سو کئی وو پچھیں یا نصیب
(ن) تھوڑا بھوت جانی ہی بھی جان گے　　مری بات توں ساچ کر مان گے
انگے عشق کیا ہے سو جانے گی توں　　بڑی ہُوے گی تو پچھانے گی توں
توں کس باب کنوا کر ہُوی ہے نکس　　کہ آدھا اچھے عشق سارا ہوس
توں صورت ستی جیو کیا لائی ہے　　توں صورت منے معنی کیا پائی ہے
اگر معنی سوں جیو توں لاے گی　　تو صورت تھے پھل بھی توں کچ پاے گی
عشق صورتی کام نا آے کچ　　لگا معنی سوں جیو جو توں پاے کچ
عشق صورتی جائے گا جان توں　　عشق صورتی خوب نیں مان توں
سو دھن دائی کوں کئی کہ نیں تجّ فام　　ازل تیچ تھا ہو نہارا یو کام
منجے معنی دستی ہے صورت بھتر　　تو لبدی ہوں اس پاک صورت اُپر
نزک کس کے کہنے کوں نیں آئی ہے　　اگر ما اگر باپ اگر بھائی ہے
جو معنی عیاں مُنج ہے صورت منے　　بیاں نا کیا جاے وو کس کنے
اول تے ہُوا ہے میرا حال یوں　　پڑی کی توں بھی میرے دُنبال یوں
جو میں منگتی دارو سو دیسی نہ کوی　　کسی کا درد بانٹ لیسی نہ کوی
دنیا میں جتا دیکھتی ہوں جسے　　اپس کا اپس کوں پڑیا ہر کسے

یو دلسوزی تیری خوش آتی نہیں　　دیوانی ہوں میں پند بھاتی نہیں
دیوانی دیوانے کی پند دے نکو　　رونگا کر بُرے بول توں کے نکو
چھپیں جو لگی اُس نہ جھنجولنا　　یو دُکھ پرے دُنبل تیرا بولنا
کہ غصے سوں مُنج پر اپٹتی ہے توں　　کہ جلتے اُپر نیل سٹتی ہے توں
اگر میں تجے کچ کہی ای سُندھر　　دیوانی ہوں اُس کا نکو عیب کر
نکو عیب کر دل میں کچ ریب تے　　دیوانا ہے کالی (؟) ہر ایک عیب تے
کیا عقل میں اچ کے لھو گھوٹنا　　بھلا ہے دیوانی ہو کر جھوٹنا
دیوانا جو کوی ہوے زمانا پچھان　　دو عاقل ہے اُس کوں دیوانا نہ جان
غرض ایسی باتاں سوں کیا ہے تجے　　نصیباں منے تھا سو انپڑیا منجے
نہ کوی عشق کوں لیا نہارا اہے　　کہ یو عشق اپے آنہارا اہے
جہاں عشق ہے واں ہے حیران سب　　اخل ہور فہم شُدّ بُدّ گیان سب
نہ جاسی پرت مُنج تے اب چھوٹ کر　　کہ دل لے گیا ہے میرا لوٹ کر
یو فریاد میں کس کنے جا کروں　　نہ ہونا اتھا ہور ہوا کیا کروں

پرسیدن مشتری و خبر صورت محمد قلی از عطارد

عطارد کوں بھیجی بُلا نار وو　　دونو بیٹھے مِلکر سو یک ٹھار دو
کہی توں سنوار یا محل ساز سوں　　لکھیا صورتاں اس میں بھو ناز سوں
صفت دُور تے تیری سُنتی تھی جیوں　　سو نزدیک تھے آج میں دیکھی تیوں
ہُنر وند توں سچ پچھانی تجے　　کہ مانی تھے تج زیاست مانی تجے
کہوں کیا تیری خوبی کی بات میں　　سراؤں تج ایسے کوں کس دھات میں
سو دھن بات بھو دھات اس سات کر　　کہ اس سات بھو دھات یو بات کر

که تج سات یک راز دھرتی ہوں میں — سو اُس راز کی بات کرتی ہوں میں
سکی شہ کی صورت اُپر کی نظر — کہی ای عطارد توں سُن کان دھر
(ن) کسی شاہ اپنی یوں اس نار کوں — چُمک کھینچ لیتا ہے جیوں سار کوں
(ن) نہ جانو کہ یو نقش کیا سحر ہے — کہ ہر دل میں اس نقش کا مہر ہے
دنیا میں تو کیں صورت اس دھات میں — توں جیو تے لکھیا یا کہ دیکھیا ہے کیں
میرا من بھلایا یو من ہر صورت — لیا دل دیا جیو یو دلبر صورت
عجب راز ہے یو چ پایا نہ جاے — جو پائے تو مقصود کہیا نہ جاے
ن رکتا میں رکھوں دل میں نابول کر — کتی ہوں تیرے پاس اب کھول کر
ن کہ یو بھید کرتوں تجے قام ہے — کہ تجسوں انگے لی منجے کام ہے
عطارد کھیا دل میں اس دھات لیاے — کہ سنپڑی ہے اب یو تو جانے نہ پاے[1]
بہت سج ستی آج یو کام ہُوا — اتال انت اس کا منجے قام ہُوا
جو مقصود کوں یاں لگ آیا ہوں میں — سو الحمدُ لِلّٰہ کہ پایا ہوں میں
سُنے گا اگر شاہ اس بات کوں — تو خوش ہُوے گا منجپہ بھو دھات سوں
حفظ چینارا چتر گنونتا خوش لکھن — کھیا کھول سب مشتری نار کن

تعریف کردن عطارد پیش مشتری از محمد قلی قطب

براہیم قطب شاہ ہے شہ سُجان — دکھن تخت گہ شہر اُس کا مکان
شہاں نعل بندی دینے ڈرتے سب — جنگل پکڑے ہے[2] و نکل گھر تے سب
ظلم زیا ستی تھے مُلک پاک اُس — کہ مشرق تے مغرب تلک دھاک اُس
سٹے گا بنی گاب اس ھاک تے[1] — چھپیا بجھیں بھنر رستم اُس دھاک تے
جو اُس ڈر نہ اچنا سمند دل منے — تو جگ کوں ڈباتا و یک تل منے

---

[1] (ن) چھوٹے کا پنی سب کو اِس ہاک تے

(۱) دھن یو (۲) ہیں

اگر ہیبت اُس کا نہ دھرتا پون — اُڑاسٹ دیتا بھُبیں کوں رتن کے ننن

اُسی عدل تے گال کر سب سریر — اگن کانپتی ہور لرزتا ہے نیر

محمد قلی فرزند اس راج کا — کہ لایق ہے وو تخت ہور تاج کا

۹ تلاشیں[1] پشانی سوں پگ سُندریاں — دیوانیاں ہیں اُس کیاں سو حور پریاں

جُکچھ نور شہ مکھ چندر ہیں اچھے — نہ جن نا پری نا بشر ہیں اچھے

پریاں شاہ کے عشق کا پا اُمنگ — پڑیں شہ اُپر شمع پر جیوں پتنگ

جو انگلی چکل چکھ[2] دھرتا اچھے — توسو راخ شہ سنگ کوں کرتا اچھے

لگا عشق لاک استریاں لاک دھات — دیوانیاں ہوں پھرتیاں ہیں اُسکے سنگات —

ہریک گوپنی شہ کی جیوں ماہ ہے — کہ اس دور ہیں کرشن او شاہ ہے

اگر سور جیسی اچھے کوئی سُندر — بلا دور ہوے شہ کے پاواں اُپر ×

ہُوا پرگٹ اس کا حُسن یاں تلک — کہ یوسف کی خوبی کوں بسریا ہے جگ

جہاں پانو دھر شاہ چلتا اچھے — وہاں آب زمزم اُبلتا اچھے

رہے جان جہاں[3] جان شہ بھجہ بل — اچھے چھانو جیوں دولت اس پانو تل

وو ایسا ہے شہ جان سُن ای سُندر — سکی ما بھُلے گی اسے دیکھ کر

صورت اُس کی اس دھات اچھے خوب جب — جو توں دیک اُسے بھولی تو کیا عجب

جو شہ باغ میں ٹک تماشے کو جائیں — تو بن روت جھاڑاں پھلاں بار لیایں

شہنشہ کے دیدار کے نور تھے — سُکے جھاڑ ہرے ہوئیں بھی سیر تھے

کھیا سب ولے اُن کھیا نیئں یو بات — کہ عاشق ہے نیرا سگھڑ شہ سُجات

کہ مت سر چڑے بات یو سون کر — ہُوا کام بھی رہتے ہوی تل اُپر

جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز — تو معشوق کرتا ہے تیڑ نیچ ناز

کہ خوباں ہیں عادت سو اس دھات ہے — چھپی نیئں ہے مشہور یو بات ہے

---

(۱) یکس بھتیں سو یک خوب ہیں سندریاں (۲) جس پہ (۳) جہاں جان ابتل شہ بھوج مل

سُلکھن چتر دھن چنچل گُنونتی — سو شہ عشق کے مدسوں ہُوی تھی متی

کہی کیا ہے تدبیر اُس کی اتال — کہ مُنج ہیں تواب ریا نہیں کوچ حال

دکھایا صورت جیوں توں تصویر کر — تو تو ہے منج کچ اُس کی تدبیر کر

مِرا حال کیا ہے سو جانے تُہیں — چُھپیا راز دل کا پچھانے تُہیں

تُہیں میرے غم کا سو غم خوار ہو — کہ ہیں بیٹی توں باپ کے ٹھار ہو

کِسے بات یو بولوں ہیں جائے کر — کہ تدبیر میری کرے آئے کر

جو مِنّت لگی کرنے بھو دھات سوں — عطّارد قبولیا وو اُس بات کوں

[۱] دیا آس اس نار کوں ؛ جیو کا — کہ مرتے کوں تقوا دیتے جیو کا

غزل گفتن مشتری از فراق محمد قلی قطب شاہ

طاقت نہیں دوری کی اب توں بیگ آمل رے پیا
تج بِن منجے جیونا بھوت ہونا ہے مشکل رے پیا

کھانا برہ کیتی ہوں میں پانی انجھو پیتی ہوں میں
تجتے بچھڑ جیتی ہوں میں کیا سخت ہے دل رے پیا

ہر دم توں یاد آتا منجے اب عیش نیں بھاتا منجے
برہا یو سنتا تا منجے تج باج تِل تِل رے پیا

منج تن تپش جانے تُہیں منج ٹھار جیو لانے تُہیں
منج دل مندھر میانے تُہیں کیتا ہے منزل رے پیا

توں جیو ہے میرا ہیں سو دل تج سات رہنا کیوں نہ مل
دن رات میں ہیں ایک تِل نیں تج تے غافل رے پیا

---

[۱] میرے نسخے میں اس شعر کی بجائے یہ ہے۔ ترا کام ہے سو کیا فام میں ؛ نکو ڈر کروں گا ترا کام میں

جس[1] یار کو ہیں منگتی ہوں وہ یار کہاں ہی
سر سوں سکی چل جاتی وے ٹھار کہاں ہی

دل ہات ہیں تھے چھین لیکر بھاٹ گیا ہی
وو یار دغا باز جھوٹنے مار کہاں ہی

مشتاقی کے بازار ہیں میں بیچتی ہوں جیو
دلّال کدھر ہور خریدار کہاں ہی

عاشق تو مج ایسے سکی لاکھاں ہیں ولیکن
معشوق سو اس دور ہیں اس سار کہاں ہی

دیدے مرے نادیدے جو دیدار دیکھے تھے
مج صبر دیو نہار وہ دیدار کہاں ہی

یاد کردن مشتری محمد قلی قطب شاہ

لگیا ہے میرا اللہ سوں بھو تیج دل
رھیا جاے نا مُنج تے اب ایک تِل

ملادو مُنجے کوی میرے شاہ سوں
سورج سرو قد سرنگ ماہ کوں

نا مُنج باغ خوشش آے نا بوستاں
نہ مُنج خویش بھاتے ہیں نا دوستاں

حالت مشتری در فراق محمد قلی قطب شاہ

نہ سکھ سوں مُنجے نیند آتی اسے
نہ پھُل سیجڑی مُنج بھاتی اسے

بِسالے[2] ہوے کیس بو رسیس تے
تپاتی اسے رات مُنج دیس تے

---

[1] میرے نسخے میں اس غزل کے بعد ہی یہ غزل ہے۔ [2] بِسالی ہوں کیسا یہ دُکھ سیس تے۔

کہاں ہے وو شہ نرملا نوجوان || کہاں ہے وو شہ گنونتا گُن نِدھان
کہاں ہے وو لالن مِٹھی چال کا || کہاں ہے وو ساجن لنبے بال کا
کہاں وو چیتر چنچلا من ہرن || کہاں وو سُگھڑا چپلا ہے سجن
نہ منج دیس ہے سُکھ نہ منج رات || نجانو کہ گمتا ہے شہ کس سنگات
جُکوئی نار اُس کن ہے اُس نار تھے || مُنجے رشک آتی ہے اِس ٹھار تے
ہُوے جل کُجل نین دیدار باج || یکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج
رتن تھے سو تن پر انگارے ہُوے || کہ مُکھ چاند انجھو سو تارے ہُوے
ہر یک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہے || سُنا تھا اول سو اناں آگ ہے
دو بادام تھے اُس چنچل نار کے || لگے دانے جھرنے سو انّار کے
کہی شاہ کے تیں سو دھن یاد کر || دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر
مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہے || کہ تن منج کنے جیو تج پاس ہے
میرا حال کیا ہے سوای شاہ نیک || توں اس جیو میرے کوں ٹک پوچ دیک
چُھڑا مُنج بِرہے کے توں جنجال تھے || توں غافل نکو اچ میرے حال تھے
کیا ہے بِرہ زیاستی داد دے || پریشان ہے جیو دل شاد دے
کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج مُنج || عجب کام آکر پڑیا آج مُنج
رہی ہوں بھوت ڈرتے تج آس کر || مُنجے گن توں ای شہ اپس داس کر
منج ایسیاں تجے لاک باندیاں اہیں || کہ[۱] منج سات ملکر وو ناندیاں اہیں
پریاں ہور حوراں رہے[۲] تج سنگات || تیری ناندنگ شہ اچھے دھات دھات
ہُوا کیا جو سہیلیاں ہیں وو چھب ستی || محبت میں ہیں زیاست ہوں سب ستی
محبت میں جو زیاست سو زیاست ہے || کہی بات ہیں راست ہور راست ہے
زرا سا بِرہ منج سنتاتا اچھے || سو تپتی کوں پھر پھر تپاتا اچھے

---

(۱) کہ خدمت میں تجھ نیت آتیاں اہیں (۲) اچھیں

خُدا اِسس بِرہ کا کرے گھر خراب
کہ ناحق منجے آج دیتا عذاب
جو سنپڑے بِرہ میرے داواں تلیں
رگڑ کر سٹوں دے[1] دے پاواں تلیں
اگر وصل ٹک آکے سنبالتا
تو بِرہا منجے کیا سبب جالتا
بڑا بے کٹر اسس ہیں خو بائی نیٔں
منجے مارنے عار اِسے آئی نیٔں
گرب کی نہیں گل پڑیا مائی کا
نفا کیا ہے جگ ہیں بِرہ آئی کا
کہ ما اسس کی نا جنتی باٹ کی(؟)
دکھوں چھاتی یو میری سب پھاٹ کی
میرے پاس میرا قطب شاہ نیٔں
میرے حال تے کوئی آگاہ نیٔں
کدھر دیکھوں شہ ہیٔں کدھر دیکھوں تج
نہیں منج توں دِستا جدھر دیکھوں تج
نہ وعدے کی منج آس نادرس ہے
ہر یک دیس تج باج سو برس ہے

رباعی خواندن مشتری

تج یاد بِنا ہور منجے کام نہیں
نِس جاگتے جاتی ہے دن آرام نہیں
میں تو تجے منگتی ادکھ جیو وے
توں کیوں منجے منگتا[2] سو کچ فام نہیں

نامہ نوشتن عطارد بہ قطب شاہ

عطارد دبیر ہو کے تقریر سوں
لکھیا نامہ مضمون گنبھیر سوں
سو بھیجیا اُنے کاغذ اس شاہ پاس
کہ بر آئی ہے تجہ اُمیّد و آس
اگر دھن اُپر ہے تیرا شاہ جی
نو واں کھان کھا ہور یاں پانی پی
کہ جیونا چ تج باج مشکل اسے
گذرتا ہے چکھ ہو کے ہر تل اسے
نکو بار لا بیگ توں بیگ آ
کہ وو نار ہوئی ہے تیری مبتلا
تِرے تائیں ہوی ہے یو بدنام یاں
کمر کچ کرتے کچھ ہو گیا کام یاں

(۱) دیدے (۲) ایسو

ذکر لائی ہے دل میں تج دھیان دھر
قطب شاہ قطب شاہ قطب شاہ کر

ترے وصل کا میں جو دیتا نہ آس
تو یک تل میں مرتی سو دھن بھر اُساس

میرے پاس احوال سب کئی اہے
اسی آس سوں چوپ کر رہی اہے

یو دلسوز نامے کوں لکھتے بران
صفے پر نکل پڑتے تھے اچھران

نہ لِک سک قلم دُک تے گھٹتا اتھا
رُخے پر قلم کالی سٹتا اتھا

بھیں عشق بھیدیا ہے اس ماہ میں
کہ سو سو خُسروا ہے اک آہ میں

نپٹ تجسوں لبدی اہے نار وو
تیرا دیکھنے منگتی دیدار وو

نہیں ایک تل تج بِن آرام اُسے
نہیں کام تج یاد بن کام اُسے

شہا توں سو دھن کوں تو منگتا ہے زیاست
ولے وو تجے منگتی تج تے بی زیاست

نہ ہوے کام اس کام پر ہوے بِن
کہ ما دؤد دیتی نہیں روے بِن

توں اب ... مقصود ہوے بول تے
برگ پھل سٹے باو کے تول تے

برگ بار ہے ہور جھاں باد نیں
نُرت پھل لینے کا وہاں واد نیں

جو پھل لینے منگتا ہے ہنگام پر
تو بیگی نکو کر ہر یک کام پر

ملے گی تجے وو چنچل سُندری
نظر آکر اب شہ میری چاکری

دیوانی تیری مشتری نار ہے
سو شاباش کہنے کی منج ٹھار ہے

کیا کام یو ہیں یہاں میں سنچر
میرے بخت اب شاہ تیری نظر

تجے بات یو شہ کھیا جاے نا
ولے باج کئے بھی رہیا جاے نا

کہے تو نہ ہوتا سو ہووے کام سب
کہے تو چھُپیا بھید ہوے فام سب

بشارت یافتن شاہ و رخصت شدن از مہتاب

پڑیا شاہ نامہ ہو خوش چاو سوں
انکھیاں پر رکھیا لیکے بھو بھاو سوں

کھیا کام یکائیک یوں کیوں ہوا — جو اوّل اتھا وو سو اب یوں ہوا

ہر یک مشکل آسان کرتا ہے وو — کہ قادر ہے قدرت جو دھرتا ہے وو

کیا شکر سجدے کوں کرتار کا — کہ توں دل بھلایا ہے اس نار کا

جو لبدی ہے وو ناریوں منج اُپر — سو ہیں کیا سکوں گا تیرا شکر کر

جو ثابت قدم عاشق ہے نار کا — خوشی ہوئے غم اس کوں سینسار کا

کہ جانباز عاشق جکوں ہی پاک ہے — مُراد اُس کے پاواں تلیں خاک ہے

بخت بختور آج غالب ہوا — کہ مطلوب جو تھا سو طالب ہوا

کھیا شاہ اُس نار مہتاب کوں — کہ جانے کوں دے اب رضا منج کوں

رہیا تجسوں لی دیس یک ٹھار مل — سو جیوں یار سینتی اچھے یار مِل

جو اس نار کے تائیں آتا نہیں — تجے چھوڑ کر یاں تے جاتا نہیں

تیرا پیار منج پر اچھے اے پری — کہ منج سوں توں لئی آدمیت کری

عجب بخت تے دیکھیا ہوں خوبائی ہیں — نہ ہو سکسوں تیرا سو اُترائی ہیں

عطارد بُلایا منجے بیگ اتال — کہ ہینت دیکھتی تجسو دھن ہست چال

بشارت نوی آج پایا ہوں ہیں — اِسی کام کوں یاں لگ آیا ہوں ہیں

رضا دے توں خوشنود ہو کر منجے — کہ توں ہے پری ہے تیرا ڈر منجے

دکھن تے جو اس ٹھار انپڑیا ہوں ہیں — تیرے ہات ہیں آکے سنپڑیا ہوں ہیں

کہی شہ نکو بول یو بات توں — پچھانیا ہے آخر منج اس دہات توں

یتی بے ادب کر نکو جان منج — کہ ہیں داس تیری ہوں توں مان منج

مری بات سچ جان شہ توں پیارے — کہ خوباں تے ہرگز بُرائی نہ آئے

نہیں خوبی اُس جو بُرائی کرے — کُوا کھودے پر کاج اپے ڈُب مرے

بھلے ہور بُرے ہیں فرق ہے شہا — بُرا خوب ہور خوب نا ہُوے بُرا

جو کم ذات اُس تے وفا نیں ہوتا
اصیلاں نتے ہر گز خطا نیں ہوتا

بُرائی کہ یا خوبی یو دوچ ہے
اصیل ہور کم ذات ہیں یوچ ہے

منا کرنے نیں تجکوں سکتی ہوں ہیٹ
جو رہیگا تو منّت سوں رکتی ہوں ہیٹ

اِپی ہو تجے کیوں کہوں ہیں کہ جا
اگر جائے گا شہ تو تیرا رضا

کہے شہ کہ جانا منجے ہے ضرور
جو نا جا سوں تو کام پڑتا ہے دور

منجے ایک تل اُس بِن آرام نیں
رہنے کا یہاں اب میرا کام نیں

سلکھن سکی چنچلی ماہتاب
سو دی شاہ کوں یوں پھرا کر جواب

سنگات آتی انپڑاتی شہ توج گھر
جو اچتا نہ ماباپ کا منجکوں ڈر

تری باندی ہوں ہیں منجے نا بسار
توں جاتا ہے دے کچ منجے یادگار

کھیا شہ کہ ہیں لی گمیا توج سنگ
تو کیا منگتی ہے سو میرے پاس منگ

کہی خوش ہو ہنس کر و ہنس مکھ پری
ترے ہات کی شاہ انگشتری

انگوٹھی نشاں اُس دِئے شاہ نے
رکھی جیو کہہ اُس کوں اُس ماہ نے

جو شہ کی کہ دے توں بی کچ منج نشاں
کہ تج یاد کرتا اچھوں ای سجاں

جِتا خوش انتھا آشنائی تے ہیٹ
وِنا ناخوش ہوں اس جدائی تے ہیٹ

کہاں نتے کہ یو آشنائی ہوی
کہ اس دہات آخر جدائی ہوی

رکھیا نیں ہے کس یک جنس آسماں
کہ اوّل بہار ہور آخر خزاں

مثل جگ میں مشہور یو جم اچھے
کہ ہر یک خوشی کے پچھیں غم اچھے

بچھوہا اچھے جاں اچھے مل دو یار
کہ مستی جہاں ہے وہاں ہے خمار

یکسکا یکسکوں جو لاگیا پران
تو اچھنا یکس کا یکس کن نشان

یکس کی نشانی کوں یک دیک کر
کرے یاد یکسکوں یک ای سندر

نشانی کی تو کوچ حاجت نہیں
ولے رسم ظاہر نہیں یوں کہیں

نہ بسرے کدھیں یار کے تیں وو یار　　محبت اچھے جس کنے یادگار
پرت کا روِش تو اچھے اِس وضا　　تو دیتی ہے یا نیں دیتی کیا رضا

جدائی از مہتاب

کہی شہ میرا جیو تیرا اچھے　　کہ جیو تے پیارا توں میرا اچھے
سکی دی سکا آپنے ہات کا　　کہ نا تیر تھا اس ہیں لئی دھات کا
جو سکّا رکھے وو اپس پاس جم　　نہ دیکھے کدھیں دُکھ درد ہور غم
سدا ملک ہور مال سوں شاد اچھے　　دُنیاں کے بلایاں تے آزاد اچھے
جو دیکھی کہ شہ ہے بتھر لشکری　　ترنگ باد پا پیش کش کی پری
سورج جیوں جھمکتا اتھا سُم اُسے　　کہ کرناں سے بالاں کے تھی دُم اسے
ہر یک نعل اُس کا سو جیوں پرس تھا　　کہ آپی سُلکھن ترنگ سرس تھا
سو اُس اسپ رھوال خوش چال کوں　　ستارے پروئے تھے ہر بال کوں
شہنشاہ کا دل بھوت جمع تھا　　کہ وے باٹ میں رات کوں شمع تھا
ترنگ خوب خوش شکل وو اصل ہے　　کہ حیدر کے دُلدُل کیرا نسل ہے
قصا یوں ہوا جو رضا شاہ منگ　　وِدا اس پری سوں رکئے چھوڑ سنگ

رباعی

دنیا کے سو لوگاں ہیں وفا دِستا نیں
دھنڈ دیکھی جتا باج جفا دِستا نیں
بے مہر بنی آدم ہے اِس سوں سکی
دل باندنے ہیں کُچ نفا دِستا نیں

روانہ شدن شہ بہ سوے مشتری

هوے لوگ پھر مستعد ٹھار ٹھار — سو یک ٹھار مِل آے سب باند بھار
کہ شہ جاتے اس مہ کی یاری کے تئیں — تُرنگ باد پا لیا ہی ساری کے تئیں
هُوا اُس تُرنگ کے اُپر شہ سوار — کہ شہ پھول هور خنگ بادِ بہار
دِسے شاہ یوں باد پا کے اُپر — مگر ہنس چڑیا ھے ہُما کے اُپر
چلے شہ بنگالے کدھن چاو سوں — سو خوشحال ہنستے بھو بھاو سوں
لئے خان مریخ کوں شہ سنگات — کہ عاشق اتھے وو دونو ایک دھات
دونو عشق کی باٹ جاتے اتھے — یکسکا سو وقت یک گماتے اتھے
جو اُس شہر کے شاہ نزدیک آے — خبر اس عطارد کنے یوں بتاے
کہ آیا هوں ہیں اپنے لوگاں سوں یاں — منجے توں کھیا تھا سو وو قول کاں
گیا سب فراق اب کہ آیا وصال — بلا بیگ اِس دھن کوں توں منجہ اناں
جو شاطر شہ کا دیا یوں خبر — عطارد سراسر سُنیا کان دھر
گیا دوڑتا مشتری شاہ کن — کہ آیا ھے یاں اب قطب شاہ سجن
تیرا مقصد ای نار حاصل هُوا — پیارا پیا تجسوں واصل هُوا
کہ مِنّت توں کرتی تھی جس کام کوں — هُوا ھے وو سب کام اب جان توں
نکو بول رک منج اُپر ای سُندھر — کھیا هوں تجے ہیں سبھیں کھول کر
کہی نار اُس کوں کہ شہ کاں اھے — نشانی منجے دے توں وو جاں اھے
کہ ہیں سر سوں چل واں تلک جاؤں گی — اپی ہیں یہاں شاہ کوں لیاؤں گی

آوردنِ مشتری محمد قلی را بہ محل

سلکھن سُگھڑ چنچل او نار نار
سنواری محل آپنا ٹھار ٹھار

انتم ذات پدمن پریاں حورساں
چنچل اچپلیاں شوخ من ہر سکیاں

صُراحی پیالے دے ہاتاں میں مست
کھڑیاں کی کرن چاکری دھن دورست

سراسر گھر اپنا سکی سُندری
بھوت دھات دے زیب جنت کری

سنواری سو دھن پینہ بھو دھات سوں
سو زربفت اطلس و کمخواب سوں

چڑاوا سُرگ پر کیا وو محل
کہ حوراں سو واں موہنیاں ہیں چنچل

سو کوچیاں منے شہر کے دھن دو دھیر
بچھائی مشک زعفراں ہور عبیر

سنگاری نگر یوں سُندر گُن بھری
کہ اسمان تے خوب ہُوی دھرتری

چھجے ہور محل انگن ہور سب نگر
ہر یک ٹھار وو نار سنگار کر

سنگات اپنے اپنیاں لے محرم سکیاں
کہ دم نمنے نھیاں سو وو ہمدم سکیاں

سہلیاں سوں سہتی اتھی یوں سو دھن
کہ جیوں سرو اچھے ایک یک پھول بن

سکھیاں سب سو دھن سات ہمدست تھیاں
یکن نے سو یک اُس وقت مست تھیاں

منگائی تُرنگ نانوں شبرنگ اُس
کہ بھایا اتھا اُس کے تیئں سنگ اُس

تُرنگ تیز شبرنگ کوں لئی چاو سے
کہ ما آگ ہور باپ سو باو ہے

ہُوی سوار شبرنگ تُرنگ پر وو نار
دھوئیں میں اچھیں جیوں جھمکتا انار[1]

پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر
کہ طاؤس بیٹھیا نگر کاگ پر

سو شبرنگ تُرنگ پر اچھے نار جیوں
کہ مشعل دیے رات اندھاری میں جیوں

قطب سوں ملن مشتری دھن چلی
عطارد چتارے کوں سنگات لی

پیتاسہ سوں ملنے کوں خوشحال تھی
کہ خوشیاں سوں آپس میں ماتی نہ تھی

---

(۱) انگار

جو شہ کوں خبر ہوی کہ آتی ہے دھن — سلکھن سکھی چھند بھری من ہرن
ایدر تے شہنشہ اودھر تے وو نار — دو نو سعد وقت آ ملے ایک ٹھار
گلے لائے شہ یوں سو دھن کوں چنچل — کہ کھاٹیا برہ جل ہو جگ پنت نکل
محمد قطب شاہ ہور وو سندر — ہوئے خوشی ایکسکوں یک دیکھ کر
سیجن کے اوپر ایک من سوں وو نار — لعل ہیرے مانیک موتی نثار
جو شہ پر رتن دھن لگی وارنے — سو قدسیاں لگے بہشت سنگارنے
رلا ہات ہیں ہات دھن گن گنبھیر — چلی شاہ کوں لیکر اپنے مندھیر
نول شاہ کوں اپنے گھر ہیں جو لیای — تماشا محل کا چنچل سب دکھای

غزل

پیارا سیج پر آیا پیارا جیو تے پیارا ہو
برہ منج دل ہیں تے نکلیا سو جیو او ساس بارا ہو
برہ کی آگ نے تن پر ہر یک یاقوت کا دانا
لگیا ہوئے تے ٹھنڈا منج رہیا تھا جو انگارا ہو
سکی مکھ شہ سمد میانے جو منکے ہیں تری تھے ؟
الک گل ہات ہیں لیکر پرتاتل اس ہیں چارا ہو
انکھیاں دو ہور پلکاں تو چہ دشمناں ہیں سب
ادھر عیسیٰ اثر شہ کا وہاں اچنا ہمارا ہو
سورج خوش رنگ سیں بی ہے کرن جیوں ہو قلم لیکر
صورت شہ کی لکھن آیا عطارد اب چتارا ہو
بھنواں دو جیوں رحال ہور الک کی کنڈلاں جزماں

تلک آیت ہے تل مطلق دسے جیند پیارا ہو

ستارا بخت کا میرا سورج کے برج میں آیا
کہ جھمکیا آج میرے گھر قطب شہ چاند سارا ہو

ملاقات عاشق و معشوق

چنچل قطب شہ ہور اچپل سُندھر | دونو بیٹھے مل کر سو یک تخت پر
رُکن چار پائے ہیں تخت آسمان | کہ چند مشتری ہے قطب شہ سو بھان
یکسکا لگے پوچھنے ایک حال | یکسکوں دیئے یک جواب ہور سوال
سو باتاں اول کیاں سبھیں بول کر | کہے حال اپنا دونو کھول کر
پرت کاج کی کارسازی کیئے | اپس میں اپے ہات بازی کیئے
صُراحی نقل ہور پیالا منگائی | اپی ساقی ہو شہ کوں دھن می پلائی
شراب اُس بھوت تند ہور تیز تھا | عجب آب وو آتش آمیز تھا
فرشتا اگر آئے آکاس تے | بڑے بھیں اُپر مست ہو باس تے
جو یک بند پیوے کوئی تو سینے کوں لگ | اُٹھے آگ تلویاں تے تا رخ تلک
جو شہ تائیں دھن لائی مدلال کر | کہ پانی کری آگ کوں گال کر
جو قطرا سٹے آگ میں ایک کوے | تو سر پانوں لگ آگ جل راک ہوے
خصالت عجب گرم دھرتے ہیں شہ | کہ ایسا شراب ہضم کرتے ہیں شہ
کہ میخوار پُختا ہے شہ خام نیں | ہدا ایسا پینے دُسرے کا کام نیں
صفت یو جو شہ بے خبر نیں ہوتا | جنا پینے بی کچ اثر نیں ہوتا
درُست اچ ہر یک بات گفتار میں | خطا کھائے ناکار ہور بار میں
پیاری وو ہو ایک یوں پیو سوں | کہ جیوں دود ملکر اچھے گھیو سوں

یک آر دس ہور ایک سو شو اہے
کہ دھن شیریں ہور شاہ خسرو اہے

قطب شہ سو دھن یوں وو زیبا اچھے
کہ یوسف سوں مل جیوں زلیخا اچھے

دِسیں یوں ادھر بیچ دسن جھمکنے
کہ گوہر ہے سُنّے کے حُقّے منے

سو دھن کے دسن سم جو ہونے کوں آئے
خجل ہو رتن پانی موں کا گنوائے

انچل سیام تل یوں جھمکتے گہر
کہ شبرات ہے آج دھن کے اُپر

دسیں تن رتن دھن کے مکھ نور انگے
کہ روشن رکئے ہیں دیوے سو رانگے

سو دھن کے دو کچ پر گہر چھائے ہیں
کہ پہراں پہ تارے اپر آئے ہیں

سو دھن ناک بل یوں ہے ٹکڑے کے سنگ
کہ پکڑیا ہے موں میں بچھو کوں بھونگ

سو ٹکڑے پہ یاقوت جاب دیک کئے
کہ عقرب کیرے برج مریخ ہے

دسیں مانگ موتیاں کی بیچ سر میں
کہ دِستے ہیں تارے مگر نیر ہیں

چنچل نین یو دھن کے نیں ٹھارنے
کہ شاطیر شہ کے تلنگ مارتے

ستارے مہندی کے ہاتاں منے
کہ گل لال رہے جھڑ کے پاتاں منے

بِتا کچھ دھن شک دھرتی سُندر
کہ باتاں نکلنیاں ہیں ٹکڑے ہو کر

بکھر رے ہیں کنتل پشانی اُپر
کہ بادل پڑے ٹوٹ پانی اُپر

دِسیں لال لالک سوں دھن کی انکھیاں
کہ سینپیاں اہیں جانو شنگرف کیاں

الک بل دھن گال مقبول سوں
کہ یا ناگ لُبدیا اہے پھول سوں

دھڑی سوں دسیں یوں دسن بات ہیں
کہ بجلیاں پڑیاں جا کے ظلمات ہیں

سمد تے سبھیں روپ رنگ جل ہے جیوں
کنول مُکھ کی گردن سو ڈنڈل ہے جیوں

انکھیاں پر بھنواں چھند سوں چھائے ہیں
کہ ترکاں سراں پر طُرے لائے ہیں

اِدھر ہار پھل پھانک کی بھار دو
کہ نازک بھلی تھی اہے نار وو

انگوٹھی ہیں ماوے کمر نار کی
نہیں کیں دِسے جگ میں اس سار کی

کہ جس کا جو رو ماولی نانوں ہے
سو دھن بسر کی چوٹی کی وو چھانوں ہے

رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھب سوں آ
پٹی پر اچھے جیوں الف ثُلث کا

جواہر جو پینے تھی دھن تن منے
جو عکس اُس ستارے ہُوے گھن منے

محبت سوں شہ مست ہو دیدار کے
اَدھر جھنکتے(۱) تھے تلتل اُس نار کے

سنپٹر کر سکی شاہ کی بات میں
انبر(۲) دیتی تھی جو بناں ہات میں

نھواں لاتے تھے شہ اُسے ٹھار ٹھار
اُچھل پڑتی تھی ہنس وو ہنسمکھ نار

کدھیں گُرڑ لبوے شاہ وو ماہ کوں
کدھیں ماہ وو گُرڑ لبوے شاہ کوں

مٹھائی سوں لب چار یوں مِل اٹھے
کہ ہرگز یکائیک چھُٹتے نہ تھے

سو شہ دھن تے خوشحال اُس وقت تھے
کہ جوبن وو الماس تھے سخت تھے

اپس میں اپے بوسہ کاری کئے
دونو سوں سیت گھال یاری کئے

کہ دو میں تے تسرے کو ناٹھار ہُوے
جو تسرا او ہاں جاے تو خوار ہُوے

عجب کچھ خوشی ہور انند حظ ہے واں
سو عاشق و معشوق ملتے ہیں جاں

ہُوے شاہ جب مست اپی ہور دھن
کئے من اسے کوچ کا کچھ کرن

دونو سر خوش ہو کر ہُوے بے خبر
اُٹھ کی خبر اِس وضا سوں نکر

عطارد منا آ کیا شاہ کوں
بھوت دھات سوں پند دیا شاہ کوں

کہ شہ عشق بازی توں کر اس وصول
کہ تجتے خدا خوش اچھے ہور رسول

تیرا مال ہے توں اُتاول نہ کر
جھٹے(۳) اتنے کوں اپسے باول نہ کر

لجا اُس کوں پھُسلا کے توں اپنے گھر
بلا قاضی کوں ہور وہاں عقد کر

جو ٹک خوش لگے گا تیرا گھر اسے
پچھیں کیا توں منگنا ہے سو کر اُسے

کہے شہ عطارد کوں شاباش تُج
کہ اس مسنی ہیں توں دبا(۴) پند منج

جو سمجا کے شہ کوں کھیا دھات دھات
سُنیا شاہ آخر عطارد کی بات

(۱) جھنکتے (۲) انپٹر (۳) جھٹیں (۴) یاد

غزل

تج مکھ کے درس کا بو سورج سو درسنی ہے
تج نور جھمکنے تے سب جگ میں روشنی ہے

زرتار تار کے رج پر گال پر سہاتے
یا چاند کے کنارے خوش رنگ چندنی ہے

دل عاشقاں کے تل تل کی کی بعزتی ہیں
کیا شوخ چلبلی توں غمزیاں بھری نھتی ہے

کاجل کجل سو بھر کے پلکاں سو سحر منتر
غمزا سو نین تیرا سو کا سو تس انی ہے

برہے کے دکھ کٹک میں یوں نیت کر رہیا ہیں
تو اپنے عاشقاں میں سو دھن منجے گنی ہے

گفتن مریخ خاں حال خود را پیش محمد قلی

شہنشہ کوں بولیا دو مریخ خان
کہ توں جیو جب لگ ہے چند چرخ بھان

ترا یار پرسن ہوا شاہ بجھ
کہ توں سور ہے ہور ملیا ماہ بجھ

سدا ہل اچھ اس دھن سوں دن رات توں
سدا عیش کر شاہ اس دھات توں

تجے سک آنند دایم اچھو
تیرا راج دنیا میں قایم اچھو

ولے کچھ میرے حال پر رحم کر
کہ تیرا ہوں میں توں نکو منج بسر

غلام ہو کے اچھتا ہوں میں تیرے پاس
رکیا ہوں بھوت تیری امید آس

جو لیایا ہے سات اپنے اس ٹھار منجھ
کرم کر ملا توں میرا یار منجھ

دو بچھڑے جو یاراں ملے ایک ٹھار
ملا نہار کوں شہ ثواب ہے اپار

رباعی

پردیسی ہوں پردیس میں ہے ٹھار منجے
پردیسی ہو رہنا اچھے ناچار منجے

طاقت ارے صبر توں بھی کچھ ابر یانیش
اب کو ملے گا کو میرا یار منجے

پڑیا یو رباعی بھوت سوز سوں / کھیا رو سو شمعِ دل افروز سوں
کہ شاہاں ہیں سب توں شہنشاہ ہے / میرے حال نے شہ توں آگاہ ہے
بھلالی نیٹ عشق کی بات سوں / لگیا منتاں کرنے بھوددھات سوں
کہے شہ کہ نزدیک ہے کام اتال / کہ تجسوں ملے دھن چندر جگ اُجال
منجے ہے تیرا حال معلوم سب / جو منت کرے توں تو نیں کچھ عجب
کہ جگ ہیں چلی ہے یو بات ہر کہیں / غرض وند کوں عقل اچھتی نہیں
اُتاول توں کرتا اہے کیا سبب / صبوری ستی کام ہوتا ہے سب
ہر یک رنج پچھیں راحت ہے سچ توں جان / ہر یک دُکھ پچھیں سُکھ ہے مریخ خان
چمن میانے آ کر چُنیا پھول کن / سو کانٹے کیرا زخم ٹک کھائے پن
بہار آخر ہے ہور اول سو دے / جو غم دیکھے شادی اُس البتہ ہے
صبوری نے خوبی ہے آخر نہ ڈر / کہ لوگاں کہتے ہیں صبوری سفر

گفتن از مریخ خاں حال قطب شاہ پیش مشتری

قطب مشتری کوں کہیا سر بسر / سو مریخ کا حال سب کھول کر
ہیں عاشق ہوں جیوں تجھ نادان کا / اہے یتوں یو عاشق تری بھان کا
توں زہرا سوں کر را جوٹ میل کر / مراد اس بچارے کی حاصل کر
کہ عشاق کا قدر جانے ہے توں / درد عشق کا سب پچھانے ہے توں
سلکھن سپوت ہے اسد خان کا / یو مریخ گنونت بھومان کا
جو زہرا کوں عاشق ہو آتا اتھا / سو لئی کوچ دنبال لیا تا اتھا
قضا آن گا کر اسے لُچ کیا / یو کچھ تھا اسے کوچ کا کچ کیا
پڑیا تھا پرت پنت کے گھات ہیں / رھیا تھا سنپڑ دبو کے ہات ہیں

اسے باٹ میں آتے پایا ہوں میں
وہاں تے چھڑایاں کوں لایا ہوں میں

مرے سات یک دل سوں آیا ہے یو
بھوت آس امید لایا ہے یو

کہی شاہ کوں ماہ سی دو سُندر
کہ یو کام ہے سہل کچھ غم نہ کر

جو اوّل تے معلوم اچھتا یو کام
تو اب لگ یو سب کام ہوتا تمام

بنتی میری منّت کی کرتا ہے توں
بدی دیتی ہوں بھیا و کر دونو کوں

تُجکِچ توں کہے گا سو کہہ مُنج کنے
کہ حاجت نہیں کچھ اسے پوچھنے

اسے حکم اس کا میرے ہات میں
کہ چلتی ہے زہرا میری بات میں

یو کام اس سبب شاہ کرتی جو ہوں
کہ منگتا ہے مریخ کوں بھوت توں

مشورت کردن محمد قلی قطب شاہ با مشتری

شہنشہ کہے ای سُلکھن سُندھر
چل آجایں مل کر دکھن کے ادھر

دکھن سا نہیں ٹھار سنسار میں
پنچ فاضلاں کا ہے اس ٹھار میں

دکھن ہے نگینا انگوٹھی ہے جگ
انگوٹھی کوں حرمت نگینا ہے لگ

دکھن ملک کوں دھن عجب ساج ہے
کہ سب ملک سر ہور دکھن تاج ہے

دکھن کوں جو دیکھے گی ای نار توں
نہ کرسی کدھیں یاد بنگالے کوں

دکھن ملک بھو تیچ خاصا اچھے
تلنگانہ اس کا خلاصا اچھے

کتا ہوں ہور یک بات بھی میں تُجے
کہ واجب اچھے بولنا وو منجے

نکو جان اسکوں ہنسا کھیل توں
مری بات سُن دھن نکو ٹھیل توں

کہ مریخ کوں اب بڑائی دیویں
سو اِس شہر کی پادشاہی دیویں

پچھیں بھیا و زہرا سوں اس کا کریں
دونوں کوں مِلایاں انند سوں بھریں

کہ مریخ ہمنا تے خوشحال اچھے
نہ یوں نیوں کہ دل جاں بی خوشحال اچھے

اگر آنے منگتی ہے توں میرے سات — تو یو شہر سٹ ہور سن میری بات
یو کیا ہے ملک جو تجے بھاوتا — یو کیا ہے جو خاطر تیری آوتا
تجے[1] ہیں وہاں دیوں گا ہاں ای نار — سو اس دھات[2] کے شہر ہزاراں ہزار
دکھن ملک وو کچھ عجب ٹھانوں ہے — دکھن ہیں سو ایسا ہر یک گانوں ہے
کہی شاہ خوبی[3] تمارا ری خوشی — تماری خوشی سو ہماری خوشی
توں منج سات اس دھات چالے نکر — ملک واروں لک تیری یک بات پر
کتا مال ہور ملک دکھلائے گا — ملک مال تے کیا منجے آئے گا
غرض ہے میرا تجسوں ای شہ فہیم — نکر ایسی باتاں سوں توں دل دو نیم
تہیں منج ملک ہور تہیں مال ہے — تہیں منج لالن تہیں لال ہے
شہاں طبع نازوک دھرتے اہیں — کہ معشوق پر ناز کرتے اہیں
ہیں رضی ہوں اس کام کوں جیوسوں — جکچ کرتے منگتیا سو کر شاہ توں
کہ فاضل تج ایسا کہیں کوی نیں — نزی بات تے نیں ہوں خیر بزیں

دادن محمد قلی قطب شاہ مریخ خاں را پادشاہی بنگالہ

خبر لے انبر پر کے اختر ستی — گھڑی سعد شہ دیک ہتر ستی
خدا کے کنے تے مدد منگ لئے — وزیراں کوں سب واں کے حاضر کئے
سو مریخ خاں کوں بلا بھیج کر — دیے شاہی بسلا اسے تخت پر
بھتر بھار حشم لوگ راضی ہو آئے — دراہی بنگالے ہیں اس کی پھرائے
پڑیا پانو وو شاہ کے آئے کر — ہنسے خوش ہوا اس کوں گلے لائے کر
شہانی کئے یو بڑا کام شاہ — دئے اس کوں مریخ شہ نام شاہ
بنگالا سو رہنے اسے گھر ہوا — ملک سب مقرر اسی پر ہوا

---

(۱) جکچھ توں منگے واں سو دیو نگا اے نار (۲) دھات شہراں (۳) خوب ہے

بزاں زہرہ کے نائیں لک چاؤ کر — دِئے شاہ مریخ سوں بھیاؤ کر
ہوا زہرہ کوں دیک مریخ شاد — خدا نے دیا اس کوں اُس کا مُراد
سو حکم اس ملک کا سو دھرنے لگیا — صُبح اُٹ دُعا شہ کوں کرنے لگیا

رسیدن محمد قلی قطب شاہ با مشتری پیش مادر و پدر

قطب شاہ ہور مشتری شاہ مِل — دکھن کوں سو جانے ہوئے ایک دل
منگے اُن دونو ان دونو کن وِدا — کِیئے اُن دونو اُن دونو کوں دُعا
کہ مریخ زہرا جو اپڑانے آئے — منا شہ کِیئے ہور اُنوں کوں منائے
تمیں دونوں یاں راج کرتے اچھو — ہمیں جاتے ہیں مہر دھرتے اچھو
کہ مشتاق ہوکر اچھیں گے ہمیں — خبر بھیجتے جاؤ اپنی تمیں
جکچ کام مقصود اچھے ہور بات — سو لکھ بھیج دیو آنتے جاتے کے ہات
کہے تج کِیئے اب جو آدھار ہمیں — ضرورت کوں رہتے ہیں اس ٹھار ہمیں
رضا دے کہ تج سات ہمیں آئینگے — بڑا مرتبا اِس تے بھی پائینگے
صبا[ل] اوٹ شہ دیکھنا تجھ مُکھ — نہیں کوچ ہمنا بھی اس تے بی سُکھ
دینا ہور دولت بو کیا کام آئے — جو صاحب تُج ایسا ہمن چھوڑ جائے
کھڑے رہی وو سب مِلکے یک ٹھار پر — اپس میں اپے بات گفتار کر
دِلاسا انو دونو کوں لئی دِیئے — سو رُخ شاہ فرخ دکھن دھر کِیئے
دِئے خیمے[1] صحرا میں شہ کوچ کر — کہ پھاڑاں اچھیں تھبر جیوں دہر پر
زمیں کے اُپر ڈیرے شہ پھر دِئے — کہ دریا میں جہازاں کوں لنگر دِئے
وہاں تے سو جیوں ہور دل شاد کر — چلے بست ہور بھاو سب[2] لاد کر
ٹھنڈی ٹھار شہ دیک اُترتے اتھے — انند عیش اس دھن سوں کرتے اتھے

ل (ن) صبا اوٹ شہ کا جو آ دیکھیں مُکھ

(۱) ڈیرے (۲) سواں

یکسکوں لگا ایک چھاتی سوں داٹ ۔۔۔ دونو عیش کرتے اتھے باٹ باٹ
رلیاں سوں دونو مِل کے رلتے تھے وو ۔۔۔ اسی دھات سب باٹ چلتے تھے وو
بِرہ کا گِرہ سب گنوا وصل پائے ۔۔۔ دکھن کی سو سرحد میں شہ بیگ آئے
جو ویسے میں ماباپ پائے خبر ۔۔۔ کہ آتا ہے فرزند دلبند ادھر
بھوت دن پچھیں خوش ہو کر آج کوں ۔۔۔ انگے ہو کے لیانے چلے راج کوں
کہ شہ بھی سلامت تے پھر آئے ہیں ۔۔۔ سنگات اپنے اُس نار کوں لائے ہیں
جو شہ دُور تے دیکھے ماباپ کوں ۔۔۔ نزیک آئے ہِل مشتری نار سوں
پڑے پانوں ماباپ کے شہ نول(۱) ۔۔۔ کہ ہے بہشت ماباپ کے پانوں تل
وو ماباپ کوں شہ گلے لائے ۔۔۔ جو نرجیو ہوئے تھے سو پھر جیو دِئے
کھلے پھول امید ہور آس کے ۔۔۔ پڑی پانو بھو سسرے ہور ساس کے
مِلے آج یک ٹھار بچھڑے سگے ۔۔۔ اپس میں اپے پانو پڑنے لگے
گہر وارے جوندھیر تے شہ اُپر ۔۔۔ کہ ہونیاں کیرا مھوں پڑیا دھرت پر
تماشا دیکھن آئے جو پھیر سب ۔۔۔ غنی ہو رہیا آج کوں شہر سب
کہ سرحد پکڑ شاہ کے گھر تلک ۔۔۔ سُنا گو دھر بھر لیا دان جگ
بکھیرے گئی(۲) آج جوندھیر گہر ۔۔۔ کہ نکلے رتن جُبیں ہیں کے پھوٹ کر
دِئے دان یوں جاگ کوں شہ سیم زر ۔۔۔ کہ رکھنے کوں کیں ٹھار نیں دھرت پر
پِتے کچھ گہر شاہ بخشش کرے ۔۔۔ کہ بادل(۳) اچالے سمد ست بھرے
تیرا دان مشہور ہوا شہ پِتا ۔۔۔ کہ پروا(۴) استیا سمد سا سانت کا
نہ دیکھا کِنے دان اِس دھات کا ۔۔۔ کہ جھڑ لائی شنّے کی برسانت کا
وو ماباپ دونو پکڑ بر منے ۔۔۔ لیکر آئے اس شاہ کوں گھر منے
نگر میں جو آیا قطب شہ نول ۔۔۔ لگے بجنے جوندھیر خوشیاں کے طبل

---

(۱) اول (۲) سووں (۳) نِدِ کہ ٹھار خشکی سمد جا بھرے (۴) کہ آدے قلم میں نہ کہنے گیا

شہر میں سو عید آج لوگاں کئے
گھرے گھر انند کاج لوگاں کئے

لگے حال احوال سب پوچھنے
جو شہ دیکھے تھے سو کہے اُن کنے

سو ماباپ شہ دھن ہو کر ایکدل
یو چار و رہے سُکھ سوں یک ٹھار مِل

وادنِ ابراہیم قطب شاہ بادشاہی خود بہ محمد قلی قطب شاہ

براہیم قطب شاہ پر[1] دکھ بھنجن
کہ لیایا جنے ضبط میں سب دکھن

کیا شاہ وو پادشاہی عجب
مسلماں ہوا یو تلنگانہ سب

سخاوت میں دھن دان حاتم سُجان
عدل میں سو ہے جیونکہ نوشیروان

سُریا پان ماوے رُمال ہور چھتر
تخت تاج سب ساج مستعید کر

تخت جیو گگن گُن سوں سینور رہے
کہ جھلماں[2] سو کرتا چھتر سو رہے

دیکھیا فال مصحف کی آیات میں
بنایا رسکا شاہ کے ہات میں

سنواریا بھوت چھب سوں شہ سب شہر
نجومیاں کوں ساعت سعد پوچھ کر

دِیا پاشاہی اپنی قطب شاہ کوں
کہ ڈوسا[3] ہوا ہیں کر اب راج توں

قطب شہ کوں شاہی مقرر ہوئی
کہ باپ ہور بیٹے میں نیں کچھ دوئی

کِتے پادشاہی کیا نیں ہے یوں
کہ کرنا اہے اب قطب شاہ جیوں

بسیا شہ کے انصاف تے یوں دکھن
کہ بنتا ہے پانی تے جیوں پھول بن

سو یوں عدل اب شاہ کرتا اہے
کہ کوے کوں دیکھ باگ ڈرتا اہے

جو شاہاں اپس کوں کھولتے اہیں
کھڑے کھان سب ڈرتے کھاتے اہیں

شہی جیوں کئے شاہِ عالی جناب
نہ دارا کیا ووں نہ افراسیاب

جو اچتے تو اچتے تیرے دار جم
سکندر فریدون ضحاک جم

(۱) دشمن (۲) جھلم یا جواہر جھپر سو رہے (۳) بوڑھا

شہنشاہ غازی قطب شاہ توں
شہاں سب ستارے کہ ہے ماہ نوں

عجب تابش ہے توج مکھ نور کوں
کہ طاقت نہیں دیکھنے سوُر کوں

کھڑک بیچ تجھ میان ماوے سحاب
نُرنگ آسمان ہور نبزا شہاب

بُجھے آگ جلتی ترے ہاک تے
جنگل پکڑے باگاں تری دھاک تے

ترا عدل ایسا ہے ای جگ ادھار
کہ آگ ہور پانی اچھے ایک ٹھار

ترا عدل انصاف ہے جگ اُپر
اگن نیر نت مِل رہے مد بھنتر

محمد قطب شاہ تجُ نانوں ہے
ہُما سو ترے پانوں کا چھانو ہے

توں دانی توں گیانی توں داتا رہے
توں فاضل توں کامل توں اوتار ہے

توں[لے] ایسا سخی ہے کہ تجھ دھرم تے
دریا لیائے کف موں اُپر شرم تے

توں ورکش ہے ہر ایک سرکش اُپر
کہ غالب ہے جیوں آگ آتش اُپر

توں جیوں نوح پاتاں جل کھار ہے
دھرت جہاز انبر سو اوزار[1] ہے

پون ڈول[2] امولک ہے لک ساز کا
بھوں[3] لنگر اس بے بدل جہاز کا

جو جھمکائے شہ[4] توں گہر تاج تے
عجب کیا جو سمدر سُکے لاج تے

کہے ہُدہُداں جا سلیمان کوں
کہ شہ دار آوے منگن دان کوں

کہ شہ دار تے گر کچھ دان پائے
جنم بیٹ اپنے حشم سات کھائے

دِرم سور کھوٹا چلے نا کہیں
کہ سِکا قطب شاہ کا اُس نہیں

جتے شاہ گنونت گیانی ہے توں
کہ حکمت میں لقمانِ ثانی ہے توں

انگوٹھی سلیماں کی تجھ ہات میں
کہ تاثیر عیسیٰ کی تجھ بات میں

ہر یک علم میں شہ توں ماہر ہے سب
چھپیا راز تج آنگے ظاہر ہے سب

لے (ن) تج ایسا سخی کون ہے دھرم تے۔
(۱) اوار (۲) ڈول (۳) اپیں (۴) جُگ

بردن محمد قلی قطب شاہ بکارت مشتری

رتن لا سنوارے مکلل محل / سو مریخ یاقوت نیلم زحل

انگن آسماں ہور بادل سو فرش / کہ منڈوا سو کرسی چھجا جیوں ہے عرش

مرصع جڑیا تخت واں لیائے کر / سو اُس تخت پر شہ کوں بسلائے کر

ملے دوستاں آج چوندھیر تے / انند عیش کرتے ہیں بھی سیر تھے

سو جلوا لگے دینے سب شاہ کوں / سلکھن سکی مشتری ماہ سوں

زر ینا کیئے سور کا قرص توڑ / پنائے رتن گھنگے[1] طبلے کوں پھوڑ

مشاطہ ہو حور آئے جنت تے کھل[2] / کہ پردا ہے اسمان تارے سو پھل[3]

سو اسمان کیں[4] درسوں یوں جگمگے / کہ پھولاں کے منڈویاں کوں تارے لگے

ملے قطب ہور مشتری ایک ٹھار / ہوا آج جگ میں انند بے شمار

سو جبریل قاضی ہو واں آئے کر / فرشتیاں کوں مہمان سب لیائے کر

بند یا مہر اُس نار نادان کا / سو حاصل زمین ہور اسمان کا

زمیں تھی سو ہوئی آج جیوں آسماں / کہ ہے قطب ہور مشتری کا قِراں

اپس دل کوں سب دوست شادی دیئے / سو شہ کوں مبارک بادی دیئے

سو شر شور غل غال ہوا سب تمام / کہ جلوے کیرا کام ہوا اب تمام

گئے شاہ عاروس خلوت منے / لگے دونو عیش ہور عشرت منے

سو دھن کوں گلے شاہ لانے لگے / یکس سوں سو یک لٹ پٹانے لگے

گھنگٹ کھول بوسے لئے ذوق سوں / سو چولی کے بند توڑ سب[5] شوق سوں

کدھیں ہات موں پر دھرے لاج تے / کدھیں کئی نکر سوں عشق آج تے

کدھیں کئی نکو آج چھوڑو صبا / کدھیں کئی کہ یو کیا تمارا وضا

---

(۱) گھن کے (۲) کھول (۳) پھول (۴) گر (۵) سے

لذت ایسے کاماں کی وو پائی نیں — کدھیں ایسے داواں ہیں وو آئی نیں

وواس کام کوں بھوت پچواتی تھی — سہیلیاں منے کھاٹ کر جاتی تھی

جو رہتی لذت کچھ سکی پاے گی — تو شہ کوں اُنے کھینچ کرلیائے گی

پھراتے اتھے ہات شہ ٹھار ٹھار — کہ تھی شوخ چنچل اُتم ذات نار

پیاتن انھا پاک صاف ہور سنوار — کہ ہاتاں پھسلتے تھے بے اختیار

کہ قرمیزی ریشم تے انگ نرم تھا — وخت بے شرم خیال سو گرم تھا

کدھیں گڑ[1] دیوے گود میں بیس کر — کدھیں لیٹ جاوے ستم بیٹس[2] کر

کدھیں پردے کے آسرے جا چھُپے — کدھیں شہ کو ستمیں پکڑ لیں اپے

کدھیں شور کرتی کدھیں غلبلا — کدھیں کَی اکھنڈ ہور کدھیں سو کلا

کدھیں کَی کہ سردی تے تن سرد ہے — کدھیں لیوے بھانا کہ سر درد ہے

کدھیں دل کے رازاں کہے کھول کر — کدھیں کیتی کے قصے اٹھے بول کر

کدھیں شہ کوں ٹک لاوے باتاں منے — کدھیں ہات دے شہ کے ہاتاں منے

کدھیں دیتی گالیاں کدھیں دوستی — ہُوی بے ادب شاہ کے پھوستی

غُصا نار کا یوں ہے اس نار میں — کہ جیوں آگ اچھتی ہے انگار میں

لگی شہ کوں تل تل تپانے سکی — کہ نیں دیتی ٹک ہات لانے سکی

کہ اس کام کوں بھوت پچوائے ہے — سہیلیاں منے کھاٹ کر آئے ہے

سَکی[3] کوں بھوت چھندسوں سنپڑائے کر — دوراناں کی بندشش منے اُس جکڑ

جو شہ کیلی دِتے قفل لے تلاز — کُھلے دھن کے طبلے سو لعل آئے بھار

سُگھڑ شہ سوں سنگرام دھن کی اَچھے — کہ یاقوت داون ہیں بھر لی اَچھے

شہنشہ سو دھن سیج پر آئیں تھی — سراناجو تھا سو ہوا پائینتی

سُہاتے تھے شہ دھن سوں اس وقت یوں — کہ ہرنی کوں لے بیٹھتا باگ جیوں

(۱) گرد (۲) بیس (۳) سو دھن

چلیا تنگ کو نچے بیں شہ کا ترنگ
ہُوا سُست آخر کہ تھا ٹھار تنگ

لگی ٹھینس[1] اُس ہور ہُوا لنگ پاے
کِیا تنگ کوچ مِنے آے جلے

کِھلیا پھول تن[2] کا مدن باو تے
کہ خوش ہے وو سبنھوک کی چاو تے

چنچل چُلبُلا جو اُٹھی شور کر
ہِرانا چلیا پا یُنتی کے ادھر

پِرَہ بکا[3] جھٹنت شہ جھٹے اس سوں جب
بِچھانا ہُوا گھانگرا گھول سب

کیئے رات بھودھات دھن سات[4] یکنگ
بجر کے وو پاۓ. بجر کا پلنگ

سو دھن کوں ہلاکر پرم مد پِلاے
بھوت دھات سمجا اسے ہات لاے

رہی دوسّتن[5] یوں وو اس دوست سوں
کہ جیوں مغز مِلکر اچھے پوست سوں

سُہاتی ہے دھن شاہ خوش فام سوں
کہ گمتی ہے سیتا مگر رام سوں

دعا خواستن محمد قلی قطب شاہ

الٰہی مُنجے دے ترا دھیان توں
سو دولت حیات ہور ایمان توں

الٰہی گُنہ تے جھٹک بار[6] دے
ترا دھار ہوں مُنج آدھار دے

الٰہی توں حس دے ہر یک کام میں
میرا ناؤں کر خاص ہور عام میں

الٰہی توں خوشحال رکھ مُنج جسم
دفعے کر بلا دُکھ درد ہور غم

الٰہی توں دشمن کوں تلپٹ کر
بُریاں کوں دُنیا میں تے سب چپٹ کر

الٰہی توں دایم مُنجے شاد رکھ
بلایاں کے بنداں تے آزاد رکھ

الٰہی مرا مرتبا کر بُلند
سدا دے مُنجے عیش عشرت انند

الٰہی مدد گار توں ہے مُنجے
مدد گار ہر ٹھار توں ہے مُنجے

الٰہی قطب شہ تیرا داس ہے
قطب شاہ بندے کوں تج آس ہے

---

(۱) کھینچ (۲) دھن (۳) پرت کا جھٹن (۴) سوں (۵) دوستی (۶) بار

خاتمہ

قطب مشتری ہیں جو بولیا کتاب — سو ہُوی جگ ہیں روشن کہ جیوں آفتاب

اول ہور آخر کے کاماں پچھان — دُنیا ہیں رکھیا ہوں ہیں اپنا نشان

نشانی رکھے باج چارا نہیں — کہ دایم کوئی رہنہارا نہیں

سُنار ہو کے سُنّے کے لفظاں گھڑیا — تِن معنی چُن چُن اُنن پر جڑیا

کتا ہوں کہ یو کھول مقصود سب — بِنا ہیں مشقت کیا اس سبب

کہ پڑ کر اسے مُنج کریں یاد سب — سدا کال مُنج تے اچھیں شاد سب

جِنے شعر بولیا اُسے کیا ہے غم — کہ جیتا اچھے نانوں اس جگ ہیں جم

تمام اس کیا دیس بارا منے
سنہ یک ہزار ہور اٹھارا منے

۱۰۱۸

ضمیمہ مثنوی قطب مشتری

رستن شاہزادہ از تہلکۂ دریا

خدا کے کرم سوں جو نکلیا بہار　　خزاں تھے النگ جوں کہ چکلیا پہاڑ
... کوں چھوپ اگل ہوا ...　　سو راحت سوں غم سب مبدّل ہوا
جو دیکھیا کہ یک جھاڑ ہی خوش ہوا　　نہ دیکھا سو میوا دِسیا واں نوا
... ...　　... ... ...
... تختے پہ بھوکوں سوں کھانے تپے　　ولی اشتہا ساتھ کھایا اپے
کیا جوع کی ... ...　　... سب جفایاں فراموش تو
بھوتیک دن جو گذرے تھی جاں کندمے　　سو اس جھاڑ تل جامنا نندمے
... ... وہاں سوے کر　　آسودہ دکھیا ہشیار ہوے کر
جہاز ییک آتا ہی کڑکیاں کوں لگ　　رہیا منتظر خش ہو آئے تلگ
لنگر دے کے جوں لوگ نکلے تمام　　کیا شاہزادہ انگے ہو سلام
انھا یک بڈا ان منے کی ستیں　　جواب اُن دیا پھر علیکی ستیں
مہربان ہو پیر پوچھا حوال　　توں کون ہی تیرا کیوں گذرتا ہی حال
تجے کھانا پانی ملتا ہی کیوں　　یکیلا گُگے کیوں توں کہ ہی سو نبوں
کھیا حال میرا اگر تم سنے　　اسی تل ہیں مردود گر مج گنے
یہ واخا نہ سوسیا ہی کئیں انس و جن　　مشقت سوں دریا ہیں ... آٹھ دن
مرا باپ تاجر اتھا محتشم　　نہ دیکھیا اچھے کوی دنیا ہیں کم
کہ مال ہور متاع اس کوں بے حد اتھا　　سوکی لکھ تو زربفت کا ... اتھا

جواہر خزینے میں فاضل اچھے ‌ ‌ ... ... اچھے

جو کشتی ہیں آتے تھے کچ لوک... ‌ ‌ نہ فہمے تھے یو زباں ... ...

یکایک قضا آسمانی ہوا ‌ ‌ بلا یک یک کشتی طوفانی ہوا

کہ پھٹ جہاز سب لوک واں ڈوب گئے ‌ ‌ کمیلے ہمی یک تختے پہ رہے

سو ماں باپ ہور مال سب جائے کو ‌ ‌ رہیا ہیں دگد سوں یہ دکھ پائے کو

الم بھوت کھینچیا دریا میں یو تن ‌ ‌ گیا غم نکل گرڑ جو دیکھیا تمن

کھیا حال اپنا جو اس پیر سوں ‌ ‌ سنیا پیر حیراں ہو دلگیر سوں

کھیا تج بکیلا یاں گر گئے ‌ ‌ اگر تو رہے تو رکھیں گے ہمے

کھیا عجز سوں پھر وو قدماں کو چُم ‌ ‌ کرو مُج سرافراز ماباپ ہو تم

... وہ پیر اُس جان کو دک دکھیا ‌ ‌ شفقت سوں خدمت میں اپنے رکھیا

... ... سوں اس کے پکڑیا چرن ‌ ‌ لگیا خوش ہو دن رات خدمت کرن

... ... مل اتھا ‌ ‌ ہر یک بات میں بھوت کامل اتھا

... ... دھر کوں ‌ ‌ چلیا پیرواں تھے اپس شہر کوں

... ... ‌ ‌ کہ اُس شہر آنگیں اتھا رود نیل

... ... چا ‌ ‌ ادب سوں تھا خدمت میں ہر یک جا

انگوٹھی تھی یک شاہزادے کنے ‌ ‌ کیا فکر یو کیا سبب مج کنے

لجا تو سو نہ بیچیا انگوٹھی کے تئیں ‌ ‌ خرچ کر کے کھانے کو روٹی کے تئیں

دو اس دھات سوں خوش دھر کے چاکری ‌ ‌ اپس کا اپے کھا کرے چاکری

کدھیں خوب میوا جو پاتا اچھے ‌ ‌ کہ عامل کے تئیں بلکہ لیاتا اچھے

تھا اس دھات دو سال ہو کر بندا ‌ ‌ کہ عامل تھا اس باب تھیں شرمندا

کچ یو مرد ہمارا تو کھاتا نہیں ‌ ‌ یو اُپکار اس کا میں توڑوں کبھیں

اگر کچھ عامل جو دینے کوں جائے
شہزادہ تو پاواں اُپر ہات لائے

کہ بالفعل تو کچھ نہیں احتیاج
منگوں تج کنے ... ...

یو بہانے سنتیں کچ لیوے نہ وو
کہ یک دن ... ...

کہ اس دھات خدمت منے جفت اچھے
... ...

سو تقدیر چند روز تو یوں رکھیا
قضا ... ...

منگے جس کوں انپڑاے مقصود کوں
دہی ... ...

شہزادہ ہو دلگیر یک روز سخت
گیا رود کڑ کے گمانے وخت

بزرگی ندی دیکھیا دل پو فہم
تو یکبارگی دل پہ آیا یو وہم

کہ یارب کہاں کا یہ پانی اہے
مگر جگ میں عمان ثانی اہے

یو چوڑان ڈونگا ہی یکساں دکھائی
کہ اس شان عظمت سوں لوکاں تھے آئی

بزرگی یو حق نے ہویدا کیا
ولے کس زمیں پر یو پیدا کیا

کہ توفیق حق سات مستفید ہو
سو جا دیکھنا کاں سنے نپجیا ہے یو

یہ ... ... اگر راز ہیں
دو جگ میں اچھوں تو سرافراز ہیں

یو وسواس آیا جو اس دل اُپر
اُٹھیا واں تے رخ دھر کے منزل اُپر

رضا لینے عامل کی آیا نزیک
کھیا میں منگوں تج کنے ییک بھیک

گزرتا ہے مج دل پہ یہ فصل نقل
کہ دیکھوں کہ اس رود کا کاں ہے اصل

رضا پاؤں تو جاؤں ہے مدعا
ہر یک جا پہ کرتا اچھوں تج دعا

سنیا جوں یو عامل سو حیراں ہوا
بہت حیف کھا کر پشیماں ہوا

کھیا تیرے دل پر یو کیا ہے خیال
نہ لے سر پہ مستی یو امر محال

کہ تج سینہ کو نہ درازی ہے راہ
کہ مشکل مشقت کی سخت بد ہے راہ

توں کاں جاسے مغرب عقل خام ہے
واں آدم توں جانے کا نئیں کام ہے

کھیا شاہزادہ کہ چارا نہیں — یو دل کا طلب پھرن ہارا نہیں
کہ ناچار تم مج کوں دینا رضا — نہ جانو کہ مج سر پہ کیا ہی قضا
قضا تو پھرن ہار نئیں ہی کدھیں — بغیر ز رضا بن چارا نہیں
اگر ہوے رضا تو یو دل شاد اچھے — نہیں تو مرے دل پہ سوداغ اچھے
ہریک وضع کہتا یو جیو جاؤ نا — بھلا ہی جو تیرا رضا پاؤ نا
سو عامل کھیا ہی یو حکمت اللہ — جدھر من منگے جاؤ تم بسم اللہ
دو حکمت خدا کا وو آپی بجھے — کہ صحت سلامت سے جاوے تجے
کروں کیا میں اُپکار تیرے اُپر — توں لی حقّ دھرتا ہی میرے اُپر
یوں کہ کر منگایا صندوق آپنا — سو حکمت ستیں کھول کر ڈھاپنا
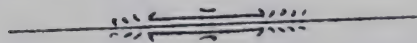
رضا گرفتن شاہزادہ از عامل بہ ہوس دیدن اصل (رود)

توکل کرا باند توشہ وزاد
رضالے چلیا وو شاہزاد

ندی کے کنار بیچ جاتا اچھے
ملے پھل پھلالی سو کھاتا اچھے

اسی دھات سوں جوں چلیا چند روز
نہ گذریا سفر ... ...

سوا تنے ہیں جا بیک بر ہیں پڑیا
نہ دیکھیا ... پانی ...

مِلے گھانس بھی کھانے منگتا اتھا
اِسی آس ... ...

جو ایسے ہیں جا ایک پڑیا دیگ ہیں
کھیا جیو جاوے گا یاں بیگ ہیں

نہ سکتا تھا بھوکوں انگے ڈگ دھرن
لگیا حق کے درگہ ہیں نالش کرن

مناجات کیتا ای پروردگار
اگر موت ہے مج تو بیگی سوں مار

جو چند روز باقی اگر ہے حیات
تو جاں کندنی تھے مجھے دے نجات

کہ جوں جوں عذاباں یو سہتا اچھے
وتے عجز ستیں سو کہتا اچھے

سو رحماں کوں یوں عجز جب فہم ہوا
اسی تل ہیں راحم کرا رحم ہوا

کھیا شاہزادہ اپس دل ہیں آن
بھر حال دیکھوں یو چڑ کر ٹھکان

چڑیا جوں وو ٹھیکان ات چاؤ سوں
مشقت بھوت پاکے ہنواس موں

اُپر چڑ ہر یک دِھر نظر جب کرے
لگے وُور دِسنے درختاں ہرے

وو دیکھیا سو خوش ہوکے دل یوں ہلیا
کہ پیاسے کوں جوں آب حیوان ملیا

رہیا تھا جو نز جیو جیو پھوڑ کر
وو دیکھیا سو جیو پا چلیا دوڑ کر

نزیک جاکے دیکھیا سو جوں بہشت تھا
جو کچ جگ ہیں ہونا سو سب کشت تھا

ہر یک قسم کے واں تھے میوے لگے
ینا چن کے کھایا جو جیو نا بھگے

دو میوے نغز کھا کے پانی پیا
شُکر آرام پاکر ہُوا خوش جیا

کہ مقصود پاکر وو سنتوس کا
لگیا سیر کرنے وو فردوس کا

کہ جوں سیر کرتا چلیا باغ سب
میانے کوں اپڑیا سو دیکھیا عجب

یک قطعہ زمیں میں جو کتیا نظر
ہے سنّے کے جھاڑوں کو جوہر کا بر

درختاں وو سُنّے کے جوتی دِسے
کہ خوشے اُسے لعل موتی دِسے

خریطیاں میں جوہر کیے تھے جتن
بھتر تھے جھمکتے تھے سورج نمن

وو خوشہ جو ہر ییک پر نور تھا
نین دیکھنے اُس کوں معذور تھا

سو دیکھ دل منے بھوت اچنبا کیا
بر توڑ دیکھوں کہ آنکھیں گیا

کہ جوں ہت پساریا وو یک توڑنے
نزک تھا جو یو کانپ جیو چھوڑنے

بھوت زور سے آکے اس گڑگڑی
بسو گھبری سوں بے تاب ہو کر تدی

پڑیا واں جو اس دھات بے سُدھ ہو
پڑے جو ملول آپنا بُدّھ کھو

دہاں تھے ہشیار ہو کے اس ثمر ستیں
کنارے گیا تھا سو کر ڈر ستیں

کہ یا رب کھیا کیا ہے.. یو مُعزا
سو پایا تھا ہیں ناگہانی سزا

کیا شکر بھوتیک بانچیا کے جان
بہر حال پھرنے لگیا گلستان

جو وبیسے ہیں غوغا اٹھا ییک دھبر
کہ آتا تھا یک بادشاہ با وزیر

دیکھیا شاہزادہ جب وو دبدبا
سو جا چھپ کے ماریا جھرپ ہیں دبا

فراشاں کوں گویا رضا شہ دیے
ہوا دیکھ یک جا بچھانا کیے

دہاں شاہ انزیا اِک ذوق سوں
وزیراں واں مجلس کیے شوق سوں

لگے بات کرنے سو ہر ییک دھات
جو اتنے منے شاہ بولیا یو بات

کہ لِو دن تھے تمناکوں ہیں پوچھتا
کہ کیا حال ہے کرنا ہیں بوجھتا

یو سُنّے کے جھاڑاں یہاں کی ہوئے
یو خوشے جواہر کے کاں تھے ہوئے

که مج دل میں لی دن تھے یو وہم ہی — نہ تمنا کسی کوں تو یو فہم ہی

که آیا اہی میرے دل میں سو آج — نچھوڑدوں گا تمنا یو فہمائے باج

دگر نیں تو ماروں فرنگ ہات میں — که ہر سات گردن کوں یک سات میں

یو سن کر وزیراں گئے ہڑبڑا — تھا پختا یک ان میں ہؤا وو گھڑا

که حرمت سوں دایم جیا تھا اُنے — بڑہیاں کی جو خدمت کیا تھا اُنے

انگھیں ہو کیا شاہ تیں وو عرض — نہ تھا آج لگ یو ہا فہمنے غرض

تھا تج باپ دادے کی خدمت میں جب — تدھاں تھے یہی جھاڑ ہی یو نچ سب

ولے کوئی عاقل سو پوچھا نہیں — که یو پوچھنا کس کوں سوجا نہیں

سمجنے یو تج دل پہ آیا ہی موز — رضا دے جو ڈھونڈیں اُسے چند روز

یہاں تھے ہمیں سات مل جائیں گے — ہر یک جا یو ڈھنڈ کر خبر پائیں گے

خبر پائیں گر یوز ہے بھاگ ہمن — دگر نیں تو سنپڑے ہیں فرزند و زن

که یو بات سن شاہ دیتا جواب — خبر لیاؤ تم راستی سوں شتاب

اگر جائیں تم نہاٹنے کی سبیل — سٹوں سب کے نہنوا دگھانے میں پیل

اٹھیا سب کوں اس دھات دے کر نہیب — منگا کر ہوا سار تیزی رکیب

غصے سوں چلیا شاہ وہیں اوٹھ کر — وزیراں رہی وانچ سب روٹھ کر

فکر وند ہو کر بچارے سو بل — کہے شہ برائی پہ رکھیا ہی دل

نہیں فہمتا بات یو خام ہی — پس اس سات جانے کا کیا کام ہی

یہ کہہ کر کھڑے رے دو ساتو وزیر — چلے واں تھے راضی ہو سب بیک دھیر

جوں انگھیں ہوا ان کا وو ڈگ گزر — دیکھے چھپ کے بیٹھا یک آدم بشر

سو پوچھے که توں کون ہے اے جوان — رہی کیوں توں کیا کام کرتا ہی یاں

باز گشتن وزیراں و رفتن شاہزادہ پیشتر

که ساتو وزیراں تو اس جان کوں / دعا بھوت کر کر سو اسمان کوں
ہر یک بات کا سب وو پاکر ندا / کتے شاہزادے کوں ساتوں ودا
وزیراں پھرے پاکے مقصود تو / چلیا شاہزادہ پکڑ رود تو
چلیا جائے یکیلا ندی کے کنار / اچھے دشت ویراں اگر کوہ غار
که ولے رود کٹر کا اسی راہ تھا / نگھدار ہر یک ٹھار کرتار تھا
اگر کئیں ملے گاوں تو پالے آش / وگرنیں تو تھا گھانس پانچ معاش
زمانے ستیں بھوت جھٹنے لگیا / سو اس دھات سوں باٹ کٹنے لگیا
مشقت جفا باٹ میں بھوت کھینچ / کیتک دن کوں یک شہر دیکھیا سو بیچ
چلیا ذوق سوں دیکھ کر وو نگر / جوں بھوکے کوں نعمت ملیا ہی مگر
ہوا خش بھوت دن کے پردیس میں / پٹھا بسم اللہ کہ کے اُس بیس میں
عجب اس شہر کا سو مُروت دسیا / کھڑا ایک جوان خوبصورت دسیا
دیکھیا مُکھ اُپر نور جوں سیم اُس / انگھیں ہو کیا آکے تسلیم اُس
مسافر یو ہی کر محبت سوں دیک / سو خش خلق ستیں کیا وو علیک
کھیا توں یاں چند روز مہمان ہو / لیا مہر سوں ہات میں ہات وو
شہزادے منے دیک حیا ہور شرم / لگیا ات محبت سوں یاری کرم
لجا چاؤ ستیں اُسے بیسلا / سو محرم کیا گھر بھتر پیسلا
تو پوچھیا که کاں کاں کیے ہی که گشت / لگیا بولنے یو اپس سر گزشت
نکل باپ سوداگری تین سو مر / اُنو سب موے تو ہوا مجھ یہ قہر

سو بھی باٹ میں بہوت واقے دیکھیا
سو آٹھ آٹھ دن کے جو فاقے دیکھیا

مرادو کھ ہور کشت کھیا نہ جائے
کہ غیر از خدا کوئی مقصد نپائے

نجانوں فلک کا کتا روس تھا
جو اچھنوں جفایاں پھروں سو ستا

یوسن حال دیکھ تلملایا اُسے
برے کھان پانی کھلایا اُسے

کہ جوں کھانا کھا کر ہوا ساؤ چیت
دیکھیا سامنے ایک کل واڑی ریت

بندے تھے وو اس میں جناور دلیل
کہ تھا ییک گدڑا و دُسرا سو بیل

وو دونو، منے ہم زبانی ہوا
دیکھیا شاہزادہ تماشا نوا

یوں گدڑا کتا تھا جو اُس بیل نیں
کہ دایم ملول ہو کے اچھتا ہوں میں

کھیا وو مرا حال نا پوچھ توں
مگر عقل دھرتا نہیں کوچ توں

کہ تیرے حضور تیچ پاتے ہیں گھانس
نہ بھر پیٹ ادا یوں نکلیا ہی بانس

جو اُس حال سینیں بھی نت لک جائیں
سو کھاندے یہ کھاندے بھانا گر لگائیں

خلاصی نہیں عمر میں ییک دن
سو مج حال پر غم گزرنا کٹھن

سنیا جوں کہ احوال یو سب وو خر
کھیا سیک میں سکلاؤں گا ییک ہنر

نکو کھا توں کچ گھانس کا جنس آج
تو فہمیگا تج درد کر لا علاج

کہ صاحب یوسن نہ لجاوو کہے
سو دو چار دن توں آسودہ رہے

ہوا بیل خوش جو ہنر ہت چڑیا
یوسن شاہزادہ سمج ہنس پڑیا

جو گھر کی یو عورت نے ہنسنا سنیا
کتی کیا جو توں مج پہ عیباں چنیا

کھیا شاہزادہ خدا کی توسوں
جھوٹئیں، کیا سبب میں تمن پر ہنسوں

ہنسیا گھر کی بات ییک یاد آ کے مُج
تمے تو نوازے بلا لا کے مُج

یوسن چپ رہے مرد عورت تدی
صبا ہوی پہ بولیا خبر گاوو دی

لیا بیل نیں گھانس نس لکھ منے
مگر درد کچ آ کے ہے دکھ منے

که صاحب یو سن کر ہوا ات چسکور — کھیا پیرنا نیچ آج ہی ضرور

ہمارے فلاں یار کن جاؤ تم — یو گدڑا لجا کر سنگو گاؤ تم

کہو بیل بدلیں تو گدڑا اہی — سو ڈھونے کوں وو برابر اہی

یو گدڑا لجا دیو لادسے گا وو — سو وو بیل لاکر تھے ناگر کرو

که اسس دن تھا نیچ پیرن فرض — جو صاحب کھیا تیوں چلائی غرض

دیا گاؤ جن نے که نفراں کوں ان — پھکٹ کا ہی گدڑا سو لادو دوگن

سو بھیجے پھرا بیل کرلے دھندا — لیا گدڑے کوں پاگا ہیں اپنے بندا

دیکھیا بیل کوٹھے ہیں آیا جو خر — سو پوچھا که تج نیں لے گئے تھے کدھر

وو گدڑا سو اس تھی مشقت یو شس — که دھرتا اتھا بیل پر بھوت اُس

بچا رہیا اپس دل منے فکر کر — کھیا اس دغا دیوں یو ذکر کر

کھیا منج لے گئے یاں تھے واں سب گزند — نہ تھا کام تو تج که تھا خوشس انند

لجا مُج یوں چھوڑے ہریالی بھتر — که کھا کھا جوں اڑتا تھا نہالی اُپر

انوں کا سو جوں بیل لیا آنپڑا ائے — بزاں اس ہریالی تھی مج بھار بھائے

سو تب بیل پوچھا که مج باب ہیں — دھنی کچ کھیا نیاں ہور لاب ہیں

سو گدڑا کھیا ہوسئے ہیں یو سنیا — که تج باب ہیں عقل وو یوں بکیا

دیا گا وو دی کوں وو صاحب جواب — تو وو بلا ملالت تھیں نا ہوئے بیاب

صبا گھانس کھا بیل خوب ہوئے بھلا — دگر نیں تو پرسوں جو کاٹے گلا

اگر کوئی قصاب مانگے تو دیو — دگر نیں تو بانتیاں سوں نیچ بیل لیو

یو سن کر ہو عاجز پڑیا اس کے پانوں — کھیا کچ سکا اب جو جینے کا ٹھانوں

سو گدڑا کھیا گر توں منگتا ہی خیر — صبا لگ نه رکھ گھانس ہمڑے بغیر

جو دیکھے دھنی گھانس جب توں چرے — گیا درد کر کاٹنے تج ڈرے

یوسن شاہزادے کی بدسب اٹھی — سو حیران ہو ہنسنے لگیا مسکٹی
ہنسنا دیک ہوے مرد عورت توزار — ولے یو تو ہنستا تھا بے اختیار
غصے سوں ہوا رنگ ڈونو کا زرد — کہی کیا کام ہنستا ہمن پر یو مرد
کھیا شاہزادہ کھالا کھان سواں — نیں ہنستا تمن پر نہ ہو بدگماں
سو گھر کا دھنی یوں بھوت زٹ ہو — تمے کیا سبب پس ہنسنے کھول کو
کھیا شاہزادہ اُسے ہو بجبید — کہ یو کھول کہنا نہیں کچ مفید
تو اس شرط سوں تج فہاؤں (نیں) لک — نہ کی توں گر عورت جتارے بلک
کیا شرط عورت سوں رکھنے مبہم — منگیا شاہزادہ دوات ہور قسلم
نہ تھا اس کے گھر میں قلم ہور دوات — منگایا سو ہور کنیں تھے عورت کے ہات
دو لیانے کوں اُٹ کر جو منگنے چلیں — جو روٹی پڑی گود میں تھے تلیں
یو دوڑی جو ہمسایے کن جا منگیں — دو روٹی پڑی جا گتے کے اگیں
سو کتا جو بیٹھا اتھا انگ موچ — تو اتنے میں مرغا سٹیا آکے چونچ
کتا دیکھ ہشیار ہو کے اوٹھے تلک — مرغ لیکے روٹی گیا واں تھے تلک
... رُٹ ہو کے کتا یوں کھیا — نہ دیکھیا ایسا مرغ میں بے حیا
یو کنکلوت سوں کیوں سٹیا آکے موں — بشرمی دیکھو اس کی کس حد لگوں
دیا جاب پھر مرغ کے سگ نجس — ہے بے شرم توں ہور نمک کھایے جس
اول تھے کتے تج ناپاک سگ — ولے نیر سے صاحب میں نیری ہی رگ
توں کتا اہے کچ نہیں توج فام — ہے صاحب جو نیرا سو تج تھے ہے خام
پچھیا سگ کہ صاحب مرا کیوں ہے خار — سو مرغا کھیا سن اپیں ہرزہ کار
خوار
کہ کم عقل پن کیں نمرداں بھلے — یوسن بات عورت کی پڑتے گلے
مسافر مرے گھر کنے کھول راز — تو اس خون ... ہوے دراز

یو سن شاہزادے کوں خندہ لگیا — پھر اُس جان کے دل کوں دندا لگیا
ہنسیا گی توں سچ کہ بہانے یو چھوڑ — سو عورت کوں یاں تھے دیاہوں کی دوڑ
دکھیا شاہزادہ جوں اس کا تلاش — دیا اس کو سوگند نہ کرنا کے فاش
کھیا یک دارو ہوا منج کوں دست — کہ تھی وہ سلیماں خزینے کی بست
وو دارو میں کھایا سو خوش تن ہوا — زباں سب جناور کا روشن ہوا
کھیا بیل گدڑا کیے یوں بچار — سو اس کے بدل میں ہنسیا تھا وو بار
وہاں تھے کوتے کوں اٹھیا مرغ بول — سو کیوں نا ہنسوں بات سن یو امول
کہ مرغا ہور کتا ہور بیل ہور خر — کھیا ان کے احوال سب سر بہ سر
... پشیماں ہوا مرد ات — سمج مج نہ تھا کر منگیا معذرت
خشحالی سوں بیٹھے سمج کر دو تن — سو اتنے منے لیای عورت لکھن
نہ تھا بات کا کچ اُسے یو سمج — مرد تین سو لکھ دیو کر لائی دھج
کھیا مرد ناپڑ گلے رہ توں چپ — بجد دیکھ اُٹھ دولیا کھپ کھپ
جو دیکھیا کہ بیٹھی غوغا سمیت — سو شانیاں میں دس پانچ کھنچا جو بیت
کہی جب وو چرکے لگے خوب وس — بلاگی نہ بولیا تو اتناچ بس
دیکھیا شاہزادہ انپڑتی ہی لت — چھڑایا جو آ درمیاں کر منت
ہر یک بات عورت کی نا سن عزیز — کہ اس عقل میں نیں ہی اکثر تمیز
چلے مرد عورت کے گھر کے منے — جو نقصان اچھے اس کے جم پے منے
نہ سن بات عورت کی بد ہی بڑی — اگر خوب اچھے بی شکر کی چھڑی
... تھا شاہزادہ وہاں — گیا خوب ہمانی پھر وو جواں
وہاں تھے گیا شاہزادہ تنا — کھیا اب موافق نہیں یاں رہنا
لیا چاروں دن سو ان تھے رضا — دکھو کاں تھے کاں لگ ...

رفتن شاہزادہ پیش عابد و راہ نمودن او

چلیا شاہزادہ وہاں تھے جو اُٹ — ندی کے کنارے جو مارگ تھی ٹُٹ

کہ دن رات چلتا اچھے باٹ وو — ہریک جا اُلنگتا قلب گھاٹ وو

پڑیا جا کبل ییک جنگل منے — نہ تھا پان بن بھوک کوں بل منے

سو اس دھات مشکل انھا چار ماہ — مشقت سوں ہر وضع چلتا تھا راہ

فلک تھے بھوت سوسا محنت جفا — دکھیا یک بیاباں کہ تھا باصفا

دسیا اس میں یک کوہ نادر نچھل — لگے جھاڑ میوے کے ہر جنسی پھل

انھا کوہ پر ییک قدرت سوں طاق — کیا اس منے ییک عابد وثاق

سو وو دیکھ کر شاہزادے کا من — دکھیا کے نمن تھا سو پکڑیا امن

بہت عجز سوں جا کے پکڑیا قدم — کھیا دیکھ دیدار پایا ہوں دم

دکھیا شاہزادے کوں عابد اپیں — نوازش سوں پوچھا وو ناؤں اپیں

کہ توں کون ہور کاں تے آیا ہی کہ — سو مج آنکھ تل توں دسے نسل شہ

کھیا شاہزادہ ہوا اب فقیر — کہ مج باپ تھا سخت تاجر کبیر

اُنو سب کوں ماریا وو رب جلیل — و مج دل مے بابا دکھوں اصل نیل

سُنیا شاہزادے تھے عابد یو حرف — کھیا توں کیا عمر غربت میں صرف

نکو جھوٹ کہہ تو میرا پند ہی — توں مشرق کیرے شہ کا فرزند ہی

دیا مج ہریک بات کا حق شرف — بھی تج بن نہ جاوے گا کوئی اس طرف

دکھیا جو کرامات کا ہی دھنی — پکڑ پانوں بولا اے منعم غنی

خدا تج کوں دیتا ہریک کشف راز — مجھے باٹ دکھلا کے کر سرفراز

سو عابد کہیا حق دیوے تیری داد ۔۔۔ ولے سن کہے تیوں توں پاوے مراد
یہاں لگ زمیں تھے سو آسان آئے ۔۔۔ ہے انگبین دریا کیونکہ جانے کوں پائے
اگر توں منگے جائے دریا النگ ۔۔۔ تو اس رود گرٹکے پہ اچھنے کلنگ
سو ہریک کا ہے اونٹ کے نادھڑ ۔۔۔ توں غفلت سوں جا اس کے پانوں پکڑ
... پانوں پکڑے گا اس کے تو کھینچ ۔۔۔ چلے لیکے دریا اُپر تج کوں ونیچ
وہاں ہووے یو دریا کا پانی کمیں ۔۔۔ سو پیلاڑ پولاد کی ہے زمیں
وہاں تھے بمحنت سوں جاوے ہزار ۔۔۔ دسے تج روپے کی زمیں ہور جھاڑ
دہاں تھے بھی نا چھوڑ انگبیں ہونا ۔۔۔ کہ جاں لگ اچھے بھوئیں جھاڑاں سنا
وہ جھاڑاں پہ دھرتے یو مرغ آشیاں ۔۔۔ اپس تیں واں یوں سٹ جو ہونا ہوے زیاں
جوں النگے توں استے ملالت ستیں ۔۔۔ شکر کر کے انپڑیا سلامت ستیں
دسے ییک نادرواں میداں تجے ۔۔۔ خُشی ہووے حاصل بے پایاں تجے
وو میداں میں ہے ییک گنبذ بے نظیر ۔۔۔ کہ جس میں تھے بہنا ہے قدرت سوں نیر
نرت جانریک جوں کہ گنبذ دسے ۔۔۔ جیسے آرسی سقف دیواں اُسے
کہ ہے اس منے ییک قُبے ضرب ۔۔۔ یو چارو ندیاں جس تھے کاڑیا ہے رب
جو یک رود نیل ہور دُسرا فرات ۔۔۔ سیوم دجل چارُم سو جیحوں نبات
نظر جو پڑے واکے یو بھید تج ۔۔۔ سو حاصل ہوا جان امید تج

... ... ——————— ... ...

.... ——————— ... ...

... ... ——————— ... ...

... ... ۔۔۔ ... سوں گر مج کفن ہور دفن

... ذوق سوں آپ راہ ۔۔۔ جدھر من منگے جا خدا کی پناہ

اگر لیائے یو سب وصیت بجا
نزا ہوئے حاصل نیت بجا

سو عابد کھیا سب اُسے کھول یو
لگیا شاہزادے کوں معقول یو

ہُنر باٹ جانے کا پایا وُنے
سو عابد کنے خش سرایا وُنے

کہ جس وضع سوں پند عابد گیا
اسی پند سیتیں وہاں لگ گیا

عجب ییک گنبذ دسیا انک تل
جسوں چار تقسیم ہو بہتا ہی جل

دسیا اس منے ییک قبہ نفیس
گیا فکر بھتر ال جانے کوں پیس

جو اس کے بھتر جب سٹیا ییک ڈگ
سو ہاتف کھیا یاں تے گردان پگ

یہاں لگ توں آیا سو دل نہیں بھگیا
جو قبے کنے جاؤں کر کے لگیا

یو آسمان کے چرخ کا یاں ہی کل
توں جانے تھے البت ہوے گا خلل

... خوشہ لیا ہور ہوا ...
... ...

کیا پاک اس ٹھار کپڑے وو آنگ
دو رکعت کیا ... ...

کیا داکھ نا کھاؤں خوشے مے اس
تو عابد شریک ہوے توشے میں اِس

اسی قصد سوں آ گیا واں مقام
جے جھاڑاں پہ ریں وو جناور مدام

دکھیا یک جناور کوں محکم قوی
وقت فہم جانے کا پکڑیا توی

اِدھر مرغ چارے کے تیں جو اُڑیا
کہ اس پاؤں کا نک ہو کر چڑیا

سلامت سوں آیا کرا اتنا گذر
مگر تھا یو عابد زباں کا اثر

جوں انگیں ہوا بانچ یو آسیب تھیں
ملیا ییک بوڈھا شیخ واں غیب تھیں

کھیا یو سو (چُم) شاہ کے ہات کوں
بھیجیا تُج کن عابد ملاقات کوں

دیا ہی بدی سیب تج دیو کر
سو کھا بیگدی رکھ نکو لیو کر

سٹیا مکھ مے وو سیب نا فہم کید
بغل تھے وو خوشہ ہوا تب ناپید

کھیا ہنس کے قہقہہ میں ابلیس ہوں
سو جنت تھے آدم کوں کاڑیا دکوں

کہ تج ہات انگور تھا بھشت کا — یوں دینا دغا کام ہی مجھ زشت کا
دغا اس تھے دیتا ہوں معلوم اچھو — تمے کھائیں ہور ہیں سو محروم اچھو
کیا شاہزادہ سو لعنت بزاں — چلیا واں تھے عابد کا منزل تھا جاں
دکھیا بات سب سچ ہی اس موت کا — تو لیا یا وصیت بجا فوت کا
سو اس قبر کا واں عمارت کیا — کہ رہ تین دن اس کی زیارت کیا

بازگشتن شاہزادہ از مغرب و سوار شدن بہ کشتی

دیا تھا جو توفیق اُسے داد گر — پھریا شاہزادہ تو اتنا سفر
کہیا اب کناریں بیابان مے — ہریک حال جانا ابادان مے
اسی قصد دریا بندھارے چلیا — نئے کان ناچرڑ تلارے چلیا
سونس کھانا پانی کی شادی نہ تھی — کدھیں اس پہ منزل کی وادی نہ تھی
وہاں کر سو پھرتے تھے ... ناگ — تھے بکریاں کے کلبان نمن رنیچ باگ
ہنڈیں بور بچے تو واں بے حساب — ہرن دوج تیں مارتے تھے ...
دکھیا شاہزادہ ہراں (؟) گداز — مناجات کیتا کہ اے بے نیاز
بلایاں کبل مے پڑیا ہوں سنبھال — مجے اس بڑے شر تھے بیگی نکال
سو کر قصد اس ڈرتے باہر ہوا — و لے جا یک ایسا واں ظاہر ہوا
واں کھانے نہ تھا کچ ہریالی بغیر — کدھیں جھاڑ کے پات سوں ہوے سیر
کدھیں سعی کرنے پہ مچھلی ملے — سو خش ہوے نعمت جو سچلی ملے
کدھیں بھوک سوں جیو ہوتا خفا — سو اس دھات یک ماہ سو سیا جفا
جب اس حال پر رحم کیتا کریم — بھیا لطف کا اُس اُپر تو نسیم

سو مشکل جنگل تھا سو واں تھے سریا
کنارا آلگیا دیکھے کوں دریا

جب اس کا ٹھنڈا باو آنے لگیا
سو کرڑکے پہ بیٹھا نجھانے لگیا

کہ تھا خوش تماشا واں موج کوں
ہر یک جاکے گویا لگیں اوج کوں

یکایک وو موجاں میں کشتی دسیا
کھیا خش ہواب میں بھشتی دسیا

وے ییک حکمت سوں کرنا ہے فن
تا ہر کیوں خبردار ہویں ان

بُم بو ییک پیدا واں سارا کیا
سو چادر اُسے بند پھرارا کیا

جو دیکھا کہ جاتا جھز زور سوں
اُچا یو ہلانے لگیا شور سوں

جھز ہیں تھے یک شخص دیکھیا یو ڈھال
سو بعضیاں سو بولیا یو کیا ہے مجال

کہ ایسے جنگل سے دیکھو کون لچھے
یاں کیوں لیا سٹیا اس کوں گردوں اُسکے

بہت گھابرے ہوکے دیکھو سبھیں
بھجے گون ہے دیکھو سنبک پتیں

سنبک دوڑ آیا جوں کرڑکے اُپر
نزیک آکیے رحم لڑکے اُپر

کہے کوں ہے توں جو اس سین مے
یکیلا ہے ایسے جنگل بیچ مے (؟)

کھیا شاہزادہ الٰہی مجے
پھراتا یوں خاہی نخاہی مجے

وو قادر بغیر کون قدرت سکے
کہ مشرق تھے مج لیا کے مغرب رکھے

چھپا کر اپن پادشاہی نسب
کھیا کھول کم کاج گزریا سو سب

مشقت دریا کا جے تھا باٹ میں
جوں سو سیا جفایاں جنگل گھاٹ میں

دو یاراں سنے جونکہ چن حال اُسے
چلے لے کے سنبک میں تو گھال اُسے

ہوے مہرباں دیک سن وساز پر
عزت سے چڑھائے اسے جھاز پر

سب اس ہیں تھے سوداگراں محتشم
اُنو جب سنے اس کا محنت الم

کہے یو خدا کا ہے حکمت سگل
کہ اس سین میں یوں پھرے کوئی بکل

مہر آسکے سب دستگیری کرے
سو بخشش کے خاطر نفیری کیے

اپس میں اپے کیے ہریک کا منا — دسنے چھ حصا اُس جتا ہوئے وتا

کہ جس قسم کا جنس تھا جس کنے — چھے تقسیم گن ییک دیوے وُنے

کیا شاہ وو سب اپس سلک مے — تو ساریاں تھے فاضل ہوے ہلک مے

یتا مال ہوا نا سکے کوئی گنے — سو گھوڑے عراقی دیا ہر کنے

کہ وو مال گھوڑے سب اپنے کریا — دو حجرے دیے تھے سواس میں دھریا

سو حاصل ہوا کر اپس مدعا — تھا دن رات ان سب کوں کرتا دعا

کہ چند روز مل یوں ان میں گمیا — جوں خیش انوں کا انوں میں جمیا

خوشیاں سات یک ماہ کرنے انند — جو تھے شاہزادے سوں مل سودمند

قضا آواں کرنے منگیا آپ بل — ہوا چرخ گردش سو سب پر کبل

کہ یک روز تھے جھاز مے سب بیدار — جو دو پہر کے وقت ہوا اندکار

مہوں باؤسوں مل کے چو پھیر رعد — سو طوفان اول موت تھا اس کے بعد

بھوت زور سیتیں یوں کشتی اڑی — چلی باؤ پر جوں کہ اڑتی گڑی

اسی دھات سوں سات دن تھا عذاب — پھٹا آٹھویں دن جوں کشتی حباب

دریا پہ اُڑیا تھا مو شیشے کے ناد — پھٹا پھر کوں لگ شیشے کے ناد (؟)

اجل کا جو کشتی کوں تیر الگیا — تو یک تل میں کئی لاکھ عالم ڈبیا

سبھیں خلق کوں موت ماریا گنڈل — ولے شاہزادے کی نیں تھی اجل

جہز پھٹ ڈبے سب کدھر کا کدھر — کہ دو چار غوطے کھا جھاڑیا جو سر

نزک تھا جو دم داٹ کرنا پھریں — جو انتے میں دکھیا یو گھوڑے تریں

بہت ہات پگ مار کیتا جتن — سٹیا آکے تو بیگ گھوڑے پہ ہات

اُس سوں چڑیا پیٹ پر اس لپک — سو گھوڑا چلیا رخ جزیرے پہ رک

لے آیا پہاڑ پر خدا کے حکوم — دو گھوڑے اپیں آسے بجھنے ہو گوم

کہ دھرتا ہی قدرت وہی ذُوالجلال
جو ہر یک بلا تھے رکھے بے زوال

سکے تل منے پادشاہی بخش
رکھے خشش بیکس کوں کہ ماہی بخش

کبھی آدمی تیں دے ماہی خوراک
کبھیں ہوئے ماہی سوں آدم ہلاک

قضا کوں پھر آنے سکت نیں کسے
کہ مچھلیاں کو دے سب کوں کاڑیا اِسے

پہڑ پر چڑیا شاہزادہ خوش ہو
کھیا جی اون لگ اب یہ کشتی نکو

کم قّل اچھے سار ہوے جو کوی
ملگ موت کی اس کہیا جاسے ڈہی

نہ جاگا ہی کہیں نھاٹنے دو قدم
کدھیں اب نہ بیٹھوں کہ کھایا قسم

سوار شدن شاہزادہ بہ کوہ کہ دختر پادشاہ مغرب بود

شفقت سوں جوں اسکوں دیکھیا اُلا
بلا سب گذر وقت آیا بھلا

نزک جاکے دیکھیا ہی جوں کوہ قاف
ہی اس پر جناور کو چڑھنا معاف

چلیا قصد کر جوں کمر گاہ لگ
کہ دس جاپہ بیٹھا ہر سو ماندا ہو بگ

واں جاگا دسیا یک صفا دار خوش
تھے ہر جنس کے جھاڑ پر بار خوش

وو جھاڑاں کا میوا سو کھا پیٹ بھر
کھیا ہیں یاں چند روز ہوں ذوق کر

بہر حال اس ٹھار گمتا اچھے
نہ کوئی یار تھا اُس جو ہیتا اچھے

پہاڑ کے کنارے تو دن رات وو
چلاتا تھا میوے پہ اوقات وو

کہ جو رات ہوئے تو بھو نیچ ڈرے
مبادا جناور کوئی ضایع کرے

نماشم چہڑے دیک اونچا درخت
بندے ڈال سوں آپسیں کھول سخت

کہ چند روز اس دھات سوں واں ٹکیا
سو میوے کھانے تھے جیو اس کا بھگیا

کہاں لگ یو میوا سو کھانا ہیے
سو کیوں نہ کروں ایک گھوڑا سبے

پکڑ بیک گھوڑے کوں کاٹیا پچھاڑ   کباباں کیا سب وو ہیڑے کوں کاڑ
کہ پھتریاں اُپر سب وو بھونیا کباب   سو جو جیو منگے تو وو کھاوے شتاب
کدھیں پھل پھلالی کدھیں کھاہٹرا   رہے پہاڑ پر اس وضا سوں پڑا
کھیا ای زمانے اجوں کیا ہی ہٹ   ہوں تنہائی تھے ہو مکدر نپٹ
اپس میں اپیں کل کلایوں اٹھیا   کہ سن سب جناور کا سینا پھٹا
یو بلکیا جفا اپنے کاری اُپر   کیا رحم حق اس کی زاری اُپر
یو ناہو کہ مدت کوں تھوڑا چ تھا   یو مغرب کی بیٹی کا جو راچ تھا
تو اس دل میں آیا جو اوپر چڑوں   ہر یک دھر نظر کر عقل کچ کروں
اُپر کے یہ مج تیں پڑے گا نظر   بھوت دور سوں جھاڑ جاوے جدھر
چڑیا دل منے رکھ یو امید و آس   چلیا منتری راس زہرے کے پاس
منفعت ستیں جاکے اپرال اپ   کھیا کیا ہی دیکھوں پرے یاں ہیں چھپ
روشس دیک یاں کا مجے آئے بیم   یو جاگے پہ البت ہی کچھ تو عظیم
یو کہہ کر برے جھاڑ کے پیڑ کن   سو حیران ہو بیٹھا کہ کیوں رہے جون
کہ مغرب کی بیٹی کوں   رکھیا سیمرغ تھا ....
وو جیواں جناور قضا سوں چھٹے   ستم لاکے تقدیر اُسے یاں سٹے
اندیشے میں تھا یو کہ کیوں ہوے نصیب   سو اتنے میں اوپر تھے سٹ دی وو سیب
کہ جوں سیب آکر پڑیا گود مے   سو یو کھا برا ہو لگیا سودنے
کھیا جھاڑ یو تو نہیں سیب کا   پڑیا کیوں یو خوشا عجب غیب کا
لگیا دیکھنے جھاڑ اُپر رخ باند   کہ ڈالیاں میں یوں تھی ابر میں (جوں) چاند
سو اس ماہ رخ پر نظر جب کیا   کہ نرجیو تھا جیو آنب جیا
تو وو سیب لے کر اُٹھیا عیش سوں   لگیا بات کرنے اپن خویش سوں

خبر سیمرغ سنیا جوں یہ جان
کہیا بول کیا ای ناداں وان

دیوانے ہو توں آپ کوں اُسکے کن
کہ سیمرغ کنیں آدمی تیوں جن

توں بالغ اہے پن نہیں ہے عقل
ہے جہ ناد توں آدمی کا نسل

سو اندیش کر دیکھ وضا آپ کا
ہے کچھ نہ نسبت ہے اس باپ کا

سنے شاہزادے جوں اُسکے سخن
کہے توں کہ سو تمام ہوئے

نہیں جانتے ہوتے میں آدمی سو کہیا
کہ تیں خام ہو تا کہ توں پکہا

ہوا عقل اس پن سو بوجہا نہیں
کہ سیمرغ تیں جکم دوجا نہیں

جو کچھ توں کتا سو دسے جھوٹ تو
نہویا بات کچ فہم ہے بہوت و

نہ بہیج توں سیمرغ کے پٹ تہیں
نہ نکل کہیں دل میں کیت تہیں

نہ سن شاہزادہ کہیا یوں بہرا
ہے خوب سمجھیا و تا ہوں دھرا

ہر سارکے جان صورت منے توجہ
پہ کان دہے اس تیں نہ بوجھ

کہیا کر یہ سکلاوں کا توجہ بندہ
کہ تا خوب معلوم ہو واسکا ارجمند

سو پوچھیا کہ سچ بول اے سندھری　　ہی حور بہشت یا اِرم کی پری
کہہ توں کون ہور یاں رہے کیوں سدا　　مگر تج ستیا گھن آپر تھے خدا
نکو تو چھپا (مج) ستیں بات کچ　　مرادین و دل بے کری منج لُچ
سنی بات یو سب اپیں حور زاد　　کہی کون ہی توں پوچھی کیا مراد
کہ سیمرغ کی میں ہوں بیٹی اہول　　کہ توں کون کون ہور یاں کی آیا ہی. بول
کہ سیمرغ آکر دو کھاوے تجے　　چھپے نا اگر یاں تو کھاوے تجے
خبر سیمرغ کا سنیا جوں یو جان　　کہیا بول کیا اے نادان وان
دیوانی ہو توں آپ کوں اسکی گنے　　کہ سیمرغ کئیں آدمی تیوں جنے
توں بالغ اہے پن نہیں تج عقل　　ہی مج ناد توں آدمی کا نسل
سو اندیش کر دیکھ وضا آپ کا　　تجے کچ نہ نسبت ہی اس باب کا
سنی شاہزادی جوں اس کے بچن　　کہی توں کہے سو نہ فام ہوے ہمن
نہیں جانتی ہوں میں ادمی سو کیا　　کہ نیں فام ہوتا مجے توں دِکھا
مرا عقل اسس بن سو بوجا نہیں　　کہ سیمرغ تھیں جگ میں دوجا نہیں
جو کچ توں کتا سو دِسے جھوٹ وو　　نہوے بات جے فہم ہی پھوٹ وو
نہ پنچی توں سیمرغ کے پیٹ تھیں　　نہ نکلے کنچن کئیں لوہے کینٹ تھیں
تو سن شہزادہ کھیا یوں پھرا　　تجے خوب سمجیاؤتا ہوں دِھرا
مرے سار کی جان صورت ہی تو نج　　بیگانے کے نمنے اپس تیں نہ بوج
کھیا یک بھی سکلاؤں گا تج پند　　کہ نا خوب معلوم ہوئے اس کا چھند
جو سیمرغ آوے تو دلگیر اچھ　　نزک آ جو بیٹھے تو تقدیر اچھ
سو کہہ توں اچھی لگ رہی جیو خشحال　　تمے گمے پہ یو جیو پاتا ملال
کہ تنہائی سوں جیو مرا نارسی　　رحم سوں مجے لیادے ایک آرسی

تا صورت اپس کا بجھاتی اچھوں ۔۔۔ وقت آپ ہر کیوں گماتی اچھوں
یو بھانے سنیں تو منگا آئینا ۔۔۔ کہ تو بات دکھ کیوں یو سچ آپنا
وو لیاوے گا جو آرسی تج پاس ۔۔۔ یو ہم جنس کا تو توں پاوے گی باس
کہی آرسی کیا سو جانوں نہ ہیں ۔۔۔ منگوں کیوں کہ جس تئیں پچھانوں نہ ہیں
کہیا شاہزادہ کہ توں چوپ منگ ۔۔۔ تجے لیا کے دینے نہ کرسی درنگ
بھی پوچھا کہ سیمرغ آتا ہے کو ۔۔۔ کہ واجب ہے چھپنا وو آنے کے تو
کہی آوتا ہے وو پہلی گھڑی ۔۔۔ اچھے یک پہر مار تو لگ دڑی
کہ یک پہر کوں جو وو پھر جائے گا ۔۔۔ توں خش پھرتا دوسری صبا آئے گا
سنیا شاہزادہ جوں یو سب بچار ۔۔۔ وقت فہم کر واں تے اتریا تلار
رہیا آ کے اول جاں جاگا انھا ۔۔۔ و لے عشق اس دھن کا ...
وہاں شاہزادی ہیں تھا اضطراب ۔۔۔ کہ کو آئے مج مرغ پانوں جواب
تھی اس فکر سیمرغ آیا جو دوڑ ۔۔۔ سلیمان کی چاکری تھیں بہوڑ
دیا میوہ ہر جنسی لیا پیش سٹ ۔۔۔ و لے یو کہی نیوں تھی دلگیر زٹ
جو دیکھیا کہ بیٹھی ہے تخمول یو ۔۔۔ لگیا پوچھنے مند اپس بھول وو
کہ کس بات تھے تو یو غمگین ہے ۔۔۔ توں الحق مج ایمان ہور دین ہے
اگر کچ ترے دل پہ گذریا ہے کہ ۔۔۔ مجے خش نہ لگتا نکو یوں تو رہ
کہی شاہزادی سجے یاں سو تم ۔۔۔ یکیلی ستے تو کرے غم ہجم
تمے گئے پہ تنہای سوں میں مروں ۔۔۔ اسی تھے یک ارداش تم سوں کروں
مجے لیا کے یک آرسی دیو بس ۔۔۔ گمے وقت تا دیکتی رہوں اپس
کہیا اگر توں منگتی ہے البتہ سچ ۔۔۔ اسی تل ہیں لیا دیوں خشحال اچھ
یو کہہ کر گیا واں تھے پرواز تو ۔۔۔ سو شہراں دھنڈیا پھر کے کئی لاکھ گو

فرہنگ

مثنوی قطب مشتری

الفاظ	معنے
آپیچ	آپ ہی
آدھار	سہارا
آروس	عروس
آرھیاں	آرہیاں ، آرہیں
آلے	اعلیٰ
آمنا	امنّا
آنب	آم
آنپڑے (انپڑنا=	پہنچنا ، ملنا)
آنک	آنکھ
آنگے	آگے
آنہار	آنے والا
آدار	بادبان
ابلوج	مصری
ابھالاں	(جمع ابھال کی) بادل
اپار	ان گنت ، بے شمار
اپاڑنا	نکالنا
اپٹنا	بگڑنا ، غضبناک ہونا
آپیچ	آپ ہی
اپرال	اوپر کی طرف ، اوپر

الفاظ	معنے
اپس سوں اپیچ	آپ ہی آپ
اُپرانا	اوپر آنا ، نکل آنا
اپروپ	بے مثل ، نایاب
اپی (آپ ہی)	خود ہی ، خود
اپے	آپ
اتا	اب
اتارُو	اتارنے والا، پار لنگھانے والا
اتال = اتا	اب
اُتاول (اتاولی)	جلد
اُترائی	احسان کا بدلہ
اتم	بڑھیا ، اعلیٰ
اِتنیاں	جمع اتنے (یا اتنی کی)
اتھا	تھا
اُٹ (اٹنا)	(اُٹھنا) ، اُٹھ
اجنوں	ابھی تک ، ابھی
اجھوں	ابھی
اچ	ہو (اچنا = ہونا)
اُچاے	اٹھاے (اچانا = اٹھانا)
اچتا ، اچھتا =	ہوتا، رہتا (اچھنا= ہونا)

الفاظ	معنے
اچسی	ہوگا
اُچل	اُچھل
اچھ = اچ	ہو، رہ
اچھراں	اکشر، حروف
اچھریاں	اپسراں، پریاں
اچھنا	ہونا
اخل	عقل
ادِک، ادِکھ	بہت، زیادہ
ادمیں	آدمی
ادھان	جوار؛ طغیانی
ادھر	ہونٹ
ارڑادتا	چیختا، چلاتا، گرجتا
اڑباٹ	وہ رستہ جو شارع عام اور آبادی سے الگ ہو
اڑنانوں	عُرف، پیار کا نام
اُس	اس کو، اُس کے پاس
اُساساں (بھرنا)	آہیں بھرنا
اکھنڈ	مکر، فریب، (گھات، چھل)
اگلا	بڑھ کر، افضل
اگن	آگ

الفاظ	معنے
اُلالے، (جمع)	جوشش، ولولے
الک	زلف
امریت	امرت
امس	ہمت حوصلہ، شوق
امولک	بے بہا، بیش قیمت
انام	انعام
انبر	آسماں
انپڑانا	پہنچانا (انپڑاؤنا)
انپڑدینا	پہنچا دینا، پہنچانا
انپڑنا	پہنچنا
انجھو	آنسو
انچل	آنچل
اندکار	اندھیرا
اندیشا، اندیش	(اندیش = فکر، سوچ؛ اندیش امر، مصدر اندیشنا کا) سوچ، فکر
انگ	جسم،
انگن	آنگن
انمنانا	کوئی کام بے دلی سے کرنا
اننت	بے حد

الفاظ	معنے
اُنو	اُن
انند	آنند، خوشی
اوتاوے (جمع)	جلدی کرنے والے، جلدباز
اودھوت	بہادر
اولاسس	شوق
اوکل	بیکل
اہے	ہے
اہیں	ہیں
ائے جائے کرنا	آنا جانا، آمد ورفت کرنا
بات چلنا	بات مشہور ہونا، مثل ہونا
باٹ	رستہ
باٹ پاڑو	بٹ مار، ڈاکو
باٹ سار	مسافر
باو، باؤ	ہوا
بار (کار ہوربار)	کارو بار
بارلانا	پھل لانا
بارے، بارا	ہوا
باگ	باگھ، شیر
باند (نا)	باندھ (نا)

الفاظ	معنے
باول	باولا
باوناو	ہوا کی طرح
بائیں	باؤلی
بتھر	بہتر، برتر، بڑا
بجر	بتھر، سِل
بُجھے	بُجھے
بجید	بہ ضد
بچھو	بچھّو
بچھانا	بچھونا
بخت وار	بختور، خوش نصیب
بُد	عقل
بدل	بدلے
بدل	بادل
بڈا	بڑا
بڈنا	بڑھنا
بر	بغل
بران	باری، بار، وقت
برت	برتنا کا امر
برسانت	برسات
بُریاں	برے لوگ

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
بڑیا	بڑھا، پھیلا	بھان	بہن
بڑاں	بعد ازاں،	بھانا	بہانا
بزکار	عیب	بھانا لینا	بہانہ کرنا
بِس	زہر	بھاؤ	عزت
بِسارنا	بُھلانا	بھتر	بھیتر
بست ہور بھاو	(بست = چیز، بھاؤ غالباً	بھترال	بھیتروال، بھیتر، اندر،
	لفظ بھار بمعنے بوجھ ہوگا]		اندر کی طرف
بِسلانا	بٹھانا	بُھج بل	شہ زور (بھج = بازو،
بغر	بغیر، سوا		بل = زور]
بکٹ	سخت، کٹھن	بھرکانا	پھینکنا
بلا دور ہونا	صدقے ہونا	بُھل	بھولے سے، بھول کر
بلاند	بلونت، زوردار	بھلالی =	[بھلا = منہمک ہو کر،
بلہار جانا	واری یا قربان جانا		لی = بہت]
بم بو = (بنبو)	بانس	بھلا	بھلا آدمی
بِنا	بغیر	بُھلنا	بھولنا
بُند	بوند	بھنور	بھنورا
بنڈا	چٹان، پہاڑ	بھو، بھوت	بہت
بوسہ کاری کرنا	بوسہ بازی کرنا	بھوتیک	بہت ایک، بہت سا، سی، سے
بھاگونت	بھاگوان	بھودو	دلکش
بھان	سورج	بھودھات	بہت طرح سے، طرح طرح سے

الفاظ	معنے
بھوڑنا	واپس ہونا
بھولنا	فریفتہ ہونا
بھومان کا	بہت عزت والا
بھوندو	منوہر
بھونک، بھونگ	بھجنگ ، سانپ
بھوئیں	زمیں
بھیاو	بیاہ
بھئیں	زمین
بَیٹ	بیٹھ (بٹنا = بیٹھنا)
بیسنا	بیٹھنا
بیفہم	بے فہم، بے وقوف
بے کٹر	سنگدل، کٹّر
بیگ ، بیگی	جلدی - (جلدباز)
بیگیچ	جلدی ہی
پاپ	گناہ
پاتال	پتال
پاتراں	طوائف
پاچ	بلّور
پارکی	پرکھنے والا

الفاظ	معنے
پارنا	کھونا
پاگا (= پائیگاہ)	اصطبل
پاواں اُپر ہات لانا	پانو پر ہاتھ رکھنا، حد درجہ ادب کرنا
پائینتھی	پائینتی
پتیارا	اعتبار
پتیارے	اعتبار کے ، قابل اعتبار
پتیانا	اعتبار کرنا
پٹی	تختی
پچانیا	پہچانا
پچھانّا	پہچاننا
پچھیں	پیچھے ، بعد ازاں
پُختا	پختہ ،
پدم	کنول کا پھول
پرکاج	دوسرے کے لیے، غیر کے لیے
پرت	پریت ، محبت
پُرتا	پورا پڑنا ، میل ہونا۔
پرت پنت	راہ محبت
پردھان	سردار
پرُدکھ	غیر کا دکھ

الفاظ	معنے
پرو بھنجن	غیر کا دُکھ توڑنے والا، یعنے دکھ دور کرنے والا،
پرش	مرد
پرگٹ	ظاہر
پرم	محبت
پربیس	پرمیشور
پرن	محبت
(سرحد) پکڑ	(سرحد) سے لے کر
پکھوا، پکھوے	بازو، گود
پگ	قدم، پانو
پُن	ثواب
پنانا	پہنانا
پنت	رستہ، راہ
پنکھی	پنچھی، پرندہ
پوچنا	پوچھنا
پولاد	فولاد
پَون	ہوا
پھاسے	پھانسا، پھانسنے کی چیز،
پھانسے	پاسے
پھانک کر	دھکّے سے (زور سے)
پھُکٹ پیرنا	مفت (پھوکٹ) ہونا

الفاظ	معنے
پھر پھر	بار بار
پہڑ	پہاڑ
پھُل	پھول
پھُل سیجڑی	پھولوں کی سیج
پھند	پھندا
پِیٹ	پِیٹھ
پیرت	محبت
پیسنا	داخل ہونا، گھُسنا
پِیک	فصل، کھیتی
پَیلا، پَیلے	پہلا، پہلے
پَیلاڑ	اُدھر کی طرف، پرے
پیو	پیارا، پی
تائیں	تئیں، خاطر، تک، نزدیک، لیے۔
تپانا	جلانا، بیقرار کرنا
تپنا	بیقرار ہونا
تج تائیں	تیرے پاس
تدہی	تبھی، تب

الفاظ	معنے
تُرت	فوراً
تِرگُن	تین گنا، سہ گنا، تِگنا
تِرلوک	تینوں عالم
ترنگ	گھوڑا
تسرا	تیسرا (تسرے = تیسرے)
تقوا	سہارا، بھروسا، ہمت
تِل	لمحہ، لحظہ، ذراسی دیر
تَل	تلے، نیچے
تلپت کرنا	برباد کرنا۔ تلپٹ کرنا
تِلتِل	لمحہ بہ لمحہ
تماری	تمھاری
تماشے تماشے کے چالے کرنا۔	طرح طرح کی چالیں چلنا
تَو	وقت
توٗج	تیرے
تول	جھونکا
تھانبنا	تھامنا (تھانب کر = روک کر)
تھنڈی	ٹھنڈی
تھے، (تے)	سے

الفاظ	معنے
تھیر	قایم
تُہیں (تُھیں)	تو ہی
تیج	شان و شوکت
تھیرنا	قایم کرنا
تیڑ تیج	ٹیڑھی ہی
ٹٹ	کنارا
ٹُٹنا	ٹوٹنا
ٹھک	ذرا
ٹھار	جگہ
ٹھانوں	جگہ
ٹھینس	ٹھیس
ثلث	خط ثلث
جاب	جواب
جاں	جہاں
جالنا	جلانا (جالیا = جلایا)
جپنا	یاد کرنا، تسبیح پڑھنا
جِتنا	جتنا (جِتنے = جتنے)
جڑت	جڑاؤ، مرصّع

الفاظ	معنے
جزماں	جمع جزم کی
جمس	شہوت ، قوت
جکوئی	جو کوئی
جگ	مدت دراز ، زمانہ
جگ اُجال	دنیا کو روشن کرنے والا
جگ ادھار	دنیا کا سہارا ، دنیا کو سہارا دینے والا۔
جگت	جگ ، دنیا
جگمگنا	جگمگانا
جُگنے	جگنو
جُلّاب	پاخانہ ، دست
جل تل	جل تھل، خشکی و تری
جُلوہ	شادی کی ایک رسم، جلوہ
جم	سدا ، ہمیشہ
جمات	جماعت ، اجتماع
جناور	جانور
جوتنا	ڈھونڈنا (جونا = ڈھونڈنا)
جھالنا	جھیلنا
جُھٹنا	جٹنا
جُھٹانا	جھٹلانا

الفاظ	معنے
جُھٹنٹ	جٹنا ، چمٹنا
جِھری	سوت
جھڑ	جھڑی
جھل	غصہ ، حسد
جھلمان	جِھلمل
جھنجھ	غصہ ، جھانجھ
جھونٹے مار	فریبی ، تڑی باز
جھونڈ	جُھنڈ
جیّد	بہت بڑا
جیو دینا	جان ڈالنا
چاک	چکھ (چاکنا = چکھنا)
چالا	ناز و غمزہ ، چال
چالے کرنا	چالیں چلنا، حرکتیں کرنا
چاو	شوق
چتارا	مصور
چتُر	ہوشیار ، فہیم
چچونڈا	چچینڈا (ایک ترکاری)
چِترنا	نقش و نگار کرنا
چٹکا (لگانا)	چرکا (لگانا)

الفاظ	معنے
چرنا	چڑھنا (چرے = چڑھے)
چِک	ذرا
چکلنا	بھینچنا
چکہ ، چکھ	ذرا
چکمک	چقماق
چُمک	کہربا
چند پُنم	ماہ کامل، پورا چاند
چنکنا	چومنا
چنگیاں	چنگاریاں
چوپ کر رہنا	چپ ہو رہنا
چوپھر چوپھیر	چاروں طرف (چوپھیر، چوندھیر)
چوڑ	ریزہ ریزہ
چوسار	ہشیار، ہوشیار
چوندھیر	چاروں طرف
چونڑیاں	چنڑیاں
چونا	چُننا ۔ چنّا
چھجا	چھجّا
چھل	مکر، فریب
چھند	ترکیب ، فریب

الفاظ	معنے
چیلا	چلّہ
حشم	فوج
حیفی کھانا	افسوس کرنا
خار	خوار
خاہی نخاہی	خواہ مخواہ، خواہی نخواہی
خصالت	خصلت
خمار	شرابی
خوش لکھن	نیک چلن
خوے	پسینہ
داتار	داتا
داٹ	تیزی سے، زور سے، شدت سے
دار	گھر
داس	غلام
داسی	باندی ، لونڈی
دانی	فیاض
داوں	دامن ، آنچل
دبٹنا	دبانا

الفاظ	معنے
دِپانا	روشن کرنا
دُراہی	آقائی
درس	درشن
درونے	سینہ ، دل
دِس	بیس یعنے دِن
دسن	دانت
دِسنا	دکھنا ، نظر آنا
دِشت	نظر
دفے	دفعے
دک	بہت
دکھوں جھورنے	دکھ سے ملول ہونے لگی
دگد	دُگدا
دِل باندنا	دل لگانا
دند	دشمن
دندی	دشمنی، دشمن
دنڈل	ڈنٹھل
دِوا	دیا ، چراغ
دونن	رقیب
دوج	دوہی
دو دِھر	دوطرف

الفاظ	معنے
دوستن	دوستی
دوکن	دونوں طرف ، ہر طرف:
دوکھ	دُکھ
دوگُن	دوگنا ، دوچند
دھات	قسم ، طرح
دھانا	دوڑنا ، تیز تیز چلنا
دھانوں	طریقہ ڈھنگ
دِھر	طرف
دھرت	زمین ، دنیا ،
دھرتری	" "
دھرتی	" "
دھرم	فرض
دھرنہار	دھرنے والا
دُھلارا	دھول ، گرد و غبار
دھن	محبوب ، معشوق
دھنی	آقا
دِھیر	طرف
دِھیر	صبر و استقلال
دی	ماہ دی (جو بہار کا مہینہ ہے)

الفاظ	معنے
دیا دِشت	مہربانی کی نظر
دیس	دن، (دیس بارا= بارہ دن)
دیسی	دے گا
دیک	دے کر
دیک	عار
دیک کر	دیکھ کر
دیہہ	جسم
دِیوا (دِیوے)	چراغ
ڈُب مرنا	ڈوب مرنا
ڈرالو	ڈرانے والا
ڈوسا	بوڑھا
ڈونگر	پہاڑ
ڈھال	چال، کیفیت (چال ڈھال)
ڈیک	ڈگ، قدم
راجوٹ	حکومت۔ ضد
راک	راکھ
راکس	راکشس

الفاظ	معنے
رب چھانو	خدا کا سایہ، ظل اللہ
رتن	موتی، جواہر
رتن پاک	اعلیٰ جواہر
رچ	چمک، زینت
رُچہ	ذوق، خواہش
رحال	رحل
رُخے	رُقعے
رُس	غصہ، روٹھنا
رست	قطار
رسٹرنا	تھورنا، نگل جانا
رک	رکھ
رکسی	رکھیگا
رگت	خون
رلیاں رلنا	شوق سے ملنا
رنا	رہنا
رنجانتے	رنجیدہ کرتے (رنجانا= رنجیدہ کرنا)
رُوت	رُت، فصل
رومادلی	بالوں کا خط جو چھاتی سے ناف تک جاتا ہے۔

الفاظ	معنے
رونگانا	طعنہ دینا
رہنہارے	رہنے والے، باشندے
رے	رہے (رے ہے = رہے ہیں)
ریب	شک
رین	رات
زٹ (ہونا)	زچ (ہونا)
زرینا	زیور
زیارت	فاتحہ، فاتحہ سیوم
زیاست	زیادہ
سانٹ	سانٹھ
سات	ساعت
سار	سوار
سار	تنکا، لوہا
سارا	کُل، پورا، کامل
سانت	بارش
ساؤچیت	مطمئن، خاطر جمع
سچلی	سچ مچ کا، (کی)
سپٹ	تمام

الفاظ	معنے
سُتنا	سوتا
ستم	غضب
ستمیں	ظلمی، ستمی
سٹنا	ڈالنا
سرک	جال، پھندا
سٹ (کر)	پھینک کر
سُجھ	سوجھ
سُجات	نیک ذات، نیک دل
سُجان	دانا
سُدھ	عقل و ہوش
سدا کال	ہمیشہ ہمیشہ
سرس	اعلیٰ، عمدہ
سُرگ	بہشت
سُرنگ	خوش رنگ
سرباپان	چھتری
سُک	سُکھ
سکا، سکّا	انگوٹھی
سکت	قوت
سُکنا	سوکھنا
سکی	سکھی، محبوب

الفاظ	معنے
سُکیا	سُکھی
سگٹ	کل
سُگھر	سُگھڑ، باسلیقہ، سلیقہ مند
سلکھن	نیک چلن، خوش نصیب
سلے (جمع سلا کی)	اسلحہ
سم	مثل، مقابل
سمجنا	سمجھنا
سمد	سمندر
سُنا	سونا (سنے، سنّے = سونا)
سنبالنا	سنبھالنا
سنبک	کشتی
سنبھالنہار	سنبھالنے والا
سنبھوگ	صحبت، معاشرت
سنپڑنا	پھنسنا، گرفتار ہونا
سنپارے	سپیرے
سنپور	بھرپور
ستانا	ستانا، پریشان کرنا
سنتوس	صبر، شانتی، سکون
سنچر	آکر، پہنچ کر
سنچرنا	پہنچنا، داخل ہونا

الفاظ	معنے
سنگ	ساتھ، صحبت
سنگات	ساتھ
سنگاتی	ساتھی
سنگرام	آسائش، ہم صحبتی
سنمک، سنمکھ	سامنے، مقابل
سودھرنا	سُدھرنا
سور	سورج
سوراں	جمع سُر کی (موسیقی)
سورتج	سورج
سوسنا	سہنا، برداشت کرنا، جھیلنا۔
سوسنے	سہنے
سہانا یا سہنا	اچھا معلوم ہونا، زیب دینا
سیام	سیاہ
سیرتے	ازسرنو
سیر	سر
سیس	سر
سیک	نصیحت
سینسار	دنیا، جہاں
سیوک	خدمت گزار

الفاظ	معنے
شانیاں	شانے
شاطیر	شاطر
شرزا	شیر بچہ، شیر کا بچہ
شگن	شگون
شو	شوہر
شہانی	شاہانہ
صبا	صبح
صبوری	صبر
صرّیاں	صراحیاں
ضبے	ذبح
ضرب	مثل، ضرب المثل
عاروس	عروس
غصا	غصہ
غلبلا	گڑبڑ
غل غال	گڑبڑ

الفاظ	معنے
غوغا سمیت	غوغا کرنے والی، غوغا بھری
فام	فہم، سمجھ
فامنا	فہم کرنا، سمجھنا
فرنگ	تلوار
فکروند	فکرمند
قرمیزی	قرمزی
قصا	قصہ، قضیہ، بات
قراں	قِران
کاچ	کانچ
کارنے	کارن
کاڑنا	نکالنا
کاگ	کوّا
کال	وقت
کالوے	نالے (ندی نالے)
کالی	روشنائی
کاماں	جمع کام کی
کاں	کہاں

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
کانٹیاں	کانٹے	کرتار	کرنے والا، باری تعالیٰ
کاند	دیوار (کانداں = دیواریں)	کرسکسی	کرسکے گا
کِتا	کتنا	کرے	کے
کِتا کر	کتنا کچھ		
کتا ہوں	کہتا ہوں	کڑکا۔ کڑکیاں	کنارا
کتے کئے	کتنوں نے کہا	کسی	کسنا کا ماضی مطلق
کُجات	بدذات، بداصل	کشت	تکلیف
کُجل	بے کاجل، بے نور	کگر	کہ کر، سمجھ کر
کُچ	کچھ	کل	ترکیب
کُچ	پستان	کلا	مکروفریب، غمزہ
کچوانا	کچیانا، پہلوتہی کرنا۔	گل واڑی	پھول باڑی
کدر	کدھر	کلول	حظ (کلیل کا بگاڑ)
کدھاں لگ	کب تک، کہاں تک	کم قل	کم عقل
کدھن	طرف	کمل	کنول
کدھیں	کبھی	کمیں	کم
کر	یہ لفظ طرح طرح سے	کَن	سے، نزدیک، کنے
	استعمال ہوتا ہے جیسے	کنا	کہنا
	"ہمناہادی ہی کر پہچانے گا"	کنتل	لٹ
	"بدایوں کر ایک شہر تھا"	کنچلی	کینچلی
	(بمعنے نام سے یا سمجھ کر وغیرہ)	کنڈلیاں	لٹیں

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
کنگوی	کنگھی	کھن	حصہ، ٹکڑا، دنیا
کِنے	کس نے	کھوانا	کہلانا
کو	کب	کئی	کہی
کو	کوسس	کئی	کہی
کوُا	کنواں	کِی	کیوں
کوانا	کہوانا، کہلانا	کیا	کہا
کوٹ	قلعہ	کیاں	کی کی جمع (نعمتان غیب کیاں = غیب کی نعمتیں)
کوچ (کچ)	کچھ		
کولا	گیدڑ	کیرا	کا
کوں	کہوں	کیرے	کے
کونچہ	کوچہ	کیس	بال
کونچیاں	کوچے	کیلی	کنجی، (کیلیاں = کنجیاں)
کوؤ	کہو	کیں	کہیں
کھالا	خالہ	کے	کیوں
کھان	کھانا	کے	کر
کھجا	کھسیانا ہوکر		
کھڑگ	تلوار	گانڈے	گنے
کہکش	کہکشاں	گاون	گائن۔گانے والی
کھم	ستون	گج	ہاتھی
کھن	آسمان	گدگلی	گدگدی

الفاظ	معنے
گرب	حمل
گرہ	مصیبت
گڑ	گڑھ ، قلعہ
گڑ دینا	بوسہ دینا (گڑ لینا = بوسہ لینا چومنا)
گڑگیاں	(جمع) گھٹنے ، پاجامے
گڑی	چیتھڑا
گگن	آسمان
گلالا	پھول کا زیرہ
گل پڑنا	گر پڑنا ، پگھلنا
گلنا	گر پڑنا، پگھلنا، (گل کر = پگھل کر)
گلہار کرنا	گلے میں ہار ڈالنا
گمانا	رجھانا
گمنا	ریجھنا
گمنا	بسر ہونا (گمے = بسر ہو)
گمنا	خوش ہونا (گمیا = خوش ہوا)
گُن	ہنر
گُن بھری	ہنر مند ، باسلیقہ

الفاظ	معنے
گنبھیر	سنجیدگی، سنجیدہ ؛ گہرا
گُن ندھاں	گنوں کا ذخیرہ، ہنر مند
گنونت	ہنر والا یا ہنر والی، گن والا
گنونتا، گنواں	ہنر مند ، گن والا
گُنی	گنوان، ہنر والا، گن والا
گوندنا	سوچنا (گوند کر = سوچ کر)
گھات کرنا	دھوکا دینا، داؤ (کرنا)
گھالنا	ڈالنا (گھال = ڈال)
گھانگرا گھول	لہولہان (تتر بتر، الٹ پلٹ، گڑبڑ سربڑ)
گھانی میں پیلنا	کولھو میں پیلنا
گھرے گھر	گھر گھر
گھڑی کرنا	لپیٹنا ، تہ کرنا
گھن	آسمان)
گھنگھٹ یا گھنکٹ	گھونگھٹ
گھنگچی	گھمچی
گھمنا	گھومنا، (گھمتے = گھومتے)
گھیو	گھی
گے	ارے یا ای، دکن میں عورتوں کی بول چال،

الفاظ	معنے
	مخاطب کرنے کے لیے بولتی ہیں)
گیانی	گیان والا، صاحب عرفان
لاڑ	لاڈ
لاک	لاکھ
لالن	محبوب
لبدانا	فریفتہ کرنا (لبدائیا = فریفتہ کیا)
لت	لات
لٹنا	کمزور کر دینا
لٹ پٹانا	لپٹنا، لپٹانا
لُڑنا	لُڑھکنا
لِڑنا	لوٹنا
لطیفا	لطیفہ
لفظاں	لفظ کی جمع
لِکنا	لِکھنا، (لِک = لِکھ)
لگ	تک، تلک
لون	رنگ، رونق
لھو	لہو
لھوسے	تلواریں

الفاظ	معنے
لئی یا لی	بہت
لیانہار	لانے والا
لیسی	لے گا
ماتا	مست
مارگ	رستہ، نشان
مانا	سمانا (ماوے = سماوے)
ماندا ہونا	بیمار ہونا
مانڈنا	جمانا
مانک موتی	(مانک کے معنے بھی موتی ہیں، دونوں مترادف ہیں)
ماس	مہینہ
متوال	متوالا
مِٹھی	میٹھی
مثلاً	مثل، کہاوت
مچلیاں	مچھلیاں
مد	شراب
مدن	مست
مدنایک	سردار
مرتبا	مرتبہ

الفاظ	معنے
مستید	مستعد، تیار
مستعید	مستعد، تیار
مسکے کوں دانت آنا	یہ مثل ہے، یعنے مسکے کے بھی دانت نکل آئے ۔ جیسے بینڈکی کو بھی زکام ہُوا۔
مسلا	ضرب المثل
مشارے	مشورہ
مطلق	قرآن شریف ہیں آیت کے ختم پر ٹھہراو کا گول نشان ۝
معززا	معجزہ
مغم	مغموم
مُکرڑا	مکھڑا
مُکی	مُکّا (مکیاں = مُکّے)
ملاذا	ملاحظہ
ملانہار	ملانے والا
مُلانے	ملّا
مُلمّا	مُلمع
ملنہار	ملنے والا
من	منہ
منا	منع

الفاظ	معنے
منتاں	منتیں
منترکاری	کارباری ؛ وزیر
مندھیر	مندر، محل
منڈوا	پنڈال
منگنا	مانگنا
من ہر	من موہن ، دل چھین لینے والا
من ہرن	دلکش، دل لے لینے والا
منے	ہیں ، درمیاں
مو	منہ
موٹاں	جمع موٹ کی بمعنی چرسا
مھوں	مینْہ
مہیندی	مہندی
مھینوں	مینہ
مے	ہیں
میا	محبت
میاونت	محبت والا
نازوک	نازک
ناکھسی	نہ کہے گا
ناما	نامہ

الفاظ	معنے
ناندیاں	(ناندنا بمعنی جوڑنا، ملانا)
نپج	تخلیق
نپجانا	پیدا کرنا
نت	ہمیشہ
نجانا یا نجھانا	غور سے دیکھنا
نخش چننا	نقش چننا۔عیب گیری کرنا، حرف رکھنا
نراودھار	بے بس، بے سہارا
نراسا	ناامید
نرجیو	بے جان
نرمول	انمول
نزیک	نزدیک
نِس	رات
نِس دن	شب و روز، ہمیشہ
نظر	نذر
نعل بندی دینا	خراج دینا
نفا	نفع
نقش چننا	عیب چینی کرنا
نکرسوں	نہ کروں گا
نکو	نہیں

الفاظ	معنے
نماشم	سرشام
نوا	نیا
نوازنا	نوازش کرنا
نوانا	جھکانا (نوائے = جھکائے)
نوکھن	نوطبق
نول	بے مثل
نوی	نئی
نویاں	جمع نوی کی۔ بمعنی نئی
نہہ	محبت
نھاٹنا	بھاگنا، دوڑنا، (نھاٹ کر = دوڑ کر)
نھاٹیا	بھاگا، دوڑا
نھاری کرنا	ناشتہ کرنا
نھاس جائے	بھاگ جائے
نھالی	نہالی
نھنی	ننھی
نھنواد	ننھے بچے
نھواں	جمع نھو کی بمعنی ناخن
نھواں لانا	ناخن لگانا یا چبھونا
نہوسی	نہ ہوگا

الفاظ	معنے
نھوں	ناخن
نپٹ	صاف سیدھا
نیر	پانی
نیہہ	محبت
نیں	نہیں
وارنا	قربان کرنا
واز	بیزار
واخا یا واقا	واقعہ (واخے یا واقعے = واقع)
وخت	وقت
ودا	وداع
ور	افضل، قوی
ورکش	قوی، زبردست
وستاد	اُستاد
وصول	اصول
وضا	وضع
وکد	تاکید
ہات بازی کرنا	دست درازی کرنا

الفاظ	معنے
ہاک مارنا	چلّانا
ہبے	اب
ہت	ہاتھ
ہتیا	مہربان
ہٹکنا	ٹوکنا
ہیچ ہونا	ہچنا، قاصر رہنا
ہدرنا	ہلنا
ہست	ہاتھی
ہم	مقابلہ
ہم تم ہونا	مقابل ہونا، مقابلہ کرنا
ہمنا	ہم
ہنڈنا	پھرنا
ہنروند	ہنرمند
ہنوار	ہموار
ہور	اور
ہولے	اولا، اولے
ہون ہار	ہونے والا، ہونہار
ہیڑا	گوشت
ہیناں	کم تر، نادار

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
یتا	اتنا	یکسکا	ایک کا
یتیاں	جمع یتی بمعنی اتنی	یکن	ایک
یدی	مگر	یکنگ	ایک ساتھ، ہم صحبت
یکدھات	ایک قسم، یکساں	یو	یہ
یکستی	ایک سے	لے	بہت، کثرت

غلط نامہ

مثنوی "قطب مشتری"

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۵	۳	در	ڈر
۵	۴	در	ڈر
۵	۹	ساج	ساچ
۷	۱۰	دو	وو
۹	۲	پتیاں	ینتیاں
۹	۴	نا	ناچ
۱۰	۱۳	سنگار	سنگات
۱۱	۱	ترنک	ترنگ
۱۱	۱۱	مسلماں	مسلمان
۱۸	۱۰	؟	×
۱۹	۱۳	دو	وو
۲۲	۱۴	تویاں	نویاں
۲۲	۱۹	اچالی	اچالے
۲۴	۵	دو	وو
۲۵	۱۸	؟	×
۲۶	۱۱	سُسر	سر
۲۶	۱۷	پری	پڑی
۲۷	۱۱	جوتسمی	جوتسی
۳۲	آخر	وہاں	جہاں
۳۳	۴	دۋر	دۋڑ

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۳۶	۴	بڑا	برا
۳۹	۵	ٹے	تے
۴۵	۵	چپکچ	چپکیچ
۴۸	۱۸	انپڑاوتے	انپڑاوسنے
۵۷	۱۸	سپر	سپیر
۵۸	۶	باک	باگ
۵۸	۱۰	کھرگ	کھرڈگ
"	"	تول	توں
۵۹	۳	جناور	جناور
۵۹	۱۵	مت	مست
۶۱	۱۵	پک	پگ
۶۳	۷	دو	وو
۶۴	۱۲	تھی	تھے
۶۹	۸	روتاولا	اوتاولا
۷۱	۱۱	لوں	توں
۷۳	۴	مس	امس
۷۴	۱۴	ہور	اُپر
۷۶	۱۵	خط	حظ
۷۶	۱۷	دست	درست
۷۹	۹	مغم	مغمم

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۷۹	۹	کیوں	×
"	"	"	×
۸۶	۴	نجانو	نجانوں
۸۷	۱۵	چکھ	جگ
۹۴	۱۳	دھن	دہن
"	"	شک	تنگ
۹۷	۱۴	اُلو	آنو
۹۸	۳	نھتی	نھنی
۱۰۱	۵	خو	جو
۱۰۵	۳	کھرک	کھڑگ
۱۰۵	۱۰	آگ	آب
۱۰۸	۳	سنبھوک	سنبھوگ
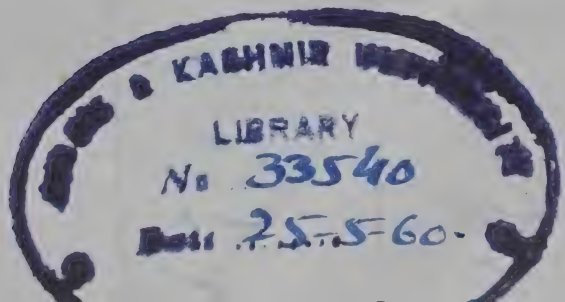
اُردو

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کا سہ ماہی رسالہ

جنوری - اپریل - جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہی

اس میں ادب اور زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہی۔ تنقیدی اور محققانہ مضامین خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اُردو میں جو کتابیں شائع ہوتی ہیں، ان پر تبصرے اس رسالہ کی ایک خصوصیت ہی۔ اس کا حجم ڈیڑھ سو صفحے یا اس سے زیادہ ہوتا ہی۔ قیمت سالانہ محصول ڈاک وغیرہ ملاکر سات رُپے سکہ انگریزی (آٹھ رُپے سکہ عثمانیہ)۔ نمونے کی قیمت ایک روپیہ بارہ آنے - (دو رُپے سکہ عثمانیہ)۔

رسالہ سائنس

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کا سہ ماہی رسالہ

(جنوری - اپریل - جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہی)

اس کا مقصد یہ ہی کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اُردو دانوں میں مقبول کیا جائے دنیا میں سائنس کے متعلق جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہوتے ہیں، یا جو بحثیں یا ایجادیں ہو رہی ہیں، ان کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہی اور ان تمام مسائل کو حتی الامکان صاف اور سلیس زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہی۔ اس سے اُردو زبان کی ترقی اور اہل وطن کے خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہی۔ رسالے میں متعدد بلاک بھی شائع ہوا کرتے ہیں۔ قیمت سالانہ صرف چھے رُپے سکۂ انگریزی (سات رُپے سکۂ عثمانیہ)۔ نمونے کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (ایک روپیہ بارہ آنے سکۂ عثمانیہ)۔

انجمن کی جدید فہرست مطبوعات

نئی فہرست چھپ چکی ہی جس میں انجمن کی اس وقت تک کی تمام مطبوعات درج ہیں، ہر کتاب کی مختصر تشریح بھی کردی گئی ہی۔ طلب کرنے پر بلا قیمت ارسال کی جائے گی۔

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) نئی دہلی

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF

MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Qutb Shah

(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,

Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),

NEW DELHI.

1939.

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF

MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Qutb Shah

(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,

Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),

NEW DELHI.

1939.